شادی کے موقع پر دُولہن کو تحفہ دینے کے لیے بہترین کتاب

تحفۂ دُلہن

مع علاج و امراض

مؤلف

علامہ محمد اقبال عطاری

اکبر بُک سیلرز
لاہور

شادی کے موقع پر دولہن کو تحفہ دینے کے لیے بہترین کتاب

مؤلف

علامہ محمد اقبال عطاری

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph:042-7352022-Mob:0300-4477371

نام کتاب .... تحفۂ دلہن

مؤلف .... محمد اقبال عطاری

نظر ثانی .... حضرت علامہ علی اصغر ناز نوشاہی پرنسپل فیضان القرآن

معاون مؤلف .... محمد یعقوب عطاری

پروف ریڈنگ .... حضرت علامہ مولانا ظفر اقبال نوری مدظلہ
پرنسپل جامعہ گلشن اسلام (چھبیل پور)

زیر اہتمام .... ادارہ تحقیقات قرآنیہ (سیالکوٹ) پاکستان

کمپوزنگ .... عبدالسلام (رائل پارک لاہور)

تعداد صفحات 296

ناشر .... محمد اکبر قادری

قیمت .... -/200 روپے

انتساب

شیخ طریقت، رہبر شریعت، ریحانِ ملت، مردِ قلندر، آقائے نعمت، عاشق ماہِ رسالت
امیر اہلسنّت، پروانہ شمع رسالت، واقفِ اسرارِ حقیقت، عالمِ شریعت، عارفِ معرفت
پیر طریقت، محسن اہلسنّت، ولی باکرامت، رہبر ملت عاشق اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ)
نائب اعلیٰ حضرت، سیّدی ومرشدی، نائب غوث الاعظم
یادگارِ امام اعظم، پیکر علم وعمل، مولائی ملجائی وماوائی وآقائی
حضرت علامہ مولانا ابوالبلال

محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

کہ جن کی نگاہِ فیض سے سگِ عطار اس سعی میں کامیاب ہوا

حرزِ جاں شد گر قبول افتد

فہرست

عنوانات	صفحہ

تقریظ اوّل

دین اسلام پورے کا پورا فرائض وحقوق کا ایک حسین مجموعہ ہے۔ احکام اسلام کی تین بنیادی قسمیں ہیں۔ حقوق اللہ' حقوق نفس اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ میں نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ بلکہ سارا نظام عبادات شامل ہے۔ حقوق النفس میں اپنے جسم کی نگہداشت سے لے کر تہذیب نفس اور درستگی اخلاق کا سارا نظام آ تا ہے۔ حقوق العباد میں سب سے پہلا حق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ہماری جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم ۔ اور اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں اپنے ساتھ ہی حضور علیہ السلام کی خیر خواہی کرنے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اذا نصحوا اللہ ورسولہ پھر نسبی وخونی رشتوں کا درجہ آ تا ہے جس میں ماں باپ' بیٹے بیٹیاں' بہن بھائی اور دیگر اعزہ واقرباء آ جاتے ہیں۔

اس کے بعد سببی رشتے جو علاقہ مصاحرت سے تعبیر کیے جاتے ہیں ان میں میاں بیوی کے باہمی حقوق وفرائض اور زوجین کے رشتہ داروں کی مراعات ومواسات شامل ہیں۔

زیر نظر کتاب میں آخر الذکر طبقہ کے بارے میں نہایت تفصیل کے ساتھ لکھنے کا حق ادا کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عبادات واذکار کا مفصل بیان کر کے جہاں اس رشتے کو روحانی مضبوطی سے نوازا گیا ہے وہاں حکمت کے بڑے مفید نسخوں کی مدد سے اس بندھن کے ظاہر کو بھی مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ الغرض ازدواجی زندگی کے سفر میں ہر مرد وزن کے لئے یہ کتاب بہت ضروری بھی ہے اور بہت مفید بھی۔

مفتی غلام حسن قادری

حزب الاحناف' لاہور

۰۸-۵-۱

تقریظ دوم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم مدظلہ العالیٰ
رکن دارالافتاء و مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جس دور میں ہم اپنی حیات مستعار کے شب و روز بسر کر رہے ہیں بلاشبہ یہ کٹھن دور ہے۔ ہماری اخلاقی اقدار کا دیوالیہ نکل گیا ہے۔ چہار اطراف افراتفری ہے۔ ذہنی آسودگی، عمدہ روایات کی پاسداری اور مناسب اسلامی ماحول کا فقدان اس دور کی ہماری سب سے بڑی محرومیاں ہیں۔ فحاشی و بے حیائی کا ایک سیل بے رواں ہے جو تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔

ان حالات میں بہت سی گرامی قدر علماء اکرام نے اپنی ذمہ داریوں کا ادراک کرتے ہوئے مذکورہ خرابیوں کے آگے بند باندھنے اور اصلاحِ امت کا فریضہ بصورت تحریر نبھانے کی قابل تحسین کاوشیں فرمائی ہیں۔ انہیں اصحاب میں سے ایک فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد اقبال عطاری صاحب زید علمہ وفضلہ بھی ہیں۔ ان کی متعدد کتب مفیدہ پہلے ہی عوام و خواص سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب کو بندہ نے چیدہ چیدہ مقامات سے ملاحظہ کیا۔ اس کے مندرجات، جامعیت، تنوع، سلاست و روانگی اور سب سے بڑھ کر معیار تحقیق اور حوالہ جات کثیرہ کے التزام نے دل کو باغ باغ کر دیا اور مصنف کتاب کیلئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے پرخلوص دعائیں نکلیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات کیلئے یہ کتاب حد درجہ مفید ہوگی اور ہر گھر میں اس کتاب کی موجودگی

نہایت اچھے اثرات مرتب کریگی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک اچھی ماں ہی اپنے بچوں کی اچھی پرورش کرسکتی ہے۔ اچھی تربیت کے حامل بچے ہی معاشرے کا ایک مفید حصہ بن سکتے ہیں اور انہیں سے ہی گوناگوں توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں اور وہ واقعی ہی قوم کے تابندہ مستقبل کی ضمانت ہوتے ہیں۔ بحمداللہ زیرنظر کتاب سے یہ غرض بطریق احسن پوری ہوگی۔ باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے مصنف' ناشر اور قارئین و معاونین کو حسن خاتمہ نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ دنیوی و اُخروی بھلائیاں ان کا مقدر کردے اور کتاب ہذا کو قبولیت عامہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم۔

العبد الضعیف محمد ہاشم

خادم دارالافتاء

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بروز منگل' ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۲۹-۴-۰۸

تقریظ سوم

محترم ومکرم از حضرت علامہ مولانا قاری محمد یعقوب نقشبندی
ناظم جامعہ کنزالایمان سیالکوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دارالعلوم میں بیٹھا یادوں کے دریچے کھولنے میں مصروف تھا کہ ہمارے انتہائی محترم نوجوان عالم دین کی یہ کتاب میرے ہاتھ میں تھما دی گئی۔ کتاب کو دیکھ کر میں نے اس پر چند الفاظ لکھنے کا ارادہ کیا کیونکہ حضرت علامہ مولانا محمد اقبال قادری سیالکوٹ کے مذہبی ادب کا ایک خوبصورت کردار ہے۔ تحقیق وجستجو ان کا روحانی شعار ہے۔ دھیمے انداز کا یہ لکھاری سچے جذبوں سے حنوط کیا ہوا لکھنے میں بے حد محتاط بہترین مبلغ مولانا محمد اقبال قادری علامہ صاحب نے پہلے چند موضوعات پر قلم اٹھایا جن میں (1) اربعین طالب (2) جواہر شریعت جلد اول (3) سنی تحفہ خواتین (4) تحفہ دولہا اور اب ہمارے ہاتھ میں (تحفہ دلہن) موجود ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ بالکل منفرد عنوان ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ کتاب عورت کو اس کے مقام کی پہچان ضرور کرواتی ہے۔ علامہ موصوف اس لئے اس رستے کا نیا مسافر ضرور ہے پھر بھی کافی سنبھل کر چلنا ان کی عادت میں شامل ہے۔ قلم پکڑنے والے اور قلم چلانے والے یقیناً اسی طرح ہیں جس طرح تلوار چلانے والا۔ تلوار اگر جسم پر چلتی ہے تو قلم دل پر چلتا ہے اور لکھنے والا اگر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر لکھے تو پڑھنے والے کے دل کی دنیا بدل کر رکھ دیتا ہے اور اسی لئے تو کسی شاعر نے کہا ہے کہ

میری ہر سوچ کا محور تو ہے — میرے اندر میرے باہر تو ہے
مجھ کو تسلیم ہے مالک میرے — میرا دل میرا آخر تو ہے

علامہ صاحب بھی اسی جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں۔
وہ لوگ جو بولتے ہیں بغیر اثر کے اور لکھتے ہیں بغیر تصوف کے ان کا لکھا امر نہیں ہوتا۔

موصوف لکھاری کا تعلق چونکہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں سے ہے یعنی دعوت اسلامی ہے اس لئے ان کے لفظوں میں نفرتوں کی کاٹ نہیں بلکہ دلوں کو جوڑنے کا دارو ہے۔ شائد انہوں نے اپنے قلم کے زیر استعمال روشنائی میں شہد ملا رکھا ہے۔ شہر اقبال کی مٹی وہ زرخیز مٹی ہے اس کا مردم خیز ہونا فوق از بحث ہے۔ علامہ صاحب اگر اسی طرح وقت ضائع کرنے والے واعظوں، علم فروش خطیبوں، قلم سوز لکھاریوں سے اپنے دامن کو بچا لیا اور وقت کی پل صراط پر عزم و ہمت سے چلتے رہے تو امید ہے کہ نقاش فطرت ان کیلئے توفیق و رحمت کے شہ باب کھول دے گا۔ کم از کم ہمیں تو انتظار ہے کہ علامہ صاحب اور بھی کچھ لکھیں بلکہ لکھتے رہیں اور تشنگان علم آپ کے شاہ پاروں سے مستفید ہوتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

قاری محمد یعقوب نقشبندی

ناظم دارالعلوم جامعہ کنز الایمان سیالکوٹ

۲۶-۴-۰۸

تقریظ چہارم

حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد ملتانی مدظلہ

مدرس جامع نعمانیہ سیالکوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ!

حضرت علامہ مولانا محمد اقبال عطاری حفظہ اللہ سبحانہ بہت خوبیوں کے حامل ہیں۔ فاضل موصوف کی کتاب تحفہ دلہن کو چند مقام پر بخوبی مطالعہ کا موقع ملا۔ انتہائی جامع اور پر مغز اپنے موضوع کو کتاب دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ فاضل موصوف کی دیگر کتب کا مطالعہ کیا۔ انتہائی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ صمیم قلب سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ فاضل موصوف کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ مزید دین متین کی خدمت تحریر و تصنیف کے ساتھ کرنے کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ فاضل موصوف کے علم و عمل میں برکتیں نازل فرمائے۔ نظر بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین

بجاہ طٰہٰ و یٰسین

محمد سعید احمد

مدرس جامعہ نعمانیہ ضریہ شہاب پور

سیالکوٹ

28-4-08

عرض مؤلف

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ عزوجل نے اولاد آدم علیہ السلام کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے اپنے اپنے دور کے لوگوں کو راہ حق دکھائی اور انہیں رضائے الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھایا۔ لیکن آج ہمارا معاشرہ ایسا ہو چکا ہے کہ گناہ کو گناہ تک تصور نہیں کیا جاتا۔ آج ہمارا معاشرہ بدامنی، اخلاقی بگاڑ اور برائی کی آماجگاہ بن کر جہنم کی تصویر اسی لئے پیش کر رہا ہے کہ آج کی عورت اپنا لاثانی کردار فراموش کر چکی ہے۔ ترجیحات بدل چکی ہیں۔ دشمنان اسلام عناصر عورت کے معاشرے میں کردار کی اہمیت کے پیش نظر اپنی ساری طاقت خواتین کے جذبہ ایمانی کو کمزور (Weak) کرنے اور ان کی اقدار اور عقائد کو بگاڑنے پر لگا رہے ہیں۔ فحاشی اور عریانی کو اتنا رواج دیا گیا ہے کہ سارا کا سارا میڈیا عورت کو محض (OBject) کے طور پر پیش کر رہا ہے اور اسے انسانیت اور انسانی اقدار دونوں سے محروم کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی عورت اس حال میں ایسی پھنس چکی ہے کہ بے لباسی اور کم لباسی کو اپنا فخر تصور کرتی ہے۔

چنانچہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین کو ان کے اصل کردار کا شعور دلایا جائے تاکہ وہ معاشرے کی تقدیر کو سنوار سکیں کیونکہ معاشرے میں عورت کا بڑا کردار ہے۔ عورت کے کردار کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ

''حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تل ہے'' (دیلمی الفردوس، جلد 2، صفحہ 166)

گویا ایک ماں اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر کے اسے جنتی اولاد بنا سکتی ہے اور بری تربیت یا تربیت سے لاپرواہی برت کے جہنم والی اولاد بھی بنا سکتی ہے۔ گویا ماں کے کردار کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ پورا معاشرہ (Society) ماں کی تربیت کی وجہ سے

جنت کی نظیر بھی بن سکتا ہے اسی لئے راقم الحروف آج دلہن اور کل کی ماں کیلئے جامع نصاب زندگی مرتب کیا ہے کہ جس سے وہ اپنی اور اولاد کی زندگی کو احسن طریقے سے گزار سکے اور اس کا نام ہم نے ''تحفہ دلہن مع علاج وامراض'' رکھا۔

اور میں مشکور ہوں محترم ومکرم جناب اکبر قادری صاحب مالک کتب خانہ اکبر بک سیلرز لاہور کا کہ جنہوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ اور اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور آخر میں' میں اپنے تمام ان علماء کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کو اپنی تقاریظ سے مزین کیا۔ میری مراد حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری مصنف کتب کثیرہ' مدرس جامع حزب الاحناف داتا دربار روڈ لاہور' حضرت علامہ مولانا مفتی ہاشم مدظلہ مفتی و مدرس جامع نعیمیہ لاہور' حضرت علامہ مولانا سعید ملتانی صاحب مدرس جامع نعمانیہ سیالکوٹ' حضرت مولانا حافظ محمد یعقوب نقشبندی مہتمم جامع کنزالایمان بجوات ردنجدیت' حضرت علامہ مولانا محمد شبیر احمد رضوی خطیب مرکزی جامع مسجد نور مدینہ میانہ پورہ سیالکوٹ' مولانا یعقوب عطاری' مولانا عقدیر عطاری اور محمد وقاص سیفی کا کہ جنہوں نے میری اس تحریر میں معاونت فرمائی۔ اللہ عزوجل ان کی اور میری مغفرت فرمائے اور اس کتاب کو تمام مسلمانوں کیلئے اور خصوصاً میرے والدین مرحومین کیلئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمان' میں اسی لئے نمازی

فقط: العبدالمذنب

سگ غوث ورضا وعطار

محمد اقبال عطاری

خطیب مرکزی جامع مسجد رحیم پوراگوگی سیالکوٹ
خادم جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات ڈسکہ روڈ پکی کوٹلی
نزد قبرستان پکی کوٹلی سیالکوٹ
رکن ادارۃ المصنفین سیالکوٹ
۲۸-۴-۰۸ ربیع الثانی
Mob: 0300-7159620

باب 1

اسلام سے پہلے اور بعد عورت کا مقام

عورت کی تخلیق اور اس کا مقصد

ہر چیز کی تخلیق (Creation) کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل خالق کائنات مالک دنیا و آخرت' ربّ قدوس علیم و حکیم ہے۔ انسان انجام سے بے خبر بعض اوقات نقصان دہ چیز کو مفید (Profitable) سمجھتا ہے اور بعض اوقات نفع مند چیز کو نقصان دہ سمجھتا ہے لیکن اللہ عزوجل کا کوئی بھی کام ہو حکمت سے خالی نہیں ہوتا جیسا کہ۔

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری (علیہ الرحمۃ) منقول ہیں کہ ایک شخص غلاظت کے کیڑے کے متعلق ایک بار یہ کہنے لگا اللہ عزوجل نے اس کیڑے کے پیدا کرنے میں کون سی مصلحت دیکھی کہ پیدا کر دیا نہ اس کی صورت اچھی اور نہ ہی اس میں خوشبو ہے۔ اسی بات پر اللہ عزوجل کی گرفت نازل ہوئی اور اسے ایک ایسے مرض میں مبتلا کر دیا۔ جس کا علاج (Remedy) سوائے اس کیڑے کے نہیں تھا۔ بہت سے طبیبوں سے علاج کرایا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر کار ایک ایسا طبیب آیا جس نے اس کی بیماری کا علاج وہی کیڑا بتایا' کیڑے کو لایا گیا اس نے اس کیڑے کو جلایا اور زخم پر رکھ دیا' آہستہ آہستہ زخم درست ہوتا چلا گیا۔ تب وہ شخص پکار اٹھا اللہ عزوجل نے مجھے اس بیماری میں اسی لئے مبتلا کیا تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ دوسروں کے نزدیک جو کوئی چیز انتہائی بُری ہے اس کی تخلیق میں بھی اللہ عزوجل کی خاص حکمت پنہاں ہوتی ہے۔

حاصل کریں اور میں آپ سے۔(تفسیر روالبیان جلد 1 صفحہ 73)

اور آیت مبارکہ مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ جنت میں جانے سے پہلے حضرت حوا کی پیدائش ہوئی پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کا نکاح (Marriage) ہوا اس کے بعد فرشتے انہیں جنت میں لے گئے۔(تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 115)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جمعہ کا دن تھا زوال سے عصر تک پھر اللہ عزوجل نے ان کے لئے ان کی بیوی حواء کو ان کی بائیں پسلی سے پیدا کیا آپ اس وقت سوئے ہوئے تھے ان کا نام حواء اس لئے رکھا گیا کہ ان کو ایک زندہ انسان سے پیدا کیا گیا۔ جب جاگے اور حضرت حواء کو دیکھا تو سکون آ گیا اور ان کی طرف ہاتھ بڑھایا فرشتوں نے کہا: آدم علیہ السلام ذرا ٹھہریے بولے کیوں؟ اللہ عزوجل نے میرے لئے ہی تو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا ان کا حق مہر ادا کیجئے بولے ان کا حق مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تین مرتبہ درود (سلام) بھیجو۔

(البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 1 صفحہ 73)

ایک روایت میں ہے کہ فرشتوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود (سلام) بھیجو۔(فیضان سنت قدیم بحوالہ سعادۃ ع الدرین صفحہ 136)

اور ایک روایت میں ہے کہ فرشتوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس مرتبہ درود (وسلام) بھیجو۔(ابن جوزی حسن المقصد عمل المولد صفحہ 26)

پیارے اسلامی بھائیو بہنوں! درودِ پاک کتنی مرتبہ پڑھنا مہر قرار دیا گیا تھا اس کی تعداد میں تین اقوال ہیں لیکن ان تینوں میں سے حضرت علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر قرآن مجید البیان میں دس مرتبہ درود شریف پڑھنے کے قول کو اختیار کیا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء کی تخلیق اور نکاح (Creation and Marriage) کے بعد فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو بھیجا گیا وہ ایک سونے کے تخت پر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء کو بیٹھا کر اس

وجود سے نسل انسانی کی بقاء ہے اسے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہر حیثیت سے بالکل مفلوج اور محروم کر دیا گیا تھا۔ الغرض! مرد کے ہاتھوں عورت ایک کھلونا بن کر رہ گئی تھی کہ ایسے میں دین اسلام کا سورج چمکا جس نے عورت پر سے ظلم و ستم تشدد و بربریت کی تاریکیاں دور کیں خطۂ ارض جو اخلاقی برائیوں اور سنگین جرائم کی گندگیوں سے لتھڑا ہوا تھا۔ دین اسلام کی نورانی کرنوں نے ان آلائش اور ناپاکیوں کو ختم کر کے خوشبوؤں سے معطر کر دیا۔

بانی اسلام حضور سراج السالکین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے رحمت بھرے دین نے ساکنان زمین کی تقدیر کو ایسا بدلنا شروع کیا کہ بت پرست خدا پرست ہو گئے رہزن رہبر اور رہنما بن گئے ذرا ذرا سی بات پر جنگ و جدل جن کا مشغلہ تھا وہ آپس میں شیر و شکم ہو گئے۔ جو لوگ عورت کی عزت و حرمت اور حقوق کی پامالی کے در پہ تھے وہ عورت کی عزت و حرمت کے پاسبان و محافظ بن گئے۔ دین اسلام جو کہ کامل و اکمل دین ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے عورتوں کے حقوق بحال اور متعین کئے اور عورت کو ذلت و پستی، بدنامی و رسوائی کے مہیب گڑھے سے نکال کر عزت و حرمت، تقدس و تحفظ کی وہ بلندی عطا فرمائی جس کی نظیر دوسرے ادیان میں نہیں ملتی۔ یہاں صرف چار حیثیتوں سے عورت کا تقابلی جائزہ تحریر میں لایا جاتا ہے۔

عورت کی چار مشہور حالتیں

1- ماں

2- بہن

3- بیٹی

4- بیوی

1- عورت بحیثیت ماں قبل از اسلام

شادی شدہ عورت جب بچے کو جنم دیتی ہے تو اس کو ماں کا نام دیا جاتا ہے۔ قبل از

اسلام معاشرہ میں نہ تو ذات ماں کی کوئی قدر و منزلت تھی اور نہ ہی لفظ ماں کی کوئی وقعت تھی جانوروں و حیوانات کا ایسا دور دورہ تھا کہ بعض لوگ صرف جنسی تسکین کی خاطر عورتوں کو بھیڑ بکریوں کی مانند رکھا کرتے تھے اور بہت سے ایسے بھی تھے جو کئی کئی عورتوں کو اپنے زیر اثر رکھتے تھے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 1: حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں مسلمان ہوا تو میری آٹھ بیویاں تھیں (ابو داؤد شریف جلد 2 کتاب النکاح رقم 471)

اور اس کے علاوہ یہ کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کا سب سے بڑا بیٹا اپنی سوتیلی ماں کو میراث (Inheritance) میں پاتا۔ چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا ورنہ اپنے کسی اور بھائی یا رشتہ دار کو شادی کے لئے دے دیتا۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اپنے باپ کی بیویوں کو لونڈیاں بنا لیتے اور ایسا کرنے میں کسی قسم کی قباحت نہ جانتے۔ ہماری اسلامی مائیں، بہنیں ذرا سوچیں کہ ماں کو لونڈی بنا لینا اور اس سے شادی رچا لینا کیا یہ ظلم وستم ظریفی کی انتہا نہیں؟ ضرور ہے کہ یہ گھناؤنا مذاق زمانہ جاہلیت میں عورت سے کیا جا رہا تھا مگر اس کا کوئی مددگار نہ تھا اور بیٹے ماں کو باپ کی وفات کے بعد باپ جائیداد سے ایک پھوٹی کوڑی دینا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ زمانہ جاہلیت میں ماں کی تمام آرزوؤں، خواہشوں اور محبتوں کو ایسا کچل دیا گیا تھا کہ اس کی ناتواں سسکیوں کی آواز بھی سننے والا کوئی نہ تھا۔ کیونکہ معاشرتی سماجی، اقتصادی، معاشی اور قانون کوئی حقوق عورت کو حاصل نہ تھے۔

عورت یورپ و امریکہ اور دوسرے ممالک میں

نومسلم کی نظر میں

ایک تو ہوتی ہے جگ بیتی اور ایک ہوتی ہے آپ بیتی شاعر کہتا ہے کہ

لطف ہے کون سی کہانی میں
آپ بیتی کہوں۔ کہ جگ بیتی

اب جو تحریر آپ پڑھیں گے وہ گویا آپ بیتی ہے اور بیان کرنے والی ہیں نومسلمہ سسٹر امینہ۔ ایک امریکی خاتون جو 1977ء میں اسلام قبول کرنے سے پہلے امریکہ کے سنڈے اسکولوں میں عیسائیت کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں آج یورپ میں عورت سے زیادہ مظلوم کوئی نہیں وہ فحاشی اور عدم تحفظ کے گہرے گڑھے میں گر گئی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا وہ بھی کھو دیا ہے آج عالم یہ ہے کہ گھر کو قید خانہ سمجھ کر دفتروں کی زندگی اپنانے کے نتیجے میں اسے صبح ہی صبح تیزی کے ساتھ گاڑیوں کا تعاقب کرنا پڑتا ہے اور ٹریفک کے بے پناہ رش میں دو دو گھنٹے کی بھاگ دوڑ کے بعد جب اپنے دفتر میں پہنچتی ہے تو وہاں دن بھر نوکرانی کی طرح کام بھی کرتی ہے شام کو دوبارہ ٹریفک کے سیلاب کا مقابلہ کر کے گھر آتی ہے تو تھکاوٹ (Weariness) سے اس قدر نڈھال اور زندگی سے اتنی بیزار ہوتی ہے کہ اپنے ننھے پیارے بچوں کی بات کا جواب تک نہیں دے سکتی۔ امریکی خواتین کے بچے ڈے کیئر سینٹروں میں پلتے ہیں۔ جہاں وہ عدم توجہ کا شکار رہتے اور نفسانی مریض بن جاتے ہیں۔ وہاں انہیں سادھو ازم اور جادوگری کا زہر پلایا جاتا ہے ان پر مجرمانہ حملے ہوتے ہیں اور والدین کی شفقت اور خاندانی زندگی سے محروم ہو کر وہ بچپن ہی میں منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بے شمار بچے نو دس سال کی عمر میں خودکشی تک کر لیتے ہیں اور پبلک سکولوں میں فیل ہونے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ایڈز اور ہم جنسی عام ہے اور امریکہ کی بعض ریاستوں میں تو ہم جنسی کو قانونی حیثیت ہو چکی ہے۔ بڑھاپے میں والدین شدید کسمپرسی کی زندگی گزارتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ وہاں نہ عورتوں کو سکون حاصل ہے نہ بچوں کو نہ بوڑھوں کو پھر سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ پاکستانی خواتین اور مرد حضرات اس معاشرے کو آئیڈیل کیوں سمجھتے ہیں اور وہی اطوار کیوں اختیار کر رہے ہیں۔ جنہوں نے یورپی اور امریکی سماج کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔

اقتباس آپ نے ملاحظہ فرمایا قابل غور یہ بات ہے کہ ایک مغربی خاتون یہ کہہ

رہی ہے کہ آج یورپ میں عورت سے زیادہ کوئی مظلوم نہیں۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے سرچشمہ بصیرت ہونا چاہیے جو اپنی جہالت کی بناء پر مکروہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ''اسلامی معاشرہ میں عورت آدھی ہے'' حقوق نسواں اور آزاد خواتین کا چیمپئن اگر کوئی ہے تو وہ مغرب ہے تو اس لئے آنکھیں بند کر کے فحاشی وعریانی اور بے حیائی کے اس اندھے متعصن اور بدبودار کنویں میں گر جانا چاہیے جہاں ان کی مغربی بہنیں سسک رہی ہیں اور ان کی جانکنی کو رو رہی ہیں۔(جدید تہذیب صفحہ 230)

عورت بلی سے بھی بدتر

امریکہ کی ریاست ''اکلاہوما'' میں عورت کی پٹائی کرنے پر 90 دن کی جیل ہوگی جب کہ کسی بلی کو لات مارنے پر پانچ سال سزائے قید ہو سکتی ہے اور پانچ ہزار ڈالر جرمانہ ہو سکتا ہے۔

سوڈان کی زبوں حالی

سویڈن میں کل خواتین جو ہر سال ملازمت کرتی ہیں ان کی تعداد 20 لاکھ ہے۔ اسی طرح مرد 50 فیصد فیکٹریوں میں ملازمت کرتے ہیں۔ فیکٹریوں میں 30 فیصد خواتین کام کرتی ہیں۔ 1994ء میں سویڈن میں آبادی 8475 ملین تھی ان اعداد وشمار کی روشنی میں ملازمت کرنے والی خواتین کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر ایک مستحکم اور خوشگوار عائلی نظام قائم نہ ہو سکا۔(جدید تہذیب صفحہ 227)

دیکھا آپ نے جس کو ہم جدید دور کہتے ہیں یورپ وامریکہ جیسے ممالک ترقی پذیر ہیں حالانکہ وہاں جو عورت کے ساتھ ہو رہا ہے وہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اور ان ممالک جن کو ہم ترقی پذیر ممالک کہتے ہیں وہاں عورت کو کتنے حقوق حاصل ہیں۔

عورت بحیثیت ماں بعد از اسلام

دین اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں جو حقوق دیئے ہیں وہ اظہر من الشمس ظاہر ہیں یہاں ان میں سے چند حقوق بیان کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں فرمایا کہ

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور ماں باپ کا

(سورۂ لقمان آیت نمبر 14)

اللہ عزوجل نے اس آیت میں اولاد کو حکم دیا کہ وہ اپنے والدین کی فرماں برداری کریں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

احادیث سے ماں کی حیثیت بعد اسلام

حدیث نمبر 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی حاضر ہو اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور نے فرمایا: تمہاری والدہ انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے؟ حضور نے فرمایا: تمہارا والد۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب الادب رقم 5626)

حدیث نمبر 3: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! (زندہ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔

(نسائی شریف جلد 2 صفحہ 303 کتاب جہاد رقم 3104)

حدیث نمبر 4: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے۔ (کنز الاعمال شریف جلد 16 صفحہ 461)

حدیث نمبر 5: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تین چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے۔

1-ماں باپ کے چہرے کو 2-قرآن مجید کو 3-اور سمندر کو

(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 476)

حدیث نمبر 6: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو مسلمان اپنے ماں باپ کے چہرے کی طرف خوش ہو کر محبت کی نظر سے دیکھے گا اللہ عزوجل اس کو مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 469)

تشریح و توضیح

یہاں ہم نے نمونے کے طور پر ہم نے والدہ کے مقام و مرتبے پر چند احادیث پیش کی ہیں ورنہ احادیث میں سے مزید فضائل بیان ہوئے ہیں جو عورت کو بعد از اسلام عطا فرمائے گے۔ چنانچہ احادیث مذکورہ میں سب سے پہلی حدیث میں دیکھیے کہ فرمایا حسن سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ماں ہے مزید فرمایا کہ ان کے قدموں تلے جنت ہے اور ان کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اورحتیٰ کہ یہاں تک فرما دیا کہ ان کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے سبحان اللہ عزوجل اس سے بڑھ کر اور کیا والدہ کی شان ہوسکتی ہے اور اب ذرا غور کیجئے کیا اتنے فضائل دین اسلام سے پہلے ہمارے معاشرے کی ماں کو حاصل تھے یا آج جن ممالک مثلاً یورپ' امریکہ' سویڈن جیسے ممالک کو ہم ترقی پذیر ممالک کہتے ہیں کیا وہاں ان کے معاشرے میں والدہ کو اتنا مقام و مرتبہ حاصل نہیں یقیناً نہیں کیونکہ یہ صرف اور صرف دین اسلام کا ہی فیضان ہے۔

عورت بحیثیت بہن قبل از اسلام

قبل از اسلام جس طرح ماں کے حقوق سلب و تلف کر دیئے گئے تھے اسی طرح بحیثیت بہن بھی عورت کے حقوق پامال ہو چکے تھے۔ یہاں تک کے حقیقی بھائی' بہن کی پیدائش پر کسی قسم کی خوشی کا اظہار نہ کرتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کی پیدائش کو اپنے لئے ذلت و رسوائی کی علامت سمجھتا تھا کہ جب اس کی بہن کسی مرد سے وابستہ ہوگی تو وہ مرد اس پر فوقیت جتائے گا۔ اس کے علاوہ اگر بھائی کے سامنے اس کی بہن کو قتل کر دیا جاتا یا زندہ

دفن کر دیا جاتا تو بھائی کے چہرے پر کسی قسم کی غمی یا ہمدردی کے آثار نمودار نہ ہوتے تھے بلکہ بعض مرتبہ ایسا ہوتا کہ بھائی اپنی بہن کے قتل میں اپنے باپ کا معاون و مددگار ہوتا جب وہ اپنی بیٹی کو قتل کرتا یا زندہ درگور کرتا تھا۔ یہ قبیح و شنیع فعل عرب کے بعض قبائل میں قبل از اسلام مروج تھا اور اس عمل بد پر بڑا فخر کیا جاتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بعض ایسے سنگدل بھائی ایسے بھی تھے جو اپنی بہن کے خاتمے کو بڑا اچھا تصور کرتے تھے کہ ذلت و رسوائی کا ایک دھبہ دور ہوا۔ یہی نہیں بلکہ کائنات میں رہنے والے افرادِ انسانی میں بعض ایسے بے شرم بھائی بھی تھے جو اپنی بہن کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرنے میں کسی قسم کی قباحت نہیں سمجھتے تھے ظاہر ہے کہ یہ انتہائی بے شرمی اور بے غیرتی کی بات ہے۔

وہ بہت جسے شربتِ حیات مل جاتا تو وہ اس کے لئے اتنا کڑوا بن جاتا کہ اسے اپنے ہی گھر میں نہ باپ کی طرف سے حلاوت ملتی اور نہ ہی بھائی کی طرف سے کوئی حیثیت دی جاتی جب وہ اپنے گھر سے دوسرے گھر میں جاتی تو اسے ایک خادمہ اور لونڈی سے زیادہ حیثیت نہ دی جاتی اور یوں ہی اپنے گھر میں حلاوت کی متلاشی شوہر کے یہاں بھی زندگی کی مزید کڑواہٹ ہی پاتی۔ بہن پر اس کا شوہر بے جا تشدد کرتا رہتا اور بھائی کا دل اس پر بالکل نہیں پسیجتا کہ اس کی بہن پر ظلم و بربریت کے تیر برس رہے ہیں غرض یہ کہ بہن کے لئے بھائی کی تمام حمیت و ہمدردی منجمد ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کے علاوہ میراث و جائیداد میں سے بہنوں کو حصہ نہ دینا یہ تو بالکل عام تھا اور یہ کوئی حیرت انگیز بات نہ تھی کیونکہ جو بھائی بہن کی پیدائش کو ہی بوجھ و ذلت سمجھتا ہو تو وہ پھر میراث اسے کیونکر حصہ دینا گوارہ کرے گا۔ الحاصل جس طرح بھی ممکن ہوتا بہن کے حقوق کو پامال کیا جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ ناروا بیہمانہ سلوک کی بنا پر اس بے جان لوتھڑے کی طرح ہو گئی تھی جس میں نہ کوئی اُمنگ ہو اور نہ کوئی آرزو لیکن اس کے باوجود کوئی اس کی دادرسی کرنے والا نہ تھا کیوں؟ اس لئے کہ جب اپنے ہی بیگانے بن چکے ہوں تو دوسرا کون اپنوں کا کردار ادا کرتا۔

عورت بحیثیت بہن بعد از اسلام

عورت کی خوشیاں، آرزوئیں اور تمنائیں ظلم و ستم اور بربریت کے بدبودار ناسور میں معدوم ہو چکی تھیں کوئی خنف کا پرسان حال نہ تھا عورت نا اُمیدی و یاسی کا مجسمہ بن چکی تھی کوئی اس کی اُمید و حوصلہ کا تحفہ دینے والا نہ تھا بلکہ ہر طرف حقوق نسواں کو روندنے والے دندناتے پھر رہے تھے کہ ایسے میں آفتاب اسلام طلوع ہوا اور اس نے ہر قسم کی برائیوں کا پردہ چاک کر کے کائنات کے رہنے والوں کو انسانیت کا سبق پڑھایا اور دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ عورتوں کے حقوق کو بھی متعین و مقرر کیا۔ حقوق نسواں کے تحت بحیثیت بہن عورت کے حقوق اور اس کے مقام کی محافظت کی چنانچہ اس سلسلے میں چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔

1- اہل عرب کا زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو ان کے باپ کے مرنے کے بعد میراث سے قطعاً محروم کر دیتے تھے ہندو مذہب میں بھی عورت کو میراث کا حق دار تسلیم نہیں کیا گیا اور یورپ تو اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے کہ وہاں تو صرف بڑا بیٹا ہی میراث و جائیداد کا حق دار ہوتا ہے۔ لیکن اسلام نے ان تمام فرسودہ باتوں کی تردید و مذمت کی اور مردوں کے ساتھ عورتوں کے حصے بھی میراث میں مقرر کیے۔ یہ دولت اسلام ہی کی برکتیں ہیں کہ عرب کے رہنے والے وہ نوجوان بیٹے جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد پر خود ہی قبضہ کر لیا کرتے تھے اور مرنے والے کی بیٹیوں یعنی اپنی بہنوں کو پھوٹی کوڑی بھی نہیں دیتے تھے اسلام کی دولت سے سرفراز ہونے کے بعد عرب کے نوجوان ایسے محتاط و کامل ہو گئے کہ والد مرحوم کی وفات کے بعد بہنوں کو جائیداد سے محروم کرنا تو درکنار اس کے بارے سوچنا بہت قبیح جاننے لگے یوں وہ بہن جو قبل از اسلام اپنے باپ کی جائیداد سے محروم کر دی جاتی تھی بعد از اسلام اپنے والد کی جائیداد میں حصے کی ایسے وارث حقدار بن گئی کہ اگر اس کا کوئی انکار کرے تو وہ

قانون الٰہی کا انکار کرنے والا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے والا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان میراث کے معاملے میں کس قدر محتاط تھے۔ اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے لگایئے۔

تقسیم میراث کی اہمیت

حدیث نمبر 7: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے والد بزرگوار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انتقال سے قبل مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! میں تم کو (خوشحال) دیکھنا پسند کرتا ہوں اور مجھے کسی طرح سے یہ پسند نہیں کہ تم میرے بعد تنگدست ہو جاؤ لہٰذا میں نے تم کو کھجور کا باغ دیا تھا اب تک تم نے اس سے نفع اُٹھایا وہ تمہارا تھا۔ لیکن میرے انتقال کے بعد وہ متروکہ ہو جائے گا لہٰذا وہ باغ از روئے حکم قرآن حکیم (order of Quran) تمہاری بہنوں اور بھائیوں میں تقسیم ہوگا۔

میں نے عرض کی: بابا جان ایسا ہی ہوگا مگر میری تو ایک ہی بہن یعنی اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں اور تو کوئی بہن نہیں مگر آپ فرما رہے ہیں کہ بہنوں اور بھائیوں میں تقسیم ہوگا تو وہ دوسری بہن کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری سوتیلی ماں حبیبہ بنت خارجہ حاملہ ہیں ان کے شکم میں لڑکی ہے اور وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔ چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد اُم مکتوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پیدا ہوئیں۔

(تاریخ الخلفاء مترجم ادیب شہیر شمس بریلوی ص 150)

جب رضاعی بہن کا مقام ایسا ہو تو حقیقی بہن کا مقام کیسا

حنین کے معرکہ کے جنگی قیدیوں میں عورت جس کا نام شماء سعدیہ تھا وہ بھی شامل تھی کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت نے ذکر کیا کہ میں تمہارے صاحب یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوں یہ سن کر لوگ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (Peace Be Upon Him) کی بارگاہ میں لے کر آئے تو شماء سعدیہ

نے عرض کی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔
نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم اس بات پر کوئی نشانی اور ثبوت (Prove) رکھتی ہو۔

چنانچہ اس نے نشانی اور ثبوت پیش کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے قبول فرما کر اپنی چادر مبارک (Shwal) اس کے لئے بچھا دی اور اسے اس پر بٹھایا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو (Tears) رُخسار مبارکہ پر بہنے لگے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا جی چاہے تو ہمارے ہاں عزت سے رہو اور اگر اپنی قوم میں جانا چاہو تو تمہیں انعام و اکرام کے ساتھ واپس کر دیں اس نے اس دوسری صورت کو اختیار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک باندی تین غلام (Sleave) اور بھیڑ بکریاں دے کر رخصت کر دیا اور حضرت شیماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نورِ ایمان سے منور ہو کر اپنے شہر لوٹ گئیں۔ (مدارج النبوت ج 2 ص 315)

بحیثیت بہن عورت کی بلندی مقام پر چند احادیث خیر الانعام

حدیث نمبر 8: شرح السنۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے اور ان کو ادب (Respect) سکھائے ان پر مہربانی کرے یہاں تک کے اللہ تعالیٰ انہیں بے نیاز کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب (Confirm) کر دے گا۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! یا دو (یعنی دو کی پرورش میں بھی یہی ثواب ہوگا) فرمایا دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہوگا) اور اگر لوگوں (People) نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کو بھی فرما دیتے۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 ص 170 مشکوٰۃ ص 423)' (ترمذی جلد 1 ص 900)

حدیث نمبر 9: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے

ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(الادب المفرد ص 931' ترمذی' کنز العمال جلد 16 ص 448)

حدیث نمبر 10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دولڑکیوں کو پالے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو میں اور وہ (پالنے والا) قیامت کے دن ایسے آئیں گے اور پھر اپنی اُنگلیوں (Fingers) کو ملایا۔ (مسلم شریف' مشکوٰۃ ص 421)

فائدہ (Advantage)

اس حدیث پاک کے تحت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ خوش دلی (Happily) سے دولڑکیوں کو پال دینا خواہ اپنی بیٹیاں ہوں یا بہنیں یا یتیم بچیاں تو یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب (Closness) کا ذریعہ (Source) ہے۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد 6 ص 546)

حدیث نمبر 11: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے جوکوئی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ ان کی شادی (Wedding) ہو جائے یا ان کا انتقال (Death) ہو جائے تو وہ میرے ساتھ اس طرح جنت میں ہوگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگشت (Two Fingers) مبارکہ (یعنی) شہادت کی اُنگلی اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط کنز العمال جلد 16 ص 454)

حدیث نمبر 12: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے جوکوئی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ بیٹیاں یا بہنیں اس کے لئے جہنم کی (Hell) آگ سے پردہ ہوں گی۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کنز العمال جلد 16 ص 447)

لمحہ فکریہ(Thinking Point)

ہمارے معاشرے کی اسلامی بہنیں ذرا سوچیں کہ قبل از اسلام بہن کے زندہ در گور کردینے پر بھی بھائی کی پیشانی پر افسوس کی ایک پر چھائی بھی نمودار(Appear)نہیں ہوئی تھی لیکن دین اسلام کی اعلیٰ تعلیمات (Teaching) نے بہن کے لئے بھائی کو وہ درس الفت وشفقت دیا کہ بھائی اپنی بہن پر ایک انگلی کو اٹھانا پسند نہیں کرتا۔

یونہی قبل از اسلام(Before Islam) بھائی بجائے اس کے کہ اپنی بہن کی عزت وعصمت کا محافظ بنتا حالت اتنی ابتر ہو چکی تھی کہ بعض علاقوں (Areas) میں بہنوں کے ساتھ ناجائز تعلقات (Bad realations) رکھنے میں کوئی قباحت نہ سمجھی جاتی تھی یہی نہیں بلکہ مجوسیوں کے ہاں ماں بیٹی سے نکاح جائز تھا۔

(نعوذ باللہ) لیکن اسلام نے بہن کے لئے غیرت وحیاء کا وہ جذبہ مرحمت فرمایا کہ بھائی اپنی بہن کی طرف کسی غیر کی ایک آنکھ اُٹھنا بھی برداشت نہیں کرتا غرضیکہ دین اسلام نے جو شفقتیں، ہمدردیاں بحیثیت بہن عورت کیلئے مہیا کیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں وہ ان سے یکسر محروم تھی۔لہٰذا احسان مندی اور شکر گزاری کا تقاضا یونہی ہے کہ اس کے شب و روز اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں گزریں اور عورت بحیثیت بہن اپنے فرائض کو احسن طریقے سے ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔مگر افسوس آج ہم اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ چیز مفقود نظر آتی ہے جب کہ گزشتہ زمانہ میں بے شمار پاکیزہ و پارسا خواتین ایسی گزری ہیں جنہوں نے اسلام کی قدر و منزلت اور حقیقت کو جانا اور اس کی اعلیٰ تعلیمات کو اپنے اوپر لازم و نافذ کر کے دو جہاں کی سرخروئی حاصل کی اور دین اسلام کی ترویج و تدریج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اور ہر طرح کے مصائب و آلام میں ثابت قدم رہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں یہ واقع اس اُمید پر لکھا جاتا ہے کہ کسی کو نصیحت حاصل ہو۔

بعد از اسلام بہنوں کی دیکھ بھال کیلئے بھائی کا جذبہ

حدیث نمبر 13: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگ وار کا انتقال ہوا تو انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑیں تو میں نے ایک ثیبہ عورت سے شادی کر لی۔ مجھ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے نکاح کر لیا میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا: باکرہ سے نکاح کیا یا ثیبہ سے میں نے عرض کی ثیبہ سے آپ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی تو اسے خوش کرتا اور وہ تجھے خوش کرتی میں نے عرض کی میرے والد کا انتقال ہوا تو انہوں نے چند لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑیں تو میں نے پسند نہیں کیا کہ ان پر ان جیسی بیوی (یعنی کنواری بیوی) لیکر آؤں چنانچہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی کرے اور ان کی اصلاح کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی عطا فرمائے۔ (بخاری شریف جلد دوم ص 88)

عورت بحیثیت بیٹی قبل از اسلام

آج ہمارے معاشرے میں جب کسی گھر میں بیٹی جنم لیتی ہے تو عموماً پورے گھر میں مسرت کی ایک لہر دوڑ پڑتی ہے۔ البتہ یہ ایک الگ بات ہے کہ جتنی خوشی بیٹے کی پیدائش پر ہوتی ہے اتنی خوشی بیٹی کے پیدا ہونے پر نہیں ہوتی۔ لیکن یہ طریقہ صرف ان لوگوں کا ہے جو اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں ورنہ مذہبی گھرانے اور دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے گھرانے بیٹی کی پیدائش پر بھی اتنی ہی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جتنا کے بیٹے کی پیدائش پر۔

یہ حقیقت بات ہے کہ تقریباً ہر گھر میں بیٹی کو ماں کی ممتا باپ کی شفقت اور بھائیوں کی ہمدردیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اگر جنم لینے والی نومولود بچی کی طبیعت ذرا سی خراب ہو جائے تو گھر کے سب افراد ہی پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے رحمت بھرے دین ہی کی بدولت ایک بیٹی کو حاصل ہوا۔ ورنہ قبل از اسلام بعض سنگ دل باپ جنم لینے والی بیٹی کو اپنے لئے ذلت ورسوائی جانتے ہوئے کہ کوئی اس کا داماد بنے یا وہ قبائلی لڑائیوں میں دشمنوں کے ہاتھوں قید ہوکر ہمیشہ کے لئے بدنامی کا باعث بنے۔ اس سے پہلے ہی ان خدشات کو جنم دینے والی جان کو اپنی جھوٹی آن کے بھینٹ چڑھادیتے۔ یہی وجہ تھی کہ بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر سنتے ہی پورے گھر میں مایوسی اور نفرت کی پرچھائیاں ڈیرہ ڈال دیتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ (سورۂ نحل آیت 58-59)

ترجمہ: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے، اور لوگوں سے چھپتا رہتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبادے گا۔ (کنز الایمان)

حدیث نمبر 14: ایک شخص آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ ہم اہل جاہلیت و بت پرست تھے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے میرے ہاں ایک لڑکی تھی جب میں اسے بلاتا وہ خوش ہوجاتی تھی اک دن میں نے اسے بلایا تو وہ خوشی خوشی میرے پیچھے ہولی۔ جب میں نزدیک ہی اپنے اہل کے ایک کنویں پر پہنچا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کنویں میں گرادیا وہ بچی اے میرے ابا! اے میرے ابا! کہتی رہی۔ لیکن میں (اسی حال میں اسے چھوڑ کر چلا آیا) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ الخ (دارمی شریف ص 13 جلد اوّل)

درس (Lesson for us)

تاریخ کے آئینے پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ قبل از اسلام

بیٹی کے وجود کو برداشت نہیں کیا جاتا تھا بعض لوگوں میں سفاکی اور درندگی اس قدر تھی کہ وہ بیٹی کے پیدا ہوتے ہی اُسے کیڑے کی مانند مسل دیا کرتے تھے جبکہ بعض لوگ مجبوری کے تحت چند سال انتظار کرتے اور اس کے بعد وہ چند سالہ بچی کو زندہ درگور کر دیتے۔ بیٹی کی آہ و بکا پر باپ کا پتھر جیسا دل ذرا بھی نرم نہ ہوتا۔ جو بیٹیاں قتل ہونے سے بچ جاتیں وہ زندہ رہ کر بھی مردوں سے بدتر زندگی بسر کرتی تھیں کیونکہ ان کو اپنے گھروں میں محبت و شفقت ملتی اور نہ بہن بیٹے کو محبت و الفت ملتی۔ غرضیکہ عورت بحیثیت بیٹی مٹی کی مانند پاؤں سے روندی جا رہی تھی۔ لیکن بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین اسلام نے بیٹی کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے۔ اس کو جان کر ہمارے معاشرے کی ہر ایک بیٹی غور کرے کہ وہ اس عظیم احسان کو پا کر شکر گزاری کر رہی ہے یا نہیں۔

عورت بطور بیٹی بعد از اسلام

نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے رحمت بھرے دین کی تعلیمات نے کائنات کے رہنے والوں کو بتایا کہ بیٹی شفقت و ہمدردی کی مستحق ہے نہ کہ قتل کئے جانے کی، اگر کسی نابکار نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی پکڑ فرمائے گا۔ بیٹیوں کو جائیداد اور میراث سے محروم کرنے والوں کی تردید و مذمت کی گئی اور تعلیمات اسلامیہ نے اس بات کو واضح کیا کہ جس طرح بیٹوں کے لئے میراث سے حصہ مقرر ہے اسی طرح بیٹیوں کے لئے بھی حصہ ہے اور اس کی مخالفت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا اور اس کی قائم کردہ حدود کو توڑنے والا ہے۔ اب بیٹیوں کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے کی فضیلت اور تاکید میں چند احادیث مبارکہ لکھی جاتیں ہیں تاکہ ہمارے معاشرے کی خواتین اس بات کو اچھی طرح جان لیں کہ اسلام نے عورت کو بحیثیت بیٹی کس قدر عظمت عطا فرمائی۔

حدیث نمبر 15: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور ...

توہین نہ کرے اولاد کو......... اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہار شریعت حصہ 16 ص 148 ' ابوداؤد الجلد الثانی ص 700 ' مشکوٰۃ ص 433)

حدیث نمبر 16: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا حرام فرما دیا ہے''۔

(رواہ البخاری و مسلم عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ ص 419)

حدیث نمبر 17: حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو پھر وہ لڑکی کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کمزور جان ہے جو ایک کمزور جان سے نکلی ہے۔ جو اس لڑکی کا نگران ہوتا یعنی (اس کی پرورش و نگرانی کرے گا) اسکی قیامت تک مدد کی جاتی رہے گی۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر' کنز العمال ج 16 ص 449)

حدیث نمبر 18: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولاد کے درمیان تحفہ اور عطیہ میں برابری کا سلوک کرو کیونکہ میں اگر کسی کو کسی پر ترجیح دیتا تو ضرور لڑکیوں کو لڑکوں پر ترجیح دیتا۔ (کنز العمال ج 16 ص 446)

حدیث نمبر 19: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر میرے پاس آئی اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی دے دی عورت نے کھجور تقسیم کر کے لڑکیوں کو دے دی اور خود نہیں کھائی جب وہ چلی گئی۔

تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے لڑکیاں دی ہوں اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ لڑکیاں جہنم (Hell) کی آگ سے اس کے لئے روک ہو جائیں گی۔

(بہار شریعت ج 16 ص 146 مشکوٰۃ ص 421)

حدیث نمبر 20: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کی تین بیٹیاں (Three Daughters) یا تین بہنیں (Or Three Sisters) ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔

(الادب المفرد ص 31' ترمذی کنز العمال ج 16 ص 448)

حدیث نمبر 21: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دولڑکیوں کو پالے یہاں تک کہ وہ بالغ (Young) ہو جائیں تو میں اور وہ (پالنے والا) قیامت کے دن (The Day of Judgement) ایسے آئیں گے اور پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

(مسلم شریف' مشکوٰۃ ص 461)

حدیث نمبر 22: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ایک لڑکی کا نکاح کرا دیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بادشاہ کا تاج پہنائے گا۔ (کنز العمال ج 16 ص 451)

مذکورہ احادیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت بحیثیت بیٹی کو جو عظمت اور اعلیٰ مقام دیا اور اس کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا برتاؤ کا حکم دیا زمانہ جاہلیت میں اس سے یکسر محروم کر دی گئی تھی۔

چنانچہ زمانہ گزشتہ کی شکر گزار بیٹیوں نے اس احسان عظیم کی قدرت و منزلت کو مانتے ہوئے شکر گزاری کی اور احسان مندی کے وہ اعلیٰ نمونے اسلامی تاریخ کے صفحات پر چھوڑے جو اپنی مثال آپ ہیں لہٰذا اس ضمن میں ایک واقع تحریر کیا جاتا ہے تاکہ آج ہمارے معاشرے کی وہ بیٹیاں جو اسلامی تعلیمات (islamic teachings) سے روگرانی کرنے اور والدین (Parents) کی عزت و ناموس پر دھبہ لگانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتیں انہیں عبرت و نصیحت حاصل ہو اور ان کے علاوہ کے لئے ثابت قدمی کی راہ ہموار ہو۔

عورت کے لئے کونسی بات سب سے بہتر ہے

حدیث نمبر 23: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا عورت کے لئے کون سی بات سب سے بہتر ہے اس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان جو حاضر تھے خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں واپس آ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ عورت کے لئے سب سے بہتر بات کیا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا عورتوں کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مردان کو دیکھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے یہ جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فاطمہ میری لخت جگر ہے۔ (روہ الدارقطنی فی الافراد)

درس (Lesson for us)

غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سردار نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (Daughter) حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کس قدر بلند و بالا دین کی سمجھ عطا فرمائی کہ پوچھتے ہی فوراً عورت (Women) کے اس عالی شان کردار کو بیان فرما دیا جس کا دین اسلام ان سے تقاضا کرتا ہے۔

عورت بحیثیت بیوی قبل از اسلام

عرب میں ازواج کی کثرت تھی چنانچہ حضرت غیلان ثقفی (رضی اللہ عنہ) ایمان لائے تو ان کے تحت میں دس عورتیں تھیں جائز سمجھتے تھے چنانچہ ضحاک بن فیروز (علیہ الرحمہ) کا بیان ہے کہ جب میرا باپ اسلام لایا تو اس کے تحت میں دو سگی بہنیں تھیں۔ جب کوئی شخص مر جاتا تو اس کا بڑا بیٹا اپنی سوتیلی ماں کو میراث میں پاتا۔ چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا ورنہ اپنے کسی اور بھائی یا رشتہ دار کو شادی کے لئے دے دیتا۔ ورنہ

نکاح ثانی سے منع کرتا زنا کاری کا عام رواج تھا اور اسے جائز خیال کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جاہلیت میں نکاح چار طرح کا تھا ایک نکاح متعارف جیسا کہ آج کل ہے کہ زوج اور زوجہ کا مہر معین پر متفق ہو جائیں اور ایجاب و قبول ہو جائے۔

دوسرا نکاح

استعناع بدیں طور پر شوہر اپنی عورت کو حیض سے پاک ہونے کے بعد کہتا کہ فلاں سے استعناع (طلب ولد یعنی بچے کی خواہش) کرے اور خود اس سے مقاربت (جماع) نہ کرتا یہاں تک کہ اس شخص سے (اس کی بیوی کو) حمل ظاہر ہو جاتا۔ اس وقت چاہتا تو وہ اپنی بیوی سے جامعت کرتا یہ استعناع بغرض نجابت ولد (بچے کی پیدائشی خاصیت کی غرض کیا جاتا تھا۔

تیسرا نکاح

بدیں طور پر (اس طرح سے) کہ دس سے کم مرد ایک عورت پر یکے بعد دیگرے داخل ہوتے یہاں تک کہ وہ حاملہ ہو جاتی وضع حمل (بچے کی پیدائش) کے چند روز بعد وہ عورت ان سب مردوں کو بلاتی اور ان سے کہتی کہ تم نے جو کیا وہ تمہیں معلوم ہے میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ پھر وہ ان میں سے ایک کی طرف سے اشارہ کر کے کہتی کہ یہ تیرا بچہ ہے پس وہ اسی کا سمجھا جاتا اور وہ شخص انکار نہیں کر سکتا تھا۔

چوتھا نکاح

بدیں طور کہ بہت سے مرد جمع ہو کر بغایا (زنا کار عورتوں) میں سے کسی پر بے روک ٹوک داخل ہوتے یہ بغایا (زنا کار عورتیں) بطور علامت اپنے دروازوں پر جھنڈے نصب کرتی تھیں جو چاہتا ان کے پاس جاتا جب ان میں سے کوئی حاملہ ہو جاتی تو بچے کی پیدائش کے بعد وہ سب مرد اس کے ہاں جمع ہوتے اور قافہ (ماہر کھوجی یعنی سراغ لگانے میں تجربہ کار) کو بلاتے وہ قافہ اس بچے کو (اس کے اعضاء دیکھ کر فراست) جس سے منسوب کرتا اسی کا بیٹا سمجھا جاتا تھا اور اس سے انکار نہ ہو سکتا تھا۔

ہندوستان میں کثرت ازدواج (کثرت سے نکاح کرنا) اور نیوگ کو جائز سمجھا جاتا تھا۔ شوہر مر جاتا تو بیوہ نکاح ثانی (دوسرا نکاح) نہ کرسکتی تھی بلکہ اسے دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہ تھا۔ شوہر کی چتا میں زندہ جل کر (راکھ) ہو جاتی اور ستی (ہندوؤں میں مردہ شوہر کے ساتھ بیوی کے جل جانے کی (رسم) کا پوتر (صاف پاک) لقب حاصل کرتی ظرفہ (عجیب تماشہ) یہ کہ ایسا حکم صرف عورتوں ہی کے لئے تھا۔ شوہر عورت کی چتا میں نہ جلتا۔

بعض ملکوں میں مثلاً تبت میں کثرت ازدواج کا عکس پایا جاتا تھا اگر عورت ایک مرد سے شادی کرتی تو وہ اس مرد کے دوسرے بھائیوں کی بھی زوجہ سمجھی جاتی تھی۔

مجوسیوں کے ہاں بیٹی اور ماں سے بھی نکاح جائز سمجھا جاتا تھا۔

جزیرہ پاپوا (نیوگنی) کے قدیم باشندوں کے حالات جو اب معلوم کئے گئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں شوہر کو اپنی عورت پر پورا اختیار حاصل تھا۔ وہ اپنی شوہر کا مال تھی کیونکہ خاوند اس کے لئے اک رقم ادا کرتا تھا۔ بعض حالات میں شوہر اس کو قتل کرسکتا تھا دنیا کے کسی مذہب میں والدین یا شوہر کے ترکہ (جائیداد) میں عورت کا حق نہ تھا۔

عورت بحیثیت بیوی بعد از اسلام

دین اسلام کی بے مثال تعلیمات نے جہاں عورت کے حقوق بحیثیت ماں بہن بیٹی کے مقرر و متعین کئے وہاں بحیثیت بیوی بھی عورت کے حقوق ایسے ثبت فرمائے کہ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی نبی مکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے مظلوم و بے بس مغموم و بے کس عورت پر سے مظلومیت کی (تاریکیاں) چھٹ گئیں۔ بے بسی کی المناک کڑیاں کٹ گئیں جھوٹی اور خیالی تہمتیں ڈھل گئیں بے کسی کی گھٹن مصعوبتیں چین وسکون کی فضاؤں میں بدل گئیں۔
چنانچہ یہاں اختصار کے ساتھ چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔ جن سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے رحمت برے دین نے کس قدر عورتوں کی حق رسی کی۔

اسلام نے عورت کی بحیثیت بیوی بے مثال حق رسی کی

1- قبل از اسلام کثرت ازدواج کی کوئی حد نہ تھی بعض لوگ بھیڑ بکریوں کی طرح عورتوں کو اپنے تحت رکھتے تھے اور ان سے صرف جنسی تعلقات یعنی جنسی تسکین حاصل کرنے اور لونڈیوں کی طرح کام لینے والے کے سوا کوئی دوسرا مقصد نہ ہوتا۔

اسلام نے اسے چار تک محدود کر دیا اور وہ شرطِ عدل کے ساتھ ورنہ ایک ہی پر اکتفا کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً ؕ

ترجمہ: بس نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو تین تین اور چار چار اگر تم ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔

درس (Lesson)

تمام اُمت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں۔

حدیث 24: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار رکھنا۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں وہ بھی ساتھ مسلمان ہو گئیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ان میں سے چار رکھو۔ (ابوداؤد جلد دوم ص182)

پھر بیوی کے درمیان عدل فرض ہے نئی ہو یا پرانی باکرہ ہو یا ثیبہ سب استحقاق (یعنی زوجہ) میں برابر ہیں۔ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنی یعنی رہنے کی

جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

(ملخصاً تفسیر خزائن العرفان ص92)

حدیث نمبر 25: حدیث پاک میں وارد ہے کہ جب کسی کے پاس دو بیویاں ہوں پھر ان میں عدل و انصاف نہ کرے تو وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کی ایک کروٹ ٹیڑھی ہوگی۔

(ترمذی ابوداؤد)' نسائی' ابن ماجہ' دارمی' راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' مشکوٰۃ ص279' ابن ماجہ جلد 1 ص549)

قبل از اسلام شوہر کئی بیویاں ہونے پر جس کے پاس چاہتا رہتا اور جس کے لئے دوری چاہتا اسے اپنے قرب سے محروم رکھتا گویا کہ ایک طرف سیر تو دوسری چھٹانک کسی کے شب و روز خوشگوار تو کسی کے غم ناک مگر کیا مجال کہ عورت چوں چرا کرنے یا اپنا حق زوجیت طلب کرنے کی مجاز ہو۔

اسلام نے اس بے راہ روی کو ختم کر کے دو یا تین یا چار بیویاں رکھنے پر ان سب کے درمیان عدل کرنا لازم وضروری قرار دیا یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں ان میں سب عورتوں کا یکساں خیال رکھے ہر ایک کو اس کا پورا حق دے کھانے پینے اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے البتہ وہ بات جو اس کے اختیار میں نہیں اس میں معذور ہے۔ مثلاً ایک بیوی کی محبت زیادہ ہے دوسری کی کم اسی طرح سب کے ساتھ جماع کرنے میں بھی برابری ضروری نہیں لیکن نئی اور پرانی کنواری اور ثیبہ' تندرست اور بیمار' حاملہ اور غیر حاملہ ان سب کے پاس رہنے میں برابری کا سلوک کرنے کا حکم ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ کئی نئی بیوی کے پاس تو سالوں گزار دے جب کہ اپنی پرانی بیوی کے پاس جھانکنے نہ آئے۔

حدیث نمبر 26: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس وقت کئی چیزیں بیاں کیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو کہ تمہارے پاس ایک ہفتہ رہوں تو دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ہفتہ رہوں گا کیونکہ اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو دوسری ازواج

کے پاس بھی سات سات رہوں گا۔ (صحیح مسلم المجلد الاوّل ص412)

حدیث نمبر 27: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی ازواج میں باریوں کو تقسیم کرتے تھے اور فرماتے اے اللہ! جن چیزوں کا میں مالک ہوں ان میں میری یہ عدل کے ساتھ تقسیم ہے اور جن چیزوں کا مالک نہیں ہوں (یعنی محبت میں کمی بیشی) اور تو مالک ہے ان میں تو مجھ پر ملامت نہ فرمانا۔ (جامع ترمذی 184' شرح صحیح مسلم جلد ثالث ص955)

قبل از اسلام بیوی کو لونڈی کی طرح مارنا پیٹنا عام تھا یونہی بیوی کی ناک کان کاٹ دینا کوئی جرم نہیں جانا جاتا تھا۔ بلکہ بعض حالات میں بیوی کو قتل بھی کر دیا جاتا تھا گویا شوہر ایک ظالم حاکم کے روپ دھارے ہوئے تھا اور بیوی مظلوم محکوم بنی ظلم وستم سہہ رہی تھی لوگوں کی آنکھیں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں مگر جاہلیت کا ایسا پردہ آنکھوں پر پڑا ہوا تھا کہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود انجان اور بے خبری کا مجسمہ بنے ہوئے تھے۔

اسلام نے عورت کے ساتھ اس ظلم و بربریت کی سختی سے تردید و مذمت کی اور مردوں کو افراط وتفریط کی وحشیانہ اور ظلمانہ راہوں سے نکال کر اعتدال اور میانہ روی کی منزل پر گامزن کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ (سورۂ نساء: 34)

''ترجمہ: اور جن عورتوں (بیویوں) کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ (اگر پھر بھی نہ سمجھیں تو) نہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو''

حدیث نمبر 28: سلیمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور وعظ ونصیحت کی پھر فرمایا

عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں مقید ہیں تم سوا اس کے اور کسی کا حق نہیں رکھتے البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا کام کریں تو انہیں ان کی خواب گاہوں میں علیحدہ کرو اور ان کو معمولی طور پر مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان پر الزام تراشی مت کرو عورتوں پر اور تمہارا عورتوں پر حق ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص 133)

درس

بیوی کو مارنے پیٹنے سے اسلام نے منع کیا ہے البتہ تادیب (سرزنش و اصلاح) کے لئے انہیں خواب گاہوں میں علیحدہ چھوڑا جا سکتا ہے اور معمولی سی مار کے ساتھ تادیب بھی جائز ہے لیکن چہرہ پر مارنے سے گریز کیا جائے یہ اجازت صرف ناگزیر (ضروری) حالات میں ہے۔

بابِ نمبر2

مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت

محترم اسلامی ماؤں، بہنوں! دین اسلام ایک ایسا زندگی گزارنے کا وہ مبارک و بابرکت دین ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو پا سکتے ہیں اور اسی دین اسلام کے احکام میں سے ایک حکم عورت کا پردہ بھی ہے کہ جس کو اپنا کر ایک عورت اچھی ماں، بیٹی، بہن اور اچھی بیوی بن سکتی ہے۔

عورت کا لفظی معنی

عورت کے لغوی اور لفظی معنی ہیں ''چھپانے کی چیز'' اور حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ عورت ''عورت'' (یعنی چھپانے کی چیز) ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد......صفحہ......)(2-کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 171)

تشریح و توضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کا معنی ہی چھپانے کی چیز ہے۔ اس لیے بلاضرورتِ شدیدہ کے عورت گھر سے باہر قدم نہ نکالے کہ عورت جب بھی گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیاطین (Devils) گناہ کے لیے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اس سے مراد انسانی شیاطین فاسق، فاجر آزاد اوباش لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو عزتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ ان کا کام سڑکوں اور چوراہوں اور چائے کی دوکانوں میں بیٹھ کر یہی ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے! بے پردہ اسکولی لڑکیوں اور عورتوں کو کس طرح جھانکتے اور

دیکھنے کا موقعہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ عورتوں کے لیے کس قدر بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے کہ ان کی بے پردگی سے فائدہ اٹھا کر ایسے لوگ آنکھوں سے زنا کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ عورتیں بن سنور کر ان اوباشوں (Vagabonds) کو زنا کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ اس گناہ میں دونوں شریک ہیں۔ جہاں مرد گنہگار ہیں وہاں ان عورتوں اور لڑکیوں کا بھی قصور ہے۔ ان کو زنا کی دعوت اور رغبت اپنی طرف متوجہ کرنے کا گناہ ملتا ہے۔ اس وجہ سے اول تو یہ بے پردہ نکلتی ہیں۔ پھر اچھے عمدہ بھڑک دار کپڑوں میں ملبوس ہو کر چلتی ہیں۔ یہ اس لیے ایسا کرتی ہیں کہ لوگ ان کو دیکھیں۔ عورت کی فطرت یہ ہے کہ جب اچھا کپڑا اور اچھا چہرہ بنائے گی تو چاہے گی کہ اس کو لوگ دیکھیں۔ مرد نہیں تو عورت ہی سہی۔ باہر نکل کر وہ شوہر کے لیے زینت نہیں کرتیں بلکہ دوسرے مردوں کے لیے ایسا کرتی ہیں۔

جب عورتیں ایسا کریں تو ان کو ان کے ماتحتوں کو روکنا چاہیے۔ چنانچہ آپ دیکھئے شادی اور دیگر تقریبات میں جب عورتیں جاتی ہیں تو کیسا گل کھلاتی ہیں۔ کس طرح جسم ولباس کی نمائش کرتی ہیں۔ عموماً شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اب رائج ہو گیا ہے کہ کپڑے، سبزی ترکاری اور دیگر خاندانی ضروریات کے لیے عورتیں ہی جاتی ہیں۔ حالانکہ شریعت میں عورتوں کو جماعت میں شرکت اور مسجد جانے سے احتیاطاً روکا گیا ہے۔ جو کہ دین اسلام کا ایک اہم باب ہے تو بازاروں میں جو بدترین مقامات ہیں وہاں عورتوں کو کیسے کھلے عام جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ مردوں نے دین کی دوری اور غفلت کی وجہ سے یا آزادی نسواں کے پیش نظر اجازت دے دی ہے یا روکنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان ساری قباحتوں (Defects) کا دروازہ کھل گیا جن کو حجاب اور پردہ کا حکم نازل کر کے روکا گیا تھا۔

کیا آج کل بھی پردہ ضروری ہے؟

جی ہاں آج کل بھی پردہ ضروری ہے۔ لہٰذا چند باتیں اگر پیش نظر رہیں تو انشاء اللہ عزوجل پردے کے مسائل سمجھنے میں آسانی رہے گی۔ چنانچہ

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

"وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى"

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو۔ جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (علیہ الرحمۃ) اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ ''اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں۔ اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کا ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں' لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔''

(خزائن العرفان صفحہ 673)

افسوس موجودہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت والی بے پردگی پائی جا رہی ہے۔ یقیناً جیسے اس زمانہ میں پردہ ضروری تھا ویسا اب بھی ہے۔

شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟

شرعی پردہ سے مراد یہ ہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گٹوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلہ یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لیے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مہین یعنی پتلا ہے۔ جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چست ہے کہ کسی عضو کی ہیئت (یعنی شکل و صورت یا ابھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پردگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہل سنت ولیٔ نعمت' مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ ''جو وضع لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ کھلا ہو یوں

تو خاص محارم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا حرام قطعی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 217)

آسان لفظوں میں پردہ کا طریقہ

بہترین پردہ یہ ہے کہ شرعی اجازت کی صورت میں گھر سے نکلتے وقت اسلامی بہن غیر جاذب نظر کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا مدنی برقع اوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی محلہ وغیرہ نیچے کی طرف سے بھی اس طرح برقع (Veil) نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔

بے پردگی سے بچنے کی فضیلت

ایک دفعہ سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی۔ حضرت سیدنا بابا نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ نے اپنی امی جان (علیہ الرحمۃ) کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لے کر عرض کی: یا اللہ عزوجل یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ عزوجل اسی کے صدقے رحمت کی برکھا برسا دے۔ ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رم جھم رم جھم بارش شروع ہوگئی۔ (اخبار الاخیار صفحہ 294)

ذرا غور کیجئے کہ اس باپردہ عورت کے دامن کے دھاگے کی وجہ سے، وسیلے سے اللہ عزوجل نے بارش عطا کر دی۔ اے اللہ! عزوجل ہماری اسلامی ماؤں، بہنوں کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر تطہیر کے صدقے شرعی پردہ نصیب فرما۔ آمین

عورت کس کس سے پردہ کرے

ہر وہ مرد جس سے نکاح ہو سکے اس سے پردہ ضروری ہے اور جن سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو ان سے پردہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا

شاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "پردہ صرف ان سے نا درست ہے جو بسبب نسب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں ان سے نکاح ممکن نہ ہو۔ جیسے باپ' دادا' نانا' بھائی' بھتیجا' بھانجا' چچا' ماموں' بیٹا' پوتا' نواسہ' ان کے سوا جن سے نکاح کبھی درست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہو جیسے بہنوئی (سے پردہ واجب ہے) (نیز) چچازاد' ماموں زاد' خالہ زاد' پھوپھی کے بیٹے یا جیٹھ' دیوران (سب) سے پردہ واجب ہے اور جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہوسکتا۔ مگر وجہ حرمت (یعنی نکاح حرام ہونے کی وجہ) علاقۂ نسب (خونی رشتہ) نہیں بلکہ علاقۂ رضاعت (یعنی دودھ کا رشتہ) ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ' دادا' نانا' بھائی' بھتیجا' بھانجا' چچا' ماموں' بیٹا' پوتا' نواسہ یا علاقہ مہر (سسرالی رشتہ) ہو جیسے خسر' ساس' داماد' بہو ان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے (یعنی ان سے پردہ کرنا نہ کرنا دونوں جائز اور بحالت جوانی یا احتمال فتنہ (Apprehension of Sedition) (یعنی فتنے کے امکان میں) پردہ کرنا ہی مناسب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 235)

عورت کس کس سے پردہ نہ کرے

اللہ عزوجل نے اس کا قرآن مجید میں واضح بیان فرمایا ہے کہ عورت کس کس سے پردہ نہ کرے۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ کنز الایمان: "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں۔ مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں۔ مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار

اور اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو۔ اے مسلمانوں! سب کے سب' اس امید پر کہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ۔'' (سورۃ نور آیت نمبر 31)

قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کس کس مرد سے پردہ نہ کرے۔

دیور بھابھی کا پردہ

عورت کو اپنے دیور سے پردہ کرنا چاہیے۔ مگر افسوس آج کل ان سے پردہ کرنے کا ذہن ہی نہیں۔ اگر کوئی مدینے کی دیوانی پردہ کی کوشش کرے بھی تو بے چاری کو طرح طرح سے ستایا جاتا ہے۔ مگر ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ ان مشکل حالات کے باوجود جو خوش نصیب اسلامی بہن شرعی پردہ نبھانے میں کامیاب ہو جائے اور جب دنیا سے رخصت ہو تو کیا عجب حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نورعین' شہزادئ کونین' ماد حسنین' سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اس کا پرتپاک استقبال فرمائیں۔ اس کو گلے لگائیں اور اسے اپنے بابا جان' دو جہان کے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم کی انجمن میں پہنچائیں۔ چنانچہ دیور سے پردہ کے متعلق حدیث مبارکہ پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

حدیث نمبر 1: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا (تو) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ تو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیٹھ دیور تو موت ہیں۔

(1- بخاری شریف جلد 3 صفحہ 118 کتاب النکاح) (2- مسند امام احمد جلد 4 صفحہ 149, 153)
(3- فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 217)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دیور کو عورت کے حق میں موت کہا گیا ہے۔ یعنی دیور بھابھی کے لیے موت ہے۔ جس طرح موت ہلاکت کا باعث ہے۔ اسی طرح بھابی کے لیے دیور ہلاکت یعنی دوزخ اور جہنم کا باعث ہے۔ اس

حدیث مذکورہ کا مزید مفہوم یہ ہے کہ جس طرح موت سے آدمی بچتا ہے۔ اسی طرح دیور سے بھابی کو ایک دوسرے سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اصل میں بھائی کی بیوی ہونے کی وجہ سے شیطان یہاں بہت دخل دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے ماحول میں دیور کا بھابی سے ہنسی مذاق اور بے تکلفی بلکہ بے حیائی تک کی باتوں کے کرنے کا ماحول ہے سب یہ حرام ہے' ناجائز ہے۔ دیور کا بھابی سے بے پردگی اور ہنسی مذاق ایک حق سمجھا جاتا ہے۔ یہ غیر مسلموں کے ماحول سے پیدا ہوا ہے۔ عورتوں کو بھی چاہیے کہ مردوں سے پردہ کریں۔ ہنسی مذاق تو دور کی بات بلا ضرورت بات بھی نہ کریں۔ مردوں کو بھی چاہیے کہ بھابی سے پردہ کریں۔ اے ہماری بہنوں! بیٹیو! آج اس حقیر سی دنیا میں دیور سے پردہ کرلو اور ان سے ہنسی مذاق بند کرو۔ گناہ کی بات سے بچو اور کل جنت میں مزے کی زندگی گزارو۔

گھر میں پردے کا ذہن کیسے بنے؟

گھر میں پردے کا ذہن بنانے کے لیے اپنے گھر میں میرے شیخ طریقت' امیر اہلسنت' حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ کی تصنیفات مثلاً فیضان سنت' پردے کے بارے میں سوال جواب وغیرہ کا درس جاری کریں اور مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے رسالہ جات اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنا سنا کر اور انفرادی کوشش کے ذریعے گھر کے مردوں کو دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کا مسافر بنا کر گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے کی کوشش جاری رکھیے۔ ان کے لیے دل سوز (Pathetic) کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیے۔ خود کو اور اہل خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کڑھن پیدا کیجئے اور اس کے لیے کوشش جاری رکھیے۔ مگر نرمی نرمی اور نرمی کو لازمی کر لیجئے۔ بلا مصلحت شرعی سختی کرنا کجا اس کا سوچئے بھی نہیں کہ عموماً جو کام ''نرمی'' سے ہوتا ہے وہ ''گرمی'' سے نہیں ہوتا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

اپنے گھر کی عورتوں کو۔بے پردگی سے منع نہ کرنے والا دیوث ہے

جو لوگ باوجودِ قدرت اپنی عورتوں اور محارم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ''دیوث'' ہیں۔

حدیث نمبر 2: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ 1-دیوث۔ 2-مردانی وضع بنانے والی عورت۔ 3-شراب نوشی کا عادی۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 599 رقم 7722)

تشریح وتوضیح

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ باوجودِ قدرت اپنی زوجہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتہ داروں، غیرمحرم ملازموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردگی سے منع نہ کرنے والے دیوث، جنت سے محروم اور جہنم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ

''دیوث اخبث فاسق (ہے) اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور پڑھی تو اسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 583)

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جوان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں وہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

لڑکا کب بالغ ہوتا ہے

ہجری سن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دوران جب بھی (جماع یا

مشت زنی (Hand Practice) وغیرہ کے ذریعے) نزال ہو یا سوتے میں احتلام ہوا یا اس کے جماع سے عورت حاملہ ہوگئی تو اسی وقت بالغ ہو گیا اور اس پر غسل فرض ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔ (الدر المختار جلد 9 صفحہ 259)

لڑکی کب بالغ ہوتی ہے؟

ہجری سن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دوران احتلام ہو یا حیض آ جائے یا حمل ٹھہر جائے تو لڑکی بالغہ ہوگئی۔ ورنہ ہجری سن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔ (الدر المختار جلد 9 صفحہ 259)

کتنی عمر کے لڑکے سے پردہ ہے

میرے آقا محبوب مرشدی حضرت علامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ

نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو تو سب غیر محارم سے پردہ واجب اور نو سے پندرہ تک اگر آثار بلوغ ظاہر ہوں تو (بھی پردہ) واجب ہے اور نہ ظاہر ہوں تو مستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد سخت تاکید ہے کہ یہ زمانہ قربِ بلوغ و کمال اشتہا کا ہے (یعنی 12 برس کی عمر لڑکی کے بالغہ ہو جانے اور شہوت کے کمال تک پہنچنے کا قریبی دور ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 639)

کیا استاد سے بھی پردہ ہے

جی ہاں استاد سے بھی پردہ ہے۔ مثلاً بچپن میں کسی نامحرم سے قرآن پاک پڑھتی تھی اور اب بالغہ ہوگئی تو اس استاد سے بھی پردہ فرض ہو گیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"رہا پردہ اس میں استاذ و غیر استاذ، عالم و غیر عالم پیر سب برابر ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 639)

کیا مرد کو عورت نہیں دیکھ سکتی

جی ہاں! عورت مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔ چنانچہ

حدیث نمبر 3: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) حضرت سیدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرلو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں؟ (ترمذی) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جیسا مرد کے واسطے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے۔ ویسا ہی عورت کو غیر مرد کی طرف نظر کرنا حرام ہے یا کچھ فرق ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ''دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کچھ فرق نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 201)

چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی

ہماری مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو چادر اور چار دیواری کی تعلیم خود اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں دی۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ

''وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی''

ترجمہ کنز الایمان شریف: ''اور اپنے گھر میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔'' (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

دیکھا آپ نے عورت کے لیے چادر اور چار دیواری کا حکم کسی عام شخص کا نہیں اور نہ ہی علماء، مفسرین، محدثین کا حکم ہے بلکہ ہم سب کے پالنے والے رب عزوجل کا فرمان ہے۔

نور سے محروم عورت

حدیث نمبر 3: حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت غیر مردوں پر اپنی زینت ظاہر کرنے کے لیے دامن گھسیٹتے ہوئے چلے گی قیامت کے دن وہ نور سے محروم (Deprival) اور اندھیرے میں (ڈوبی ہوئی) ہو

گی۔ (ترمذی شریف)

بن سنور کے نکلنے والی عورت زانیہ ہے

حدیث نمبر 4: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں تو وہ زانیہ ہے۔

(کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 159)

تشریح وتوضیح

یہ اس لیے اس عورت کو جو کہ بازاروں میں عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی تھی کہ وہ زانیہ (Whore) ہے۔ کیونکہ عرب کے ماحول میں عطر لگانا عورتوں کا زینت میں شمار تھا۔ عورتوں کا معطر ہو کر سڑکوں اور راستوں پر گزرنا ظاہر ہے کہ اس کا مقصد مردوں کو لطف اندوز کرنا اور متوجہ کرنا ہے اور ایسی زینت اختیار کرنا جس سے اجنبی مرد متوجہ ہوں ان کو زنا کی دعوت اور زنا کی جانب ابھارتا ہے۔ اسی طرح پاؤڈر کریم اور بن سنور کر بازاروں پارکوں میں جانا اور سیر کرنا جو کہ آج شہروں اور امیر زادیوں میں خصوصاً رائج ہے۔ یہ حرام ہے اور ایسی عورت زانیہ ہے۔ ان کا ذہن ہوتا ہے کہ جوان لڑکوں میں ہمارا تذکرہ ہو۔ اللہ عزوجل کی پناہ زنا ہے۔

کنواری عورتوں کا بن سنور کر نکلنا آج معاشرہ میں حد درجہ عام اور رائج ہے۔ اس دور میں شہروں سے اور تعلیم یافتہ گھرانوں سے تو پردہ اٹھتا ہی جا رہا ہے۔ شادی سے قبل تو پردہ ان کو بالکل بھاتا ہی نہیں۔ ایک عیب اور ذلت کی بات سمجھتے ہیں اور بعض کی مثالیں راقم الحروف (اقبال عطاری) پیش کر سکتا ہے کہ بعض ماؤں سے مدنی التجاء کی کہ اپنی جوان بیٹیوں کو پردہ کروایا کرو تو کہہ دیتی ہیں۔ ہماری خاندان میں پردہ کا رواج نہیں ہے۔ ہمارے خاندان میں لڑکیوں کا پردہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے پردہ نہیں کرتیں۔ استغفر اللہ۔ اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

آج اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ذہن غیروں کے خلط

اور متاثر ہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ غیروں کی عورتیں بن سنور کر آزاد پھرتی ہیں اور لوگوں کو کم از کم آنکھ سے زنا کی دعوت دیتی ہیں۔ ان کے ماحول میں یہ سب فخر اور فیشن کی بات ہے۔

لیکن ہمارے اسلامی ماحول میں تو یہ لعنت اور غضب خداوندی کا باعث ہے۔ یاد رکھیے ہمارا مذہب اسلام اپنی تہذیب اپنا کلچر اور زندگی گزارنے کا ایک معیار رکھتا ہے۔

عورت کے لیے دو مقام ہیں

حدیث نمبر 5: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے لیے دو ہی مقام قابل ستر ہیں۔ ایک شوہر کا گھر اور دوسرا قبر۔ (کنز الاعمال جلد 16 صفحہ 171)

تشریح و توضیح

مطلب یہ ہے کہ عورت کے لیے پردہ کی جگہ جہاں وہ امن و عافیت سے بلا گناہ کے رہ سکیں یا تو شوہر کا گھر ہے یا پھر موت کے بعد قبر اس کے علاوہ باہر نکلنا' بازاروں' پارکوں' رشتہ داروں میں بلا ضرورت گھومنا۔ یہ ستر اور پردہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں ملازمت کرتی ہیں وہ درست نہیں چونکہ اس میں اجنبی مردوں سے خلط اور ان سے ربط ضبط کا موقعہ ملتا ہے اور بے پردگی ہوتی ہے۔ آج کل شہر کی عورتیں سہولت معاش کی وجہ سے آفسوں میں ملازمت کرنے میں ذرا برابر شرم محسوس نہیں کرتیں۔ یہ بڑی بے غیرتی کی بات ہے اور بڑی بے حیائی کی بات ہے۔ عورتوں کی ملازمت درست نہیں۔ کاش ہماری اسلامی بہنیں عزت عفت کے ساتھ تھوڑی تکلیف برداشت کر کے زندگی گزار لیں اور اس کے بعد آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی نعمت حاصل ہوگی۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کو حیاء کی چادر عطا فرما۔ آمین

کاش میری اسلامی بہنیں سبھی مدنی برقعہ پہنیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

عورت کا سر منڈوانا اور مردانہ بال کٹوانا

عورت کا سر منڈانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 664)

اور عورت کا مردانہ بال کٹوانا ناجائز و گناہ ہے۔ (درالمختار وردالمحتار جلد 9 صفحہ 671)

کیا عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے؟

عورت ہیجڑے سے بھی پردہ کرے کیونکہ یہ بھی مرد کے حکم میں ہے۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "ہیجڑا مرد ہے۔ جماعت میں یہ مردوں ہی کی صف (Line) میں کھڑا ہوگا۔" (فتاویٰ امجدیہ جلد 1 صفحہ 170)

عورتوں کو تنہا سفر کی اجازت نہیں

حدیث نمبر 6: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت سفر نہ کرے۔

ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔ [طحاوی شریف 357]

تشریح وتوضیح:

عورتوں کو اصل حکم یہ ہے کہ وہ گھر میں رہیں۔ پردہ میں زندگی گزاریں! جانب غیر محرم سے خلط و مخالطت کی نوبت نہ آئے اور اگر سفر کی شدید ضرورت پیش آجائے تو تنہا سفر کی اجازت نہیں کہ پردہ کیخلاف ہے۔ ہاں اگر سفر کرے گی تو کسی محرم کے ساتھ پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے کرسکتی ہے۔

عورتوں کو جنازہ میں جانا جائز نہیں

حدیث نمبر 7: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو جنازہ کے پیچھے جانے میں کوئی ثواب نہیں۔

[کنز العمال جلد 16 صفحہ 163]

حدیث نمبر 8: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہ عورتوں پر غزوہ اور جہاد ہے نہ جمعہ ہے اور نہ جنازہ میں جانا ہے۔ [کنز العمال جلد 16 صفحہ 169]

تشریح و توضیح: عورتوں پر پردہ فرض ہے۔ ان کو فرض نماز کیلئے بھی مسجد میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کیلئے جماعت مشروع نہیں ہے۔ ان پر جمعہ عیدین کی نماز نہیں اسی طرح ان پر نہ نماز جنازہ ہے اور نہ جنازے کے ساتھ چلنا ہے۔

فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے دن سخت تاریکی میں

حدیث نمبر 9: حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں جو کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ زینت (وفیشن) کر کے ناز النرام سے چلتی ہے۔ قیامت کے دن سخت ظلمت و تاریکی میں رہے گی۔

[(1) ترمذی شریف، صفحہ 230]' [(2) جامع صغیر، جلد 2، صفحہ 497]

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فیشن کی نمائش [Show] اپنے چلنے کی ہیت اور رفتار سے ظاہر کرے۔

عورتوں کو ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت

حدیث نمبر 10: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں مگر شدید ضرورت کی بنیاد پر [کنز العمال، جلد 16، صفحہ 163]

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی عام اجازت نہیں۔ آج کل عورتوں کا باہر نکلنا بہت عام ہو گیا ہے لیکن شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔ ہاں مگر ضرورت پر اجازت دی ہے وہ بھی اس طرح کہ مرد نہ ہو مردوں سے متعلق کام نہ ہو تو عورتیں باہر جا سکتی ہیں مثلاً ڈاکٹر کے یہاں جانا ہو خود یا اپنے بچوں کو لیکر اور گھر میں اس کے علاوہ اور کوئی مرد نہ ہو تو جا سکتی ہے یا رشتہ داروں میں کوئی بیمار ہو یا شادی ہو یا موت و ولادت میں جانے کی ضرورت پڑ جائے اور مرد نہیں تو جا سکتی ہے مگر ان تمام مواقع پر پردے کا خصوصی خیال رکھے مدنی برقعہ پہن کر جائے۔

عورتیں راستے میں کس طرح چلیں

حدیث نمبر 11: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو (گھروں) نکلنے کی اجازت نہیں ہاں مگر یہ کہ شدید ضرورت پیش آ جائے اور وہ چلیں تو راستے کے کنارہ پر چلیں۔

[کنز العمال شریف' جلد 16' صفحہ 163]

نظر پھیر لو

حدیث نمبر 12: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق جب دریافت کیا تو فرمایا اپنی نگاہ پھیر لو۔ [مسلم شریف' رقم 2159]

جان بوجھ کر نظر مت ڈالو

حدیث نمبر 13: حضور سرکار مدینہ' راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (ابوداؤد شریف)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

حدیث نمبر 14: حضور پر نور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بلا قصد) پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے۔ اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لذت (Taste) پائے گا۔ [مسند امام احمد بن حنبل' رقم 22341]

ابلیس کا زہریلہ تیر

حدیث نمبر 15: حضور پر نور' فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حلاوت نشان ہے کہ حدیث قدسی ہے کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر (Poison) میں

بجھا ہوا تیر ہے پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کرونگا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔

[طبرانی کبیر جلد 10' صفحہ 173' رقم 10362]

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی نقل کرتے ہیں کہ ''جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پر کرے گا۔ قیامت کے دن اس کی آنکھوں آگ (Fire) بھر دی جائے گی''۔ (مکاشفۃ القلوب' صفحہ 10)

برقع پوش خاتون کی حکایت:

نظر کی حفاظت کرنے والے ایک خوش نصیب خوبصورت نوجوان کی ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی (علیہ الرحمۃ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار (علیہ الرحمۃ) انتہائی متقی و پرہیزگار' بے حد خوبرو اور حسین نوجوان تھے۔ سفر حج کے دوران مقام ابواء پر ایک بار اپنے خیمے (Tent) میں تنہا تشریف فرما تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ کا رفیق سفر کھانے کا انتظام کرنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ناگاہ ایک برقع پوش اعرابیہ (دیہاتی عورت) آپ علیہ الرحمۃ کے خیمے میں داخل ہوئی اور اس نے چہرے سے نقاب اٹھا دیا' اس کا حسن بہت زیادہ فتنہ برپا کر رہا تھا۔ کہنے لگی مجھے کچھ دیجئے۔ آپ علیہ الرحمۃ سمجھے روٹی مانگ رہی ہے۔ کہنے لگی میں وہ چاہتی ہوں جو بیوی اپنے شوہر سے چاہتی ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے خوف خدا عزوجل سے لرزتے ہوئے فرمایا ''تجھے میرے پاس شیطان نے بھیجا ہے'' اتنا کہنے کے بعد آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنا سر مبارک گھٹنوں میں رکھا اور باآواز بلند رونے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر برقع پوش اعرابیہ گھبرا کر تیز تیز قدم اٹھائے۔ خیمے سے باہر نکل گئی جب آپ علیہ الرحمۃ کا رفیق آیا اور اس نے دیکھا کہ رو رو کر آپ علیہ الرحمۃ نے آنکھیں سجا دی ہیں اور گلہ بیٹھا دیا ہے تو اس نے سبب گریہ دریافت کیا۔ آپ علیہ الرحمۃ اوّلاً ٹال مٹول سے کام لیا مگر اس کے پیہم اصرار پر حقیقت کا اظہار کر دیا تو وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ فرمایا تم کیوں

روتے ہو؟ اس نے عرض کی مجھے تو زیادہ رونا چاہئے کیونکہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو شاید صبر نہ کرسکتا۔ دونوں حضرات روتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ (زاد لھا اللّٰہ شرفًا و تعظیمًا) حاضر ہو گئے۔ طواف سعی سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلیمان یسار علیہ الرحمۃ حطیم کعبہ میں چادر سے گھٹنوں کے گرد گھیرا باندھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اونگھ (Nodding) آ گئی اور عالم خواب میں پہنچ گئے۔ ایک حسن و جمال کے پیکر خوش لباس دراز قد بزرگ نظر آئے۔ حضرت سیدنا سلیمان بن یسار (علیہ الرحمۃ) نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا (میں اللہ عزوجل کا نبی) یوسف ہوں عرض کی یا نبی اللہ علیہ السلام زلیخا کے ساتھ آپ کا قصہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے۔ فرمایا مقام ابواء پر اعرابیہ کے ساتھ ہونے والا آپ کا واقعہ عجیب تر ہے۔ [احیاء العلوم' جلد 3' صفحہ 130]

دیکھا آپ نے حضرت سلیمان بن یسار نے خود چل کر آنے والی برقع پوش اعرابیہ کو بھی ٹھکرا دیا بلکہ خوف خدا عزوجل سے خوب روئے دھوئے۔ جس کے نتیجے میں حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں تشریف لا کر آپ علیہ الرحمۃ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بہرحال دنیا و آخرت کی اسی میں بھلائی ہے کہ جنس مخالف لاکھ دل لبھائے اور گناہ پر اکسائے مگر انسان کو چاہئے کہ ہرگز اس کے دام تزویر میں نہ آئے۔ ہر صورت میں اس کے چنگل سے خود کو بچائے اور خوب اجر و ثواب کمائے۔

کیا عورت اجنبی کے گھر ملازمت کرسکتی ہے؟

عورت کو پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے کہ وہ ان پر عمل کر کے اجنبی (Stranger) کے گھر ملازمت کرسکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت' امام اہل سنت' میرے مرشد کے محبوب مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر پانچ شرطیں ہیں اور ان میں سے 1 ایسی عورت جو اجنبی کے ملازمت کرے اس کے کپڑے باریک نہ ہو جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(2) کپڑے تنگ و چست نہ ہوں جو بدن کی لھییات (یعنی سینے کا ابھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی) ظاہر کریں (3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ

ہوتا ہو (4) کبھی نامحرم کے ساتھ خفیف (یعنی معمولی سی) دیر کیلئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو (5) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی فتنہ کا گمان نہ ہو یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (ملازمت وغیرہ) حرام ہے۔

[فتاویٰ رضویہ جلد 22' صفحہ 248]

احتیاط

جہالت و بے باکی کا دور ہے۔ مذکورہ پانچ شرائط پر عمل فی زمانہ مشکل ترین ہے آج کل دفاتر وغیرہ میں مرد و عورت معاذ اللہ عزوجل اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کیلئے بے پردگی' بے تکلفی اور بدنگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری (Service) کے بجائے کوئی گھریلو کسب اختیار کرے۔ احتیاط (Care) اسی میں ہے۔

عورت کا تنہا سفر کرنا کیسا ہے؟

بغیر شوہر یا محرم کے عورت کا سفر کرنا بھی حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سفر حج کے اسباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابل اعتماد محرم ساتھ نہیں تو حج کیلئے بھی نہیں جا سکتی۔ اگر گئی تو گناہ گار ہوگی۔ اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔ اس ضمن میں تین فقہی جزئیات ملاحظہ ہوں۔

(1) عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے تین دن کی مدت کا یا سفر یا زیادہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مرد صالح یا بچہ کے ساتھ کرے تو جائز ہے۔

[بہار شریعت حصہ 16' صفحہ 251]

(2) عورت مکہ مکرمہ جانے تک تین دن (تقریباً نوے کلومیٹر) یا اس سے زیادہ کی مسافت ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا حج کے وجوب ادائیگی کیلئے شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھی (یعنی شرعی مقدار کے سفر میں شوہر یا محرم ساتھ نہ ہو تو اس پر حج فرض ہی نہ ہوگا) اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے۔

[فتاویٰ عالمگیری' جلد 1' صفحہ 318]

(3) عورت محرم یا شوہر کے بغیر حج کو گئی تو گناہ گار ہوئی مگر حج کر یگی تو حج ادا ہو جائے گا۔[بہار شریعت' حصہ 6' صفحہ 14]

نرس کی نوکری کرنا کیسا ہے؟

مروجہ بے پردگی والی نرس کی نوکری حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں ایسی وردی پہنائی جاتی ہے جس سے شرعی پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ نیز مردوں کو انجکشن لگانے بلڈ پریشر ناپنے' مرہم پٹی کرنے وغیرہ کیلئے نامحرموں کے بدنوں کو چھونے کے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام کرنے پڑتے ہیں۔

مخلوط تعلیم کا شرعی حکم

مخلوط تعلیم (Co-Education) برائے بالغان کا سلسلہ سراسر ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں شرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حدیث نمبر 16: حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ اس پر کسی نے حیرت سے کہا اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے۔ کہنے لگیں میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے' حیا نہیں کھوئی۔[ابوداؤد شریف' رقم 2488]

تشریح و توضیح: محترم اسلامی ماؤں' بہنوں' بیٹیوں دیکھا آپ نے بیٹا شہید ہو جانے کے باوجود حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا نے ''پردہ'' برقرار رکھا۔ حق بات یہ ہے کہ دل میں خوف اور احکام شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ہو تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے اور جو نفس کی حیلہ سازیوں میں آ جائے اس کیلئے آسان سے آسان کام بھی مشکل ہو کر رہ جاتا ہے۔

یقیناً اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈر کر تھوڑی بہت تکلیف اٹھا کر پردے کی پابندی

کر لی جائے تو یہ کوئی بہت زیادہ مشکل کام نہیں ورنہ عذاب جہنم کی تکلیف ہرگز سہی نہیں جائے گی۔

عورتوں کی مسجد گھر

حدیث نمبر 17: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے لئے بہترین مسجد گھر کا کونہ (Corner) ہے۔[الترغیب والترہیب، جلد 1، صفحہ 141]

تشریح و توضیح: مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ پردے کا حکم ہے۔ مسجد کے مقابلے میں گھر کا کونہ زیادہ پردہ کا باعث ہے۔ اسی لئے عورتوں کیلئے گھر کا کونہ بہترین نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

صحن کے مقابلہ میں تہہ خانے بہتر ہے

حدیث نمبر 18: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے نماز پڑھنے کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔[مسند امام احمد بن حنبل، رقم 26604]

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک عورت کی سب سے پسندیدہ نماز وہ ہے جسے وہ اندھیری کوٹھڑی میں ادا کرتی ہے۔[صحیح ابن خزیمہ، جلد 3، صفحہ 96، رقم 1696]

تشریح و توضیح: چونکہ روشنی کے مقابلے میں اندھیرے میں زیادہ پردہ ہے کہ اندھیرے میں کسی کو وہ نظر ہی نہ آئے گی۔ جہاں جس مقام میں پردہ کا زیادہ اہتمام ہوگا۔ اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا۔ اسی لئے معلوم ہوا کہ روشنی کے مقابلہ میں اندھیرے میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ اتنا بھی اندھیرا نہ ہو کہ اگر کوئی بچہ، بچی، شوہر وغیرہ محرم کے پیر ہاتھ لگ جانے کا اندیشہ ہو بلکہ ہلکہ سا اجالا ہو۔ دیکھئے عورتوں کو کس قدر پردے کی تاکید ہے۔ عبادت میں بھی زیادہ پردے اور ستر کی جگہ اور

حالت کو فضیلت ہے۔

گھروں کے سوراخ اور کھڑکیاں بند

حضرت امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے ذکر کیا کہ حضرات صحابہ کرام علیہم رضوان گھر کی کھڑکیاں اور روشن دان جس سے باہر نظر آئے بند کر دیا کرتے تھے تاکہ عورتیں باہر مردوں کو نہ جھانک سکیں۔

عورتوں کیلئے امارت' دنیاوی عہدہ جائز نہیں

حدیث نمبر 20: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر ملی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو تخت شاہی پر بٹھایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی کامیاب (Successful) نہیں ہوسکتی جس نے اپنا حاکم والی عورت کو بنایا۔

[(1) بخاری شریف جلد 2' صفحہ [637] (۲) ترمذی شریف جلد 2' صفحہ 52] [(۳) مشکوٰۃ شریف' صفحہ 321]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو کسی قومی ملی بڑی ذمہ داری مثلاً حاکم' قاضی' صدر' منیجر' پرنسپل تمام وہ عہدے جس میں اسے قوم کے درمیان فیصلے کی نوبت آئے ممنوع قرار دیا اور فرمایا ایسی قوم جو عورت کو سربراہ بنائے کبھی فلاح نہیں پائے گی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عورت پردہ' اس کی آواز پردہ غیر مردوں کے ساتھ بیٹھنا ممنوع تو عورت پھر کس طرح قوم و ملت کی نگہبانی اور حکومت کر سکتی ہے۔ افسوس آج غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی مسلمان عورتوں میں بھی یہ گناہ کی باتیں آ گئی ہیں۔ ان کیلئے شریعت کہاں۔ ان کی جنت اور مزے کا محل یہی دنیا ہے۔ ہمارے لئے شریعت ہے۔ خدا عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قانون ہے۔ اس کے ماتحت چلنا ہے۔ اللہ عزوجل کو حساب دینا ہے۔ اے ہماری اسلامی بہنوں' آج صبر کرلو اور کل جنت کی نعمتوں کو حاصل کرلو ورنہ بے پردگی کی سزا برداشت کرنی ہوگی۔

باریک دوپٹہ کا حکم

حدیث نمبر 21: حضرت ام علقمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئیں تو ان پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ ڈالا اور موٹا دبیز دوپٹہ ان کو پہنایا دیا۔ [مشکوٰۃ شریف' صفحہ 377]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایسا باریک کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہئے جس سے بال اور جسم کی رنگت نظر آئے۔ اسی لئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گناہ سے بچانے کیلئے اسے پھاڑ ڈالا۔

ٹخنوں سے نیچا کپڑا عورتوں کو ممنوع نہیں

حدیث نمبر 22: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم' فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تکبر و بڑائی کی وجہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا اللہ عزوجل اس پر قیامت کے دن نگاہ کرم نہیں فرمائے گا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عورتیں اپنا کپڑا کس طرح رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں ایک بالشت (Span) بھر رکھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر اس سے بھی پیر کھلے رہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ہاتھ بھر نیچے رکھے اس سے زائد نہیں۔

[ترمذی شریف' صفحہ 206]

تشریح وتوضیح: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں عورتوں کو ٹخنے سے نیچے کپڑا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان کیلئے زیادہ پردہ پوشی ہو سکے لیکن آج عورتیں اس طرح کی شلواریں پہنتی ہیں کہ ان کے ٹخنے نظر آتے ہیں لہٰذا ہماری اسلامی ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کو اس حدیث مبارکہ پر عمل کرنا چاہئے۔

گھنگھرو دار زیور پہننے والی عورت

حدیث نمبر 23: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ

جس میں ہے کہ اللہ عزوجل گھنگھرو کی آواز کو ایسے ناپسند (Disapproved) کرتا ہے اور آواز والے گھنگھرو صرف ملعون عورت ہی پہنتی ہے۔

[کنزالعمال' جلد 16' صفحہ 164]

تشریح وتوضیح: عورت خود بھی پردہ ہے۔ عورت کی آواز بھی پردہ ہے اور عورت کے جسم سے متعلق تمام امور پردہ ہیں۔ اسی طرح بجنے والا زیور اولاً تو یہ جانوروں کی خاصیت ہے کہ جانور کے پیر یا گلے میں گھنگھرو ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جانور اس سے مست رہے لیکن انسان کی شرافت اس سے بالاتر ہے اس لئے ہماری ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کو ایسے زیور سے بچنا چاہئے کیونکہ حدیث مذکورہ میں ایسی عورت کو ملعون کہا گیا ہے۔

عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی

حدیث نمبر 24: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں رہنے والی عورتیں کم ہوں گی (یعنی مردوں کے مقابلہ میں عورتیں جہنم میں زیادہ ہوں گی)۔[بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783]

حدیث نمبر 25: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور راحت العاشقین' سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں بیشتر فقراء کو پایا اور جہنم کو دیکھا تو اس میں زیادہ عورتوں کو پایا۔

[بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783]

عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ

حدیث نمبر 26: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ کس وجہ سے؟ حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناشکری کی وجہ سے پوچھا گیا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے ان کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں

کہ تم پوری زندگی احسان کرتے رہو۔ پھر تم سے کوئی (ناراضگی والی) بات ہو جائے تو کہہ دیں گی۔ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ [بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783]

تشریح و توضیح: اے ہماری اسلامی بہنوں ناشکری اور احسان فراموشی ان دونوں چیزوں سے توبہ کرلو۔ اللہ عزوجل نے جیسا خاوند کا مقدر کیا ہے۔ اگر اس سے تکلیف اور پریشانی ہو تو صبر اور شکر کی زندگی گزار لو۔ انسان کی ساری خواہشیں دنیا میں پوری نہیں ہوتیں۔ شوہر کی طرف سے جو مل جائے اس کی قدر کرو اور کبھی غلطی سے بھی یہ نہ کہو ہم کو کیا ملا۔ ہم کو آرام نہیں پہنچا بلکہ یہ کہو کہ اللہ عزوجل تیرا شکر ہے اس پر جو تو نے ہمیں دیا۔

بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں

بیوی اپنے مرحوم (Dead) شوہر کو غسل دے سکتی ہے مگر اس کی صورت ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ "عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا جس نے اس کے نکاح سے نکل جائے۔

[بہار شریعت' حصہ 4' صفحہ 134]

خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں

خاوند اپنی مرحومہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ فقہائے کرام علیہم رضوان فرماتے ہیں کہ "عورت مر جائے تو خاوند نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔ [بہار شریعت' جلد 4' صفحہ 135]

خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے' اس میں کیا حکمت ہے

خاوند اپنی بیوی کو نہیں نہلا سکتا جبکہ بیوی اپنے خاوند کو نہلا سکتی ہے۔ اس میں حکمت (Philosophy) یہ ہے کہ شوہر کا مرنے کے فوراً بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ عورت کا عدت تک بعض احکام میں نکاح باقی رہتا ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ

الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں' اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نکاح منقطع ہو جاتا (یعنی ٹوٹ جاتا) ہے اور عورت جب تک عدت میں ہے۔ اپنے شوہر ہ و مردہ کا بدن چھو سکتی ہے۔ اسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن ہو چکی ہو۔ اس لئے کہ عدت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نکاح باقی رہتا ہے (طلاق بائن' یعنی ایسی طلاق جس میں دوبارہ نکاح کی ضرورت ہو صرف رجوع کر لینے سے کام نہ چل سکتا ہو۔

[فتاویٰ رضویہ' جلد 22' صفحہ 234]

باب نمبر 3

نکاح کی اہمیت اور فضائل و برکات

نکاح کا معنی

حضرت علامہ ابن منظور (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں ازہری نے کہا ہے کہ کلام عرب میں نکاح کا معنی عمل ازدواج ہے اور تزوج (یعنی شادی) کو بھی نکاح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عمل ازدواج کا سبب ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ نکاح کا اطلاق عمل ازدواج پر ہوتا ہے اور کبھی عقد پر بھی نکاح کا اطلاق ہوتا ہے۔ (لسان العرب' جلد۲' صفحہ۴۲۶)

نکاح کرنا نبیوں اور رسولوں کی سنت مبارکہ ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں سنت انبیاء (علیہ السلام) سے ہیں۔

(i) حیاء کرنا (ii) عطر لگانا (iii) مسواک کرنا اور (iv) نکاح کرنا

(ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۵۵۲' ابواب النکاح رقم ۱۰۷۰) (مشکوۃ شریف جلد ا' صفحہ ۹۲ کتاب الطہارت رقم ۶)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ نکاح کرنا صرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہیں بلکہ دوسرے انبیاء (علیہ السلام) کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

نکاح کی اقسام

صاحب روح المعانی حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نکاح کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''(i) اگر مرد کو یقین ہو کہ اگر اس نے نکاح نہیں کیا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔ (ii) اگر مرد پر غلبہ شہوت ہو تو غلبہ

شہوت کے وقت نکاح کرنا واجب ہے۔ (iii) مزید لکھتے ہیں کہ اسی طرح نہایہ میں لکھا ہے یہ اس وقت ہے کہ جب وہ مہر ادا کرنے اور بیوی کا خرچ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو ورنہ نکاح نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ نکاح سنت مؤکدہ ہے اور اس کے ترک سے انسان گنہگار ہوگا اور جب اسے مہر' بیوی کے خرچ اور عمل ازدواج پر قدرت ہو اور وہ پاکیزگی اور اولاد کے حصول کیلئے نکاح کرلے تو اس کو ثواب ملے گا۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۶' صفحہ ۱۹۶)

نکاح کے فضائل

نکاح کرنے شادی کرنے کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر 2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین مرد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حجروں کے نزدیک آئے تاکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم بھلا کس قد کاٹھ کے مالک ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے لگے جبکہ ان کی تو ہر اگلی پچھلی لغزش (اگر اس کا کوئی وجود ہو تو) معاف فرمادی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا اور کسی ایک دن کا بھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اسی دوران حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے حالانکہ خدا کی قسم' میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں اس کے باوجود میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں۔

''نماز (راتوں کو) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں نیز عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پس جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

(بخاری شریف جلد ۳' صفحہ ۵۵ کتاب النکاح رقم ۵۶' مسلم شریف جلد ۳' صفحہ ۸۰۷' کتاب النکاح رقم

۳۲۹۹، مشکوۃ شریف جلد ۱، صفحہ ۴۷، باب الاعتصام بالکتاب رقم ۶، الترغیب والترھیب جلد ۳، صفحہ ۴۳)

حدیث نمبر 3: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے لہٰذا جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس نے مجھ سے منہ موڑا۔

(مسند ابو یعلی، فتح الباری شرح بخاری شریف جلد ۹، صفحہ ۱۱۱، کتاب النکاح، احیاء العلوم جلد ۲ باب النکاح صفحہ ۴۱)

حدیث نمبر 4: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگدستی (Poverty) کے ڈر سے شادی نہ کی وہ میری امت سے نہیں ہے۔ (مسند فردوس، احیاء العلوم جلد ۲، صفحہ ۴۱ باب النکاح)

سنت پر عمل کے فضائل

حدیث نمبر 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری امت کے بگڑتے وقت میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس کیلئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

(طبرانی اوسط جلد ۵، صفحہ ۳۱۵، رقم ۵۴۱۴، حلیۃ اولیاء جلد ۸، صفحہ ۲۰۰، مسند الفردوس جلد ۴، صفحہ ۱۹۸، رقم ۶۶۰۸، مشکوۃ شریف جلد ۱، صفحہ ۴۱، رقم ۶۵، مجمع الزوائد جلد ۱، صفحہ ۱۷۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰)

حدیث 6: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ تین مرتبہ فرمایا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خلفاء وہ ہیں جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں۔ (ابن عساکر جلد ۵۱، صفحہ ۴۶، کنز العمال جلد ۱۰، صفحہ ۲۲۹، رقم ۲۹۲۰۹)

حدیث 7: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس

نے مجھے نزدیک کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔

(ترمذی شریف جلد ۲، صفحہ ۲۴۱، ابواب علم رقم ۵۷۶)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی بھائیو! احادیث مذکورہ میں سنت پر عمل کرنے والوں کیلئے رحمت الٰہی کے انعامات کا ذکر ہے کہ جو حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کیلئے فرما رہے ہیں کہ جو سنت پر عمل کرے گا اس کو تین سو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل کرے گا اس پر اللہ عزوجل کی رحمت کا نزول ہو۔ ایک دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنت پر عمل کرنے والوں کے متعلق ایک مرتبہ نہیں بلکہ راوی فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ دعا فرمائی اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ اے سنت پر عمل کرنے والو تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے مژدۂ جنت مبارک ہو۔

نصف ایمان مکمل کرنے کا نسخہ

حدیث نمبر 8: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اولاد آدم کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہو گیا اور نصف باقی میں اللہ عزوجل سے ڈرے۔

(مجمع الزوائد جلد ۴، صفحہ ۲۵۵، الترغیب والترہیب جلد ۳، صفحہ ۴۲، مشکوٰۃ شریف جلد ۲، صفحہ ۱۵۰، کتاب النکاح رقم ۱۷، شعب الایمان جلد ۴، صفحہ ۳۸۲، رقم ۵۴۸۶، فتاوی رضویہ جلد ۱۲، صفحہ ۲۸۹ باب النکاح)

تشریح و توضیح: معلوم ہوا کہ نکاح کرنے سے بندے کا نصف ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کی نظر رحمت دولہا و دلہن پر

حدیث نمبر 9: حضرت میسرہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ

راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد (دولہا) اپنی بیوی کو دیکھتا ہے اور بیوی (دلہن) اپنے خاوند کو دیکھتی ہے تو اللہ عزوجل ان دونوں کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جب خاوند اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں (دولہا، دلہن) کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ انگلیوں کے درمیان سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

(جامع صغیر جلد۱، صفحہ۱۲۲، رقم ۱۹۷۷)

تشریح وتوضیح: نکاح کرنے کی، شادی کرنے کی کتنی برکت ہے کہ اللہ عزوجل دولہا، دلہن دونوں کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کے علاوہ ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

نکاح کے فوائد

نکاح کے بہت سے روحانی وجسمانی فائدے ہیں۔ نکاح کے فوائد میں درج ذیل فائدے بھی شامل ہیں۔ مثلاً نسل انسانی کی افزائش، قوم وملت کی بقا، معاشرہ کا قیام، باہمی تعلقات میں ہمیشگی، نکاح سے شادی سے دل ونگاہ کی حفاظت، ایمان کی تقویت، اخلاق وعادات کی اصلاح، شہوت پرستی اور محض جنسی لطف اندوزی کا خاتمہ، خیالات کی پاکیزگی، نفسانی جذبات پر کنٹرول اور عزتوں کا تحفظ یہ نکاح ہی کی مرہون منت ہیں۔ اس کے علاوہ اے مستقبل کے دولہا میاں نکاح دلوں کا چین، روح کی تسکین، زندگی کا سہارا، امید کی کرن اور عفت کا نشان ہے۔ اس کے ساتھ لوگوں میں پیدا ہونے والی برائیوں کا خاتمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے اور اس کے علاوہ نکاح سے زناکاری وبدکاری جیسی لعنت (Reproach) جو دین ودنیا کی بربادی کا سبب ہے ختم ہوسکتی ہے۔ اس لئے دین اسلام نے نکاح کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور یہ نکاح کے ہم نے مختصر وجامع فوائد بیان کئے ہیں۔ آئیے نکاح کے فائدے بالتفصیل پڑھئے اور ان پر عمل کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

حدیث نمبر 10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد چاہتا ہے کہ میں اللہ عزوجل سے

پاک وصاف ہوکرملوں تواس کو چاہئے کہ آزادعورتوں سے نکاح کرے۔

(مشکوۃ شریف جلد۲' صفحہ ۱۴۹' کتاب النکاح رقم ۱۵' جامع صغیر جلد۲' صفحہ ۵۱۱' رقم ۸۳۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! یہی اعزاز حاصل کرنے کیلئے......

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی رہتے ہوں تو میں پسند کروں گا کہ میری شادی ہو جائے تا کہ میں اللہ عزوجل کے دربار غیر شادی شدہ نہ جاؤں۔ (احیاء العلوم جلد۲' صفحہ ۲۳ کتاب النکاح)

یہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جذبۂ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حکایت: ایک عابد یعنی عبادت گزار شادی شدہ تھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا سلوک (Behaviour) کیا کرتا تھا۔ اس کی بیوی فوت ہوگئی تو اس کے رشتہ داروں نے اس عابد کو شادی کرنے کا مشورہ دیا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تنہائی بہت اچھی ہے دل پر سکون رہتا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد اس عابد نے خواب میں دیکھا اور بیان کیا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور کچھ لوگ آسمان سے اتر رہے ہیں اور ہوا میں تیر رہے ہیں اور جب ان میں سے کوئی میرے پاس سے گزرتا تو کہتا کہ ''یہ ہے منحوس'' یہ سن کر دوسرا کہتا ہاں یہی منحوس ہے پھر تیسرا پھر چوتھا یہی کہتا لیکن میں ہیبت کی وجہ سے نہ پوچھ سکا کہ کون منحوس ہے اور جب آخری ان کا میرے پاس سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھ لیا کہ وہ کون منحوس ہے جس کی طرف آپ لوگ اشارہ کر رہے ہیں اس نے کہا وہ آپ ہیں' میں نے اس سے پوچھا میں منحوس کس وجہ سے ہوں اس نے بتایا ہم آپ کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ اٹھایا کرتے تھے لیکن جب سے آپ کی بیوی فوت ہوئی ہے ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ کے اعمال مخالفین کے اعمال کے ساتھ اٹھائیں اور جب اس عابد کی آنکھ کھلی تو کہنے لگے میری شادی کرو میری شادی کرو۔ (احیاء العلوم جلد۲' صفحہ ۲۴ کتاب النکاح)

معلوم ہوا کہ شادی شدہ کے اعمال میں برکت شادی کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔

شادی شدہ کی عبادت میں برکت

حدیث نمبر 11: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم، فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (جامع صغیر جلد ا' صفحہ ۲۷۴' رقم ۴۴۷۳)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنیوالے کی' شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) کا فرمان

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل مجھ پر تین وجہ سے درجے میں بلند ہیں۔ ایک یہ کہ وہ طلب حلال اپنے لئے بھی کرتے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی اور میں صرف اپنے لئے کرتا ہوں دوم یہ کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے شادیاں کی ہیں مگر میں نے شادی نہیں کی سوم یہ کہ وہ مسلمانوں کے امام منتخب ہوئے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۲' صفحہ ۲۴)

نیز

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں بعد وصال دیکھا اور پوچھا آپ کو کیا مقام عطا ہوا۔ فرمایا مجھے ستر بڑے بڑے بلند سے بلند مرتبہ عطا ہوئے ہیں لیکن میں شادی شدہ اولیاء کرام کے درجے کو نہیں پہنچ سکا۔ (احیاء العلوم جلد ۲' صفحہ ۲۴)

نیز

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) نے بعد وصال فرمایا کہ میرے رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر حافی مجھے یہ پسند نہیں کہ تو میرے دربار میں بغیر شادی کے آتا۔

(احیاء العلوم' جلد ۲' صفحہ ۲۴)

معلوم ہوا کہ شادی شدہ ہونا اللہ عزوجل کو محبوب ہے۔

قابل غور بات

پیارے مسلمان بھائیو! ہم مسلمان ہیں اور ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے چاہئے

کہ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو اس میں اچھی اچھی نیتیں کرلیں کیونکہ جیسی نیت ہوگی ویسا اجر ملے گا اور ایک مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمیں چاہئے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے شادی کریں کیونکہ مذکورہ بالا جتنے نکاح کے فضائل وفوائد بیان ہوئے ہیں یہ سب سنت مبارکہ ہی کی برکت سے ہیں۔ ورنہ شادی تو سارے ہی کرتے ہیں۔ ہندو بھی، سکھ بھی، یہودی بھی، عیسائی بھی لیکن ایک مسلمان کا شادی کا انداز ان تمام سے (Different) ہونا چاہئے۔

نکاح کی نیتیں

حدیث نمبر 12: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی نیت عمل سے بہتر ہے۔

(طبرانی کبیر جلد ۶، صفحہ ۱۸۵، رقم ۵۹۴۲)

دو مدنی پھول

۱- بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۲- جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

نکاح کرنے والے کو چاہئے کہ اچھی اچھی نیتیں کرے تاکہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہوسکے۔

۱- سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کروں گا۔

۲- نیک عورت سے نکاح کروں گا۔

۳- اچھی قوم میں نکاح کروں گا۔

۴- اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا۔

۵- اس کے ذریعے شرمگاہ کی حفاظت کروں گا۔

۶- خود کو بدنگاہی سے بچاؤں گا۔

۷- محض لذت یا قضائے شہوت کیلئے نہیں حصول اولاد کیلئے تخلیہ کروں گا۔

۸- ملاپ سے پہلے "بسم اللہ" اور مسنون دعا پڑھوں گا۔

۹-حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اضافے کا ذریعہ بنوں گا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۳، صفحہ ۳۸۵)

اگر نکاح سے قبل اچھی اچھی نیتیں کر لیں گے تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ اس پر مثال حکایت ذیل ہے۔

حکایت: ایک شخص اپنے مکان میں روشن دان بنا رہا تھا وہاں سے کسی اللہ والے کا گزر ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا کر رہا ہے اس مالک مکان نے کہا روشن دان بنا رہا ہوں تاکہ ہوا آیا کرے۔ یہ سن کر اللہ والے بزرگ نے فرمایا ارے بندہ خدا کیوں نیت نہیں کرتا کہ روشن دان بناؤں تاکہ اذان کی آواز آیا کرے اور پھر بے ہوا جھونکے میں آجایا کرے گی۔ لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ جو کام کرے، سنت جان کر کرے، شادی کرے تو اتباع سنت کی نیت سے کرے جبھی تو ثواب زیادہ ہوگا۔

سنت مبارکہ کی برکت

اور یہ سنت مبارکہ ہی کی برکت ہے کہ ہمارے امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک نکاح کرنا عبادت میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۲، صفحہ ۲۱)

یعنی ایک مسلمان شادی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کی نفلی عبادت میں مشغول ہے رات کو جاگ کر عبادت کرتا ہے دن کو روزہ رکھتا ہے دوسرا مسلمان جس نے سنت کے مطابق شادی کی ہے لیکن وہ راتوں کو قیام نہیں کرتا ہے اور نفلی روزے نہیں رکھتا تو یہ دوسرا اس پہلے سے افضل ہے کیونکہ اس دوسرے نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنایا ہے۔

فوائد نکاح سے ایک فائدہ نیک اولاد

حدیث نمبر ۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل جنت میں کسی مومن بندے کے درجے بلند کرتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے یا اللہ عزوجل یہ میرے درجے کس وجہ

سے بلند کئے گئے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے بندے تیرے بیٹے نے تیرے لئے دعا واستغفار کی ہے۔ اس وجہ سے تیرے درجے بلند کیے گئے ہیں اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اے بندے تیرے درجے بلند اس لئے کئے گئے ہیں کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے بلند درجات کی دعا کی ہے۔

(سنن الکبریٰ، بیہقی جلد ۷، صفحہ ۷۹، کشف الغمہ جلد ۲، صفحہ ۵۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰، صفحہ ۳۹۷)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر انسان نیک اولاد چھوڑ جائے تو یہ بہت بڑا انعام ہے بندے کیلئے اور یہ سب کس سے ہے یہ سب نکاح کے فوائد وثمرات میں سے ہے۔

شادی نہ کرنے والے مردوں اورعورتوں پر لعنت

حدیث نمبر ۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو کہتے ہیں کہ ہم شادی نہیں کریں گے۔ اسی طرح ان عورتوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو جو کہتی ہیں شادی نہیں کروں گی۔ (کنز العمال جلد ۱۶، صفحہ ۱۶۷)

ازدواجی زندگی کا پہلا قدم

شادی کیلئے نیک بیوی کا انتخاب کرنا

کسی بھی انسان کا اپنی روزہ مرہ زندگی میں کسی بھی اہم کام میں یا مسئلہ میں قول کرنا یعنی کہ اپنی رائے کا اپنے لئے یا اپنے گھر والوں کیلئے یا اپنے خاندان والوں کیلئے یا اپنے اردگرد کے معاشرے کے لوگوں کیلئے اظہار کرنا اور اسی پر قائم رہنا ایک مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے اور اسی طرح ازدواجی زندگی کا پہلا قدم مرد کا اپنی مستقبل کی ازدواجی زندگی گزارنے اور بسر کرنے کیلئے نیک بیوی کا انتخاب کرنا بھی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس میں جلد بازی کرنا بہت نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے اور اسی طرح اس معاملہ میں مرد کا مایوس ہونا اور کم ہمت ہونا بھی زہر قاتل ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے معاشرے میں ہوتا ہے کہ اگر کسی مرد کا رشتہ دو چار جگہ پر گیا اور وہاں سے جواب ہاں میں نہیں ملا تو اکثر گھروں کے لوگ' خاندان کے لوگ مایوس و ناامید ہو جاتے ہیں کہ اب کون دے گا رشتہ' سارے خاندان میں چھان بین کر لی' اب تو کوئی نہیں رشتہ' لہٰذا اب کوئی لڑکی بھی مل جائے چاہے اس کے لئے غیر مناسب (Unsuitable) ہی کیوں نہ ہو' رشتہ کر دو اسی طرح اچھے بھلے پڑھے لکھے نوجوان کا نکاح ایسی لڑکی سے کروایا جاتا ہے جو کسی بھی طرح سے اس کیلئے مناسب نہیں ہوتی۔ پھر ہوتا کیا ہے کہ ساری زندگی میاں بیوی کی آپس میں ان بن' لڑائی جھگڑے اور اللہ عزوجل نہ کرے مار پیٹ اور طلاق و خلع تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور نہ ہونے کا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے دقیق مسئلہ میں یعنی نیک بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں لڑکے کو چاہئے کہ خود بھی ہمت سے کام لے اور گھر والوں کی بھی حوصلہ افزائی کرے اور انہیں مایوس بھی نہ ہونے دے اور اللہ عزوجل

سے اچھے رشتے کی امید رکھتے ہوئے احکام الٰہی کی پابندی کے ساتھ خلوص دل سے دعا مانگتا رہے اور گھر والوں کو بھی از خود چاہئے کہ ہمت و کوشش کرتے ہوئے ٹھنڈے دل سے خوب غور و خوص کر کے اچھی طرح چھان بین کر کے رشتہ طے کریں۔

نیک بیوی کے انتخاب کیلئے چند مدنی پھول

۱- سب سے پہلا کام صلوٰۃ الحاجت کم از کم دو رکعت' ورنہ جتنی اللہ عزوجل توفیق دے پڑھیں اور پڑھیں۔ اس وقت جو مکروہ اور ممنوع اوقات نہ ہوں پھر خوب عاجزی و اخلاص سے رو رو کر اللہ عزوجل سے دعا مانگیں اور بار بار مانگیں کہ ''یا اللہ عزوجل میں شادی کرنا چاہتا ہوں اپنے فضل و کرم سے مجھے نیک بیوی عطا کر'' اور اس کے علاوہ یہ دعا بھی مانگ سکتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

''اے اللہ عزوجل میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لئے بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے میری حفاظت فرما''۔ (کنز العمال شریف جلد۲' صفحہ ۸۵' رقم ۳۷۱۰)

۲- اور دوسرا یہ کہ اس معاملے میں کسی ایسے شخص سے مشورہ لینا ضروری ہے کہ جو نیک و صالح اور دیندار ہو اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس کام کے بارے میں آپ مشورہ لینا چاہتے ہیں اس شخص کو اس کام کا کچھ تجربہ بھی ہو۔

نماز استخارہ کی اہمیت اور فضیلت

بعض اوقات آدمی کو اپنے کام میں یہ تردد و تذبذب ہوتا ہے کہ کروں یا نہ کروں مثلاً سفر بیرون ملک جانا یا کسی رشتہ کو قبول کرنا چاہتا ہے یا نکاح و شادی بیاہ وغیرہ ایسی ہی کوئی تقریب انجام دینا چاہتا ہے لیکن دل میں طرح طرح کے وسوسات و خیالات آتے ہیں۔ آدمی گھبرا جاتا ہے کہ کیا کروں' کیا نہ کروں۔ ایسے موقعوں کیلئے شریعت میں نماز استخارہ آئی ہے۔ اس نماز کا پڑھنے والا وہ مرد ہو یا عورت گویا کہ یہ اپنے رب عزوجل سے مشورہ لینا ہے اور نماز استخارہ کا مطلب بھی یہی ہے کہ اللہ عزوجل سے بھلائی طلب کرنا یعنی جب کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو کرنے سے پہلے استخارہ کرے۔ استخارہ کرنے والا گویا یا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ اے

علام الغیوب عزوجل مجھے اشارہ فرمادے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟

(ماخوذ فیضان سنت قدیم صفحہ ۱۰۴۵، سنی بہشتی زیور صفحہ ۲۲۵)

طریقۂ استخارہ

پہلے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور اسی طرح دو رکعت پوری کرنے کے بعد سلام پھیر کر پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

"اے اللہ عزوجل میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اے اللہ عزوجل اگر تیرے علم میں یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین وایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کردے اور میرے لئے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے برکت کردے۔ اے اللہ عزوجل اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین وایمان میری زندگی اور میری انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس

سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لئے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کر دے''۔

(ترمذی شریف جلد۱ صفحہ۲۹۲ ابواب الوتر رقم ۴۶۳ ابن ماجہ شریف صفحہ ۹۵ ابواب اقامۃ الصلوۃ رقم ۱۳۸۱)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ کم از کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر با طہارت قبلہ رو سو رہے۔ دعا کے اول آخر سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھے۔ پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ (Divination) کرنے میں اگر خواب کے اندر سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے بہتر ہے اور اگر سرخی (یا سیاہی) دیکھے تو برا ہے۔ (درمختار جلد۱ صفحہ۴۶۱)

حدیث نمبر۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے (ہمیں) تمام کاموں میں استخارہ سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ (ترمذی شریف جلد۱ صفحہ۲۹۲ ابواب الوتر رقم ۴۶۳)

حدیث نمبر۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہم کاموں میں استخارہ کر لیتا ہے وہ خسارے میں نہیں رہتا۔ نقصان اور ندامت سے بچ جاتا ہے اور اپنے کیے پر نادم نہیں ہوتا۔

(جامع صغیر جلد۲ صفحہ۴۸۲ رقم ۷۸۹۵ طبرانی اوسط رقم ۶۶۲۳)

تشریح و توضیح: معلوم ہوا کہ انسان استخارہ کرنے سے خسارے سے بچ جاتا ہے اور استخارہ سے انسان اللہ عزوجل سے مشورہ طلب کرتا ہے کہ فلاں کام کروں کہ نہ کروں اسی لئے تو حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اہم کاموں میں استخارہ کر کے کام کیا وہ کبھی خسارے اور نقصان میں نہیں ہوگا اور شادی انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو ہوتا ہے اس لئے اس کیلئے بھی ہمیں استخارہ کر لینا چاہئے۔

حدیث نمبر۱۵: حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکمل و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکاح کر سکتا ہو پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں''۔

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۹)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بھائیو! معلوم ہونا چاہئے کہ عورتوں اور مردوں کیلئے جو اللہ عزوجل نے شادی و نکاح مشروع کیا ہے اس میں دین اور دنیا کے بہت سے مصالح اور ضروریات پوشیدہ ہیں۔ شادی شدہ انسان بہت سی برائیوں اور نقصانات اور پریشانیوں اور مختلف قسم کی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ سب سے اہم فائدہ تو ظاہر ہے کہ دل اور آنکھ کی بیماریوں سے اس میں نجات ہے۔ صرف عورت ہی نہیں مرد بھی بیوی کا محتاج ہے۔ خصوصاً گھریلو نظام مرد نہیں چلا سکتا۔ معاشرتی تجربہ (Experience) گواہ ہے۔ مرد کی ابتدا میں تو زندگی والدہ' بہنوں وغیرہ کی مدد و تعاون سے گزر جاتی ہے۔ مگر ان کے گزرنے کے بعد یا پھر آخری زندگی میں سخت پریشانی ہوتی ہے۔ وقت پر کھانا' بیمار پڑنے کی صورت میں دوا اور پرہیز کا نظام وغیرہ کی ضروریات میں مرد کو سخت پریشانی ہوتی ہے۔ پھر اس وقت انسان زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ شادی کا مقصد صرف اور صرف خواہشات کی تکمیل ہی نہیں ہوتی بلکہ نظام زندگی اور صحت کو سنبھالنے کیلئے اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے جو شادی نہیں کرتا وہ بڑھاپے میں اولاد کے تعاون اور اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ ہماری شریعت میں شادی کرنا سنت اور عبادت ہے۔ اس وجہ سے شادی نہ کرنے والے مردوں اور عورتوں پر حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

حکایت: ایک نیک اور صالح آدمی کو نکاح کی پیشکش کی جاتی تو وہ انکار کر دیتے کچھ دنوں کے بعد وہ خواب سے بیدار ہوئے تو فرمانے لگے میری شادی کر دو۔ اہل خاندان و احباب نے شادی کرنے کے بعد استفسار کیا کہ حضرت پہلے تو آپ شادی سے نکاح سے انکار کرتے رہے اور پھر خود ہی فرمایا کہ میری شادی کر دو اس کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہے اور مخلوق خدا اکٹھی ہے میں بھی ان میں ہوں مجھے سخت اور تباہ کن پیاس لگی ہے بلکہ ساری مخلوق پیاس سے تڑپ رہی ہے اچانک دیکھا کہ کچھ بچے آ گئے ان پر نور کے رومال ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے جگ اور سونے کے گلاس ہیں۔ وہ بچے ایک ایک مرد کو پانی پلا رہے ہیں لیکن کچھ لوگوں کو چھوڑے جا رہے ہیں۔ میں نے ایک بچے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا مجھے

بھی پانی پلاؤ مجھے پیاس ہلاک کر رہی ہے یہ سن کر اس بچے نے کہا کہ ہم میں آپ کا کوئی نہیں ہے ہم تو اپنے والدین کو پانی پلاتے ہیں۔ میں نے پوچھا تم کون ہو اس بچے نے بتایا ہم مسلمانوں کے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ اور جب بیدار ہوا تو آپ احباب سے کہا کہ میری شادی کر دو۔ یہ اس لئے ہے کہ شاید کہ اللہ عزوجل مجھے بھی بیٹا عطا کرے اور وہ بچپن میں فوت ہو جائے اور میرے لئے آگے کا سامان یعنی روز قیامت پانی پینے کا سبب بن جائے۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۸)

حضور کے ساتھ جنت میں داخلہ

حدیث نمبر ۱۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کی نماز اچھی ہو اور اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں مال کی قلت ہو اور وہ مسلمان غیبت سے بچا رہے وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا جیسے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۳)

معلوم ہوا جس کے اہل و عیال زیادہ ہوں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور اہل و عیال کا زیادہ ہونا شادی ہی سے ممکن ہے۔

شادی بدنگاہی اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ

حدیث نمبر ۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوانو! جو کوئی تم میں سے نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ شادی کر لے کیونکہ شادی کرنے سے انسان بدنگاہی اور بدکاری سے بچ جاتا ہے اور اگر کسی کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے کیونکہ روزے (فعل مذکورہ سے) بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

(بخاری شریف جلد ۳ کتاب النکاح رقم ۵۹، مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ کتاب النکاح رقم ۱، الترغیب والترہیب جلد ۳ صفحہ ۴۰ کتاب النکاح)

تشریح و توضیح: معلوم ہوا کہ شادی کرنا اور نکاح کرنا بدنگاہی اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

تشریح و توضیح: اس آخری حدیث مبارکہ میں حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے دو جامعہ ترین فوائد بیان فرما کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے کہ یہ دونوں یعنی نظر اور فرج یعنی شرمگاہ کی حفاظت انسان کو سینکڑوں گناہوں سے بچا سکتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پاکیزہ سنت اور بھی ہزاروں فوائد اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے مگر یہ فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کو سنت سمجھ کر اسلامی طریقہ کے مطابق اس پر عمل کیا جائے۔ نفسانی خواہشات اور بری رسومات کو اس میں دخل نہ ہو۔

چند قابل قدر لمحات

یوں تو انسان کی ساری زندگی ہی قرآن وسنت کے مطابق ہونی چاہئے مگر چند لمحات و مواقع ایسے ہیں جن کا اولاد کے وجود میں آنے سے پہلے لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اولاد کی پرہیزگاری ان امور سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔

۱- نیک عورت کا انتخاب

قابل غور بات ہے کہ عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کیلئے عمدہ زمین کا انتخاب (Choice) کیا جائے۔ ماں بچے کیلئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ ماں کی اچھی یا بری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ متعدد احادیث کریمہ میں مرد کو نیک، صالح اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ''ایک اس کا مال، دوسرا اس کا حسب نسب، تیسرا اس کا حسن و جمال اور چوتھا اس کا دین''۔ پھر فرمایا ''تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو''۔

(بخاری شریف جلد ۳، صفحہ ۶۴، کتاب النکاح رقم ۸۱)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ میں حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے انتخاب کے وقت اس میں جن صفات کا دیکھنا ضروری ہے ان کو مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

۱- اس کا مال

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتخاب بیوی کے وقت جن چیزوں کو پسندیدہ قرار دیا ہے ان میں سب سے پہلے عورت کے مال کو بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کا مال دیکھ کر شادی کرنی چاہئے۔ اس سے عورت کا مالدار ہونا یا اس کے والدین کا مالدار ہونا مراد ہے تا کہ اگر لڑکے کو کوئی پریشانی بن جائے یا رقم وغیرہ کی ضرورت بن جائے تو اس کے کام آ سکے لیکن اگر لڑکی کا صرف اور صرف مال دیکھ لیا جائے اور باقی تینوں باتوں کو اگر مدنظر نہ رکھا جائے تو بے شمار خرابیاں لازم آئیں گی۔ سب سے پہلے تو دین سے بے پرواہ ہو کر صرف مال و دولت کی بنا پر شادی کرنا حماقت (Stupidity) ہے۔ کیونکہ دولت تو ایک ڈھلتا سایہ ہے اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔ صبح کا بادشاہ شام کو فقیر اور شام کا فقیر صبح کو بادشاہ ہو سکتا ہے۔

لیکن اگر لڑکی والے مالدار ہوں تو غریب کا لڑکا ان کا غلام اور خادم بن کر رہ جاتا ہے اور اگر دونوں دولت کے نشے میں مدہوش ہوں تو نت نئے فتنے اور فساد ظاہر ہوتے ہیں حتیٰ کہ لڑائی جھگڑے بلکہ طلاق تک نوبت آ جاتی ہے۔ پھر ساری دولت عدالتوں کی ملک ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسی لئے تو حضور مصلح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر ۱۹: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کے مالدار ہونے کی وجہ سے نکاح نہ کرو ہو سکتا ہے ان کا مال نہیں (یعنی میاں بیوی کو) طغیاں در سرکشی میں مبتلا کر دے۔ عورتوں سے دینداری کی بنا پر نکاح کرو۔

(بیہقی شریف جلد ۷ صفحہ ۱۲۹، کنز العمال جلد ۱۶، صفحہ ۳۰۴)

اس حدیث مبارکہ کے علاوہ ایک اور جگہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے وہ یہ کہ

حدیث نمبر ۲۰: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت کے ساتھ اس کی عزت (اور مرتبے) کی وجہ سے شادی کی (تا کہ اس کی وجہ سے خود بھی معزز ہو جائے) تو اللہ عزوجل سے معزز کی بجائے) ذلیل کرے گا اور جس نے کسی عورت کے ساتھ اس کے مال کی وجہ سے شادی کی (تا کہ اس کی وجہ سے خود بھی مالدار ہو جائے) تو اللہ عزوجل اسے (مالدار کی بجائے) محتاج کرے گا۔

(کنز العمال، جلد ۱۶، صفحہ ۳۰۱)

مذکورہ دونوں حدیثوں سے واضح ہو گیا کہ مال و دولت کے لالچ میں کی ہوئی شادی نفع بخش نہیں ہو سکتی اور پھر اس میں ایک اور فتنے کا بھی اندیشہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مال و دولت کی تلاش شادی میں تاخیر کا سبب بھی بن سکتی ہے جس کے نتائج بہت برے نکلتے ہیں۔

جوان اولاد جب نفسانی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتی تو حرام کاری اور بدکاری جیسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان کی دولت کو کمزور کر بیٹھتی ہے بلکہ جسمانی امراض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شادی کے قابل بھی نہیں رہتی۔ پھر حرام کاری کی وجہ سے صرف اولاد ہی نہیں بلکہ والدین بھی گناہگار ہوں گے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

حدیث نمبر ۲۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہو تو چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اور اگر لڑکا بالغ ہو گیا اور باپ نے اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس لڑکے کا گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہو گا۔

(مشکوۃ شریف جلد ۲، صفحہ ۱۵۷، کتاب النکاح رقم ۱۲، شعب الایمان جلد ۶، صفحہ ۴۰۱، رقم ۸۶۶۶)

اسی طرح لڑکی کے متعلق ارشاد ہے کہ

حدیث نمبر ۲۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور آمنہ

لال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس لڑکی سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو وہ گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد۲' صفحہ۱۵۷' رقم ۱۳' شعب الایمان جلد۶' صفحہ۴۰۲' رقم ۸۶۷۵)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ باپ نے اگر اپنی بالغ اولاد کی شادی میں تاخیر کی تو اسے بدلے میں اولاد سے جن گناہوں کا صدور ہوگا اس میں باپ بھی مجرم ہے کہ اس نے اولاد کی شادی میں بلاوجہ تاخیر کی اور جوان اولاد اپنی نفسانی خواہشات پر قابو نہ پانے کی وجہ سے گناہ کی مرتکب ہوئی اور اگر ان کی شادی کر دی جاتی تو عین ممکن تھا کہ ایسا نہ ہوتا۔

افسوس (Perentance) آج کل دنیوی رسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشق مجازی بھی پروان چڑھتا ہے اور بے شمار گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش کوئی ایسا مدنی رواج قائم ہو جائے کہ بچہ اور بچی جوں ہی بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھیں ان کے نکاح ہو جایا کریں کہ ان شاء اللہ عزوجل اس طرح ہمارا معاشرہ بے شمار برائیوں سے بچ جائے گا۔

۲۔حسب ونسب

حدیث مذکورہ میں عورت سے شادی کے وقت جن چار چیزوں کا دیکھنا مستحب ہے ان میں عورت کا مال کے بعد جس چیز کا دیکھنا بہتر ہے وہ عورت کا حسب ونسب ہے۔ اس سے مراد عورت کے گھر' خاندان اور آباؤ اجداد کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اس کی تہذیب اور اس کی عقل و دانش سب پر غور کرنا چاہئے کہ اولاد پر اس کا اثر ہوتا ہے اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ

''عورت کے گھر والوں سے یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ آپ کی بیٹی نے کس جامعہ سے تعلیم حاصل کی بلکہ یہ پوچھنا چاہئے کہ اس کا بچپن' جوانی اور دیگر زندگی کیسے گھرانے میں گزری''۔

ہمیں اپنی سوچ مدنی رکھتے ہوئے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ نکاح ایسی لڑکی سے کیا جائے کہ جس کے والدین نیک و صالح ہوں۔ لڑکی کی والدہ اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہو کہ اگر لڑکی کی ماں اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہوگی اور اپنے شوہر سے سچی محبت کرنے والی اور دل سے عزت کرنے والی ہوگی تو ظاہر ہے کہ یہ لڑکی بھی اپنے ہونیوالے شوہر کے ساتھ اسی طرح پیش آئے گی کیونکہ صحبت اثر رکھتی ہے۔ اس لئے شادی دیکھ کر کرنی چاہئے نا کہ صرف مال و دولت' جہیز میں گاڑی' بنگلہ' ویزہ دیکھیں بلکہ لڑکی کی تربیت' شرافت' شرم و حیاء' اخلاق' حرکات و سکنات' دین سے لگاؤ دیکھیں۔ پھر شادی پر آمادہ ہوں ان شاء اللہ عزوجل فائدہ ہوگا۔

۳-عورت کا حسن و جمال

عورت کا مال اور حسب ونسب دیکھنے کے بعد جو دیکھنے والی چیز ہے وہ ہے عورت کا حسن و جمال جو کہ ایک طرح سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ بہت سے مرد حضرات اور ان کے والدین و بہنیں وغیرہ فقط عورت کے ظاہری کیے ہوئے میک اپ کو دیکھ کر ہی راضی ہو جاتے ہیں اور جلدی سے رشتہ کر لیتے ہیں لیکن پھر جب ظاہری میک اپ اترتا ہے اور حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے تو اس وقت اپنے کیے ہوئے فیصلے پر افسوس (Repentance) ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ لڑکی کو میک اپ کے بغیر دیکھا جائے تا کہ بعد میں ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

ایک غور طلب مسئلہ

مرد جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اسے اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ ان دونوں کے درمیان محبت بڑھے۔ اس پر دلیل ذیل حدیث مبارکہ ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جاؤ اسے دیکھ لو۔ کہیں انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔ (یعنی انصاری عورتیں قد کی چھوٹی ہوتی ہیں)

(مسلم شریف جلد ۳' صفحہ ۸۳۳ کتاب النکاح رقم ۳۳۸۱' مشکوٰۃ شریف جلد ۲' صفحہ ۱۵۰' کتاب النکاح رقم ۱۸)

اس حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث میں اس کی وجہ بتلائی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو مجھ سے حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو کہ یہ دیکھنا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث ہوگا۔

(ترمذی شریف کتاب النکاح' ابن ماجہ شریف کتاب النکاح' مشکوٰۃ شریف جلد ۲' صفحہ ۱۵۲' کتاب النکاح رقم ۲۷)

تشریح وتوضیح: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں ''مگر بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور وہ بھی کسی بہانہ (Pretenc) سے کہ عورت کو پتہ نہ چلے تاکہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔ (مزید لکھتے ہیں) دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کہ حسن و قبح چہرے میں ہی ہوتا ہے اور اس سے مراد ہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورتسے دکھوا لینا نہ کہ باقاعدہ عورت کا انٹرویو کرنا''۔ (مراۃ المناجیح جلد ۵' صفحہ ۱۱)

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے میں مذاہب اربعہ

حضرت علامہ نووی (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی حضرت امام مالک' حضرت امام احمد اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو وہ نکاح سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے۔ (شرح صحیح جلد ۱' صفحہ ۴۵۶' مطبوعہ نور محمد کراچی)

جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنے کی ترکیب نہ بن سکے تو اس شخص کو چاہئے کہ اپنے گھر کی کسی عورت کو بھیج کر دکھوا لے وہ آ کر اس کے سامنے سارا حلیہ ونقشہ وغیرہ بیان کردے تاکہ اسے اس کی شکل و صورت کے متعلق اطمینان ہو

جائے۔ (ردالمختار، جلد ۹، صفحہ ۶۱۱)

اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا دیکھ سکتی ہے۔ اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی نیت یہی ہو کہ حدیث مبارکہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (ردالمختار، جلد ۹، صفحہ ۶۱۰)

۴-عورت کا دین

کسی بھی عورت سے نکاح کرتے وقت اس میں سب سے پہلی خوبی دینداری کو دیکھنا چاہئے کہ آیا وہ دین سے کتنی لگن رکھنے والی ہے کیونکہ اگر وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والی ہوگی یعنی اللہ عزوجل کے سارے احکامات کو پورا کرنے والی اور حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اگر زندگی گزارنے والی ہوگی تو اس کے بہت زیادہ فائدے آپ کو حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً ازدواجی زندگی، پائیدار خوشگوار، باوقار اور باہم پیار و محبت سے بھرپور ہوگی۔

آپ دیکھیں گے کہ شادی حقیقتاً خانہ آبادی ڈھیروں خوشیاں لانے کا سبب بنے گی اور آنے والی نسل بھی ایک باشعور اور باپردہ خاتون کی گود میں پرورش پا کر امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم نعمت بن سکتی ہے۔ شادی کیلئے عورت کے انتخاب (Selection) کے وقت سب سے پہلے یہی صفت تلاش کرنا ہر مسلمان کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ یہ بات ہر مرد کو سمجھ لینی چاہئے کہ دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے۔ جو لڑکی کو شوہر، ساس وسسر کے، نندو بھاوج کے غرض کے تمام گھر والوں کے اور ساری دنیا کے لوگوں کے، حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا بھی سکھاتا ہے۔ دین ہی اس کو جھوٹ، وعدہ خلافی، بدتمیزی، غیبت، دغا بازی، فلموں ڈراموں سے نفرت، بے حیائی اور بے وفائی جیسے امور سے بچاتا ہے۔ جس سے زندگی کی گاڑی ٹھیک ٹھیک چلتی ہے۔ دین ہی نفسانی خواہشات اور شیطان کی بات ماننے اور اس کے پسندیدہ کاموں سے روکتا ہے۔ دین ہی بچوں کی اصلاح و تربیت اور ان کو حسن اخلاق و آداب، عزت و شرافت اور شرم و حیا ت سکھلانے میں مددگار بنتا ہے نہ کہ صرف دولت و حسن۔

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! نکاح کا مقصد باہمی موافقت' آپس میں الفت و محبت پر موقوف ہے۔ قیامت کے دن تمام تعلقات ختم ہو جائیں گے اور اگر کوئی اس دن تعلق قائم رہے گا تو وہ دین کا ہی تعلق جو کہ قائم رہے گا۔ اسی لئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ وہ دیندار ہے۔ یعنی دین کی سمجھنے والی ہے کہ نہیں چنانچہ

حدیث نمبر ۲۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ کے بعد مومن کیلئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور (اگر مرد) اسے دیکھے وہ خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے۔ (یعنی خیانت و ضائع نہ کرے)

(ابن ماجہ شریف جلد ۱ صفحہ ۵۲۱' کتاب النکاح رقم ۱۹۲۴)

حدیث نمبر ۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک دنیا استعمال کی چیز ہے لیکن اس کے باوجود نیک اور صالحہ عورت دنیا کے مال و متاع سے بھی افضل و بہترین ہیں۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 521 کتاب النکاح رقم 1922)

حدیث نمبر ۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ساز و سامان کی جگہ ہے اور اس کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۰ کتاب الرضاع رقم ۱۴۶۷' نسائی شریف جلد ۲ صفحہ ۶۹ کتاب النکاح رقم ۳۲۳۲' صحیح ابن حبان جلد ۹ صفحہ ۳۴۰ رقم ۴۰۳۱' مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ رقم ۶۵۶۷' طبرانی اوسط جلد ۸ صفحہ ۲۸۱ رقم ۸۶۳۹)

حدیث نمبر ۲۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں نہ مبتلا کر دے۔ بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان

کے ساتھ نکاح کرو کیونکہ چپٹی ناک اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد ۱ صفحہ ۵۲۱ کتاب النکاح رقم ۱۹۲۶)

حدیث نمبر ۲۹: حضور طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے خاندان میں شادی کرو اس لئے کہ خاندانی اثرات سرایت کرتے ہیں۔

(کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۵ رقم ۴۴۵۵۲)

تشریح و توضیح: معلوم ہوا کہ شادی کے خواہشمند ایسی بیویوں کا انتخاب کریں جو نیک و صالح ماحول میں پلی بڑھی ہوں۔ جنہوں نے ایسے گھر میں پرورش پائی ہو جو شرافت و پاکدامنی کا گہوارہ (Swing) ہو۔ ایسے والدین کی اولاد خاندانی لحاظ سے شریف النفس اور آباؤ اجداد کے لحاظ سے مکرم و محترم ہوں۔ کیونکہ اس کا اثر اولاد پر بھی پڑتا ہے۔

منگنی کے آداب و احکام

عورت کو نکاح کا پیغام اور دعوت دینا اور بات چیت کے بعد شادی کا عہد کرنا اور شادی کی بات پکی پختہ کر لینا منگنی کہلاتا ہے۔ منگنی شادی کرنے کا عہد ہوتا ہے اور اس کے ضمن میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب ایک دفعہ کسی سے پختہ عہد کر لیا جائے تو پھر اس عہد کو توڑنا (Break) جائز نہیں۔ کیونکہ عہد کو توڑنا شرعاً مذموم و بیجا و قابل مواخذہ ہے۔ چنانچہ امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مخطوب منہ (جسے منگنی کا پیغام دیا ہو) کا اپنے اقرار سے پھرنا اور خاطب اوّل کو زبان دیکر دوسرے سے قد تزویج کرنا شرعاً مذموم و بیجا و قابل مواخذہ ہے''۔

(فتاوی رضویہ جلد ۵ کتاب النکاح)

لیکن وعدہ منگنی کا توڑنا کسی عذر شرعی کی بنا پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ محبوب مرشد، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اور اگر درحقیقت کوئی عذر مقبول پیدا ہوا اور اس نکاح میں اس نے حرج شرعی سمجھا اور خاطب ثانی کو حق دختر میں بہتر جانا تو شرع مطہر ہرگز اس پر

لازم نہیں کرتی کہ تو اپنی زبان پالنے کے لئے محذور شرعی گوارا یا دیدہ و دانستہ بیٹی کے حق میں برا کرنے نیک و بد ہر کامل نظر ذمہ پدر واجب وضرور اور آدمی نہ تبدیل رائے سے محفوظ و مصئون نہ کسی وقت بعض مصالح پہ نہ اطلاع پانے سے مامون یہ تو صرف اقرار ہی تھا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارہ قسم ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً جائز بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دے دو۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ کتاب النکاح)

لہٰذا اگر نکاح کے بعد ناچاقی کا قوی اندیشہ ہو تو منگنی توڑ سکتے ہیں۔

اور اس کے علاوہ اپنے کسی دوسرے بھائی کی ہوئی منگنی پر منگنی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کرنا حرام ہے بلکہ اس پر آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

حدیث نمبر ۳۰: کوئی آدمی اپنے مسلمان (بھائی) کی منگنی پر منگنی نہ کرے۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی منگنی چھوڑ دے یا اس کو (منگنی کی) اجازت دے دے۔

(جامع صغیر جلد ۲ حدیث نمبر ۷۶۶۲)

منگنی کرتے وقت کے چند مدنی پھول

منگیتروں کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے اپنا اپنا طبی معائنہ (Medical Test) کروالیں تاکہ دونوں کی صحت و سلامتی کے بارے میں یقین ہو جائے کہ لڑکی اور لڑکے دونوں پر لازم ہے کہ وہ کسی سپیشلسٹ سے اپنا طبی معائنہ کروائیں۔ تاکہ بعد میں کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔

باب نمبر 4

شوہر کے حقوق

اللہ عزوجل نے انسانی دنیا میں عورتوں کو جو مقام و مرتبہ بخشا ہے اور جن خوبیوں اور گوناگوں صفات سے نوازا ہے اور اس دنیا میں انسانی خوشگوار زندگی اور پرسکون حیات کیلئے عورت کو جو اساس و بنیاد کا درجہ حاصل ہے یہ کسی بھی باشعور انسان کی معرفت پر مخفی (Hidden) نہیں۔

اسی طرح اللہ عزوجل نے مردوں کو بھی بہت زیادہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرد کو عورت کا حاکم بنایا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا کہ
''اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ''
ترجمہ کنز الایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر۔ [سورۃ النسآء جز آیت نمبر 34]

اس کی تفسیر میں حضرت صدر الافاضل سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی (رحمت اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں کہ ''تو عورتوں کو ان (مردوں) کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مصالح اور تدابیر اور تادیب وحفاظت کی سرانجام دہی کریں۔ [خزائن العرفان فی تفسیر القرآن صفحہ 107]

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے مردوں کو عورتوں کا حاکم بنایا ہے اور مرد کو بڑی فضیلت عطا کی ہے اس لئے بیوی کا فرض ہے کہ وہ خاوند کا حکم مانے اور ہر شرعی مسئلے میں خاوند کی اطاعت کرے بلکہ عورت کیلئے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بڑے اجر کا کام ہے۔ لہذا بیوی ہر لحاظ سے خاوند کی اطاعت گزاری اور اس کے حقوق میں ہرگز کوتاہی نہ

کرے بلکہ خود تکلیف جھیل کر اپنے خاوند کو آرام پہنچانے کی کوشش میں رہے کیونکہ عورت کیلئے اپنے شوہر کو راضی رکھنا بہت بڑی سعادت مندی ہے جیسا کہ حدیث نمبر 1:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش و راضی ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔

[(۱) شعب الایمان' جلد 6' صفحہ 421] [(۲) الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 33]

تشریح و توضیح: محترم اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شوہر کی رضا اور خوشنودی جنت میں جانے کا باعث ہے۔ لہٰذا شوہر کو ناراض رکھنا' بات بات پر اختلاف اور جھنجھٹ کرنا' ان سے شاکی رہنا' مال یا دیگر سلسلے میں اسے پریشان کرنا' ان کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہ کرنا' یہ سب اچھی بات نہیں اور جنتی عورت کا یہ مزاج اور شیوہ نہیں۔

بہت سی عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کے شوہر بوڑھے ضعیف اور بیمار ہو جاتے ہیں تو ان کی پرواہ نہیں کرتیں۔ کمزوری اور بیماری کی وجہ سے ان کو خدمت اور کھانے پینے میں وقت کے لحاظ کی ضرورت ہوتی ہے تو عورت ایسی خدمت سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔

جوانی میں حظ نفس کی وجہ سے تو موافقت (Conformity) کی لیکن اب جب خدمت کا وقت آیا تو اس سے بچتی ہے۔ اپنی اولاد میں مصروف رہتی ہے اور اس کا شوہر اس دنیا سے نالاں اور رنجیدہ رخصت ہوتا ہے۔ ایسی عورت جنت کی مستحق نہیں۔ یہی حال بعض مردوں کا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیوی کو جوانی میں تو اچھی طرح رکھا اور بڑھاپے میں اس سے کنارہ کر لیا اور اس سے بے پرواہی برتنے لگا یہ بداخلاقی و بے حسی ہے اور ایسا خود غرض انسان جنت کے لائق نہیں۔

شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے

حدیث نمبر 2: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور

روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورتوں پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوہر کا۔ میں نے پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی والدہ کا۔

[(۱) الترغیب والترہیب، جلد 3، صفحہ 34] [(۲) مسند بزار]

محترم اسلامی بہنوں جب تک عورت کی شادی نہ ہو۔ والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کا حق ہے اور جب شادی ہو جائے اور شوہر کے گھر آ جائے تو اب شوہر کا حق سب سے زیادہ ہو جاتا ہے اور شوہر کی خدمت اور رعایت عورت کے ذمہ عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے اور مرد کے ذمہ سب سے زیادہ خدمت اور خوشی کے متعلق والدہ کا حق ہے کہ وہ اپنے والدہ کی خدمت و اطاعت کرے اور اس کی ناراضگی سے بچے۔ بیوی کی خوشی پر والدہ کی خوشی کو فوقیت (Preference) دے۔ بیوی کی وجہ سے والدہ کی حق تلفی نہ کرے۔ ایسی صورت نکالے کہ اگر بیوی اور والدہ کے درمیان اختلاف ہوجائے تو بیوی کی بھی رعایت کرنے اور والدہ کی بھی رعایت اور خدمت و اطاعت کرے۔ خیال رہے کہ رعایت اور خدمت الگ الگ چیز ہے۔ بیوی کی رعایت کرے اور والدہ کی اطاعت و خدمت کرے۔ بیوی کے مقابلہ میں والدہ کی رضا کو مقدم رکھے اور اس کوشش میں رہے کہ دونوں کے حقوق پورے پورے ادا کرے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

شوہر کا حق اتنا زیادہ ہے کہ ادا نہیں ہوسکتا

حدیث نمبر 3: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ یہ میری بیٹی ہے شادی سے انکار کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بیٹی اپنے والد کا کہنا مان لو۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اسوقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک کہ مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا بیوی پر یہ

حق ہے کہ خاوند کو اگر کوئی زخم ہے تو بیوی چاٹ لے یا اس کی ناک سے پیپ یا خون بہے اور بیوی اسے پی بھی جائے تب بھی اس نے خاوند کا حق ادا نہ کیا (یہ مبالغہ ہے غایت خدمت اور محبت سے حقیقتاً پینا مراد نہیں کیونکہ مذکورہ چیزیں ناپاک ہیں) اس نے کہا۔ قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں شادی نہیں کروں گی۔ (کیونکہ مجھ سے حق ادا نہیں ہو سکے گا) (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 35)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت شوہر کا حق کما حقہ (Exactly) ادا نہیں کر سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ بیوی یہ نہ سوچے کہ میں نے فلاں خدمت کر دی حق ادا ہو گیا بلکہ خدمت کرتی رہے۔

حدیث نمبر 4: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور' مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمے اس کا بہت بڑا حق ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر پاؤں سے سر تک شوہر کے تمام جسم پر زخم ہوں۔ جن سے پیپ اور خون بہتا ہو۔ پھر عورت اسے چاٹے تو بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

حدیث نمبر 5: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک اونٹ (Camel) نے حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم رضوان نے آپ کو کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشجار (درخت) بہائم آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم تو ان سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت اللہ عزوجل کی کرو۔ اپنے بھائی کا احترام کرو اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

(مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 213)

محترم اسلامی بہنوں ان دو حدیثوں میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ

کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

(مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 213)

محترم اسلامی بہنوں ان دو حدیثوں میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس سے شوہر کے حقوق کا خصوصی خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والی عورت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حدیث نمبر 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ عزوجل سے (گناہ کے بارے میں ڈرے اور گناہ نہ کرے) اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جائے گا۔ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 306)

تشریح و توضیح: جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے۔ لوگ اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے جائیں گے۔ عموماً (Generally) لوگ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے لیکن بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جانے کی اجازت ہوگی اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں۔ جنت میں چلے جائیں۔

یہ کون عورت ہوگی جس میں یہ تین اوصاف ہوں گے:

(۱) ایک یہ کہ تقویٰ والی زندگی یعنی تمام ناجائز اور شریعت کے منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوگی۔ ہر گناہ کی بات سے بچتی ہوگی۔ مثلاً پانچوں نمازوں کی پابند' خصوصاً صبح کی نماز کی۔ اپنے زیورون کے حساب سے اگر نصاب کے برابر ہو زکوٰۃ نکالتی ہوگی۔

کسی سے لڑتی جھگڑتی نہ ہوگی۔ لعن طعن نہ دیتی ہوگی' کوستی نہ ہوگی' احسان نہ جتلاتی ہوگی۔ اسی طرح بے پردہ مدنی برقعہ کے بغیر کہیں نہ جاتی ہوگی۔ اجنبی مردوں سے سخت احتیاط کرتی ہوگی۔ بلاشدید ضرورت کے گھر سے باہر نہ پھرتی ہوگی۔ رشتہ داروں میں سے کسی سے کینہ اور بغض وعناد نہ رکھتی ہوگی۔ غیبت سے بچتی ہوگی۔ نامحرم رشتہ داروں اور دیور سے پردہ کرتی ہوگی۔ نہ ٹی وی خود دیکھتی ہوگی اور نہ گھر میں رکھتی ہوگی ناچ و گیت گانے میں شریک نہ ہوگی۔ غرض کہ ہر گناہ کبیرہ سے بچتی ہوگی اور اگر کسی وجہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتی ہوگی۔

(2) یہ کہ شوہر کے علاوہ کسی پر نظر اور نگاہ نہ رکھتی ہوگی۔

(3) شوہر کی اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں فرمایا۔ اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہوگی۔ اس میں غفلت و سستی کا بہانہ نہ تلاش کرتی ہوگی۔

مثلاً عادت اور ضرورت کے مطابق وقت پر تمام کام کر دیتی ہوں۔ بیماری وغیرہ کی حالت میں خدمت کر دیتی ہوگی۔ مثلاً شوہر کا مزاج (Disposition) معلوم ہے کہ گرم کھانا کھاتے ہیں۔ گرم پانی سے وضو کرتے ہیں تو ان (شوہر) کے حکم دینے سے پہلے ہی اس کا اہتمام رکھتی ہوگی۔ مطلب یہ کہ اس کی خوشی اور آرام کا لحاظ رکھتی ہوگی تو ایسی عورت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ محترم اسلامی بہنو! ان تینوں چیزوں پر ہمیشگی سے عمل کرو اور اسی کی تعلیم موجودہ بیٹیوں اور کل کی ہونے والی ماں کو دو اور جنت کے آٹھوں دروازے کھلوا لو۔ آج تھوڑی نفس اور ماحول کی مشقت برداشت کر لو۔ کل جنت کے مزے لوٹ لو جو ہمیشہ ہمیشہ کا مزہ ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم

حدیث نمبر 7: حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی حضور کی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم شوہر والی ہو۔ کہاں ہاں تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتی ہو۔ انہوں نے کہا ہر ممکن طریقہ سے خدمت کرتی ہوں کوئی کوتاہی (Irresponsibility) نہیں کرتی ہوں ہاں مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی رعایت کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے جنت یا جہنم ہے۔ (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 34)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ میں حضور طہ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتو! تمہارا شوہر تمہارے لئے جنت یا جہنم ہے۔ مطلب یہ کہ اس کی خدمت اس کی رضا و خوشنودی سے تم جنت جا سکتی ہو۔

اور اگر اس کے برخلاف تم نے اس سے اچھا برتاؤ نہیں کیا۔ اس کو ناراض کیا اس سے زبان درازی کی اور مقابلہ کیا۔ ان کی خدمت و اطاعت سے تم نے آپ اپنے آپ کو بچایا اس میں کوتاہی کی تو تمہارے لئے جہنم ہے۔

عموماً آج کل کے اس دور میں شروع عمر میں خواہش نفسانیہ کی وجہ سے تو کچھ خدمت و رعایت کرتی ہے۔ جب جوانی ڈھل جاتی ہے تو دونوں طرف سے معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔ بہرصورت ہمیشہ اس کی خدمت و رعایت سے جنت کی دولت حاصل کرسکتی ہے۔ اللہ عزوجل کا حکم سمجھ کر آج دنیا میں خدمت میں کوتاہی نہ کرو اور کل اللہ عزوجل کی عظیم نعمت جنت میں آسانی سے داخل ہو جاؤ گی۔ انشاء اللہ عزوجل

شوہر کی بلا اجازت گھر سے نکلنے پر فرشتوں کی لعنت

حدیث نمبر 8: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ جب عورت شوہر کے گھر سے شوہر کی ناراضگی میں نکلتی ہے تو آسمان کے سارے فرشتے اور جس جگہ سے گزرتی ہے۔ ساری چیزیں انسان اور جن کے علاوہ سب لعنت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ شوہر کی بلا اجازت کے جب عورت باہر نکلتی ہے تو آسمان کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔ جب تک کہ وہ واپس نہ آ جائے۔ (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 39)

تشریح وتوضیح: پیاری ماؤں' بہنوں اللہ عزوجل کی پناہ شوہر کو ناراض کر کے مطلب یہ کہ جھگڑا (Strife) کر کے نکلنے یا اس کی اجازت کے بغیر نکلنے کی کتنی سخت وعید ہے کہ ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ناراض ہی کرنا درست نہیں اور اگر کسی وجہ سے ناراضگی ہوگئی تو غصہ ٹھنڈا ہونے پر معافی تلافی کر لینی چاہئے نہ کہ محلے دار یا رشتہ داروں کو بلانا چاہئے کیونکہ اس سے معاملات خراب ہو سکتے ہیں۔

شوہر کو تکلیف پہنچانے والی عورت پر جنت کی حور کی بددعا

حدیث نمبر 9: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدی ومرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں پریشان (Confused) کرتی ہے تو اس کی (جنتی) حور عین بیوی اسے کہتی ہے کہ اسے مت پریشان کرو۔ اللہ عزوجل تمہارا بھلا نہ کرے وہ تمہارے پاس تھوڑے ہی دن رہنے والا ہے۔ عنقریب تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

[(۱) ترمذی شریف' صفحہ 222] [(۲) ابن ماجہ شریف' صفحہ 145] [(۳) مشکوٰۃ شریف' صفحہ 281]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اپنے شوہر کو غربت ومسکنت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ ذرا سیدھا سادھا زیادہ چالاک نہیں ہے یا اور کسی وجہ سے اس کی رعایت اور خدمت نہ کرنا یا اس وجہ سے کہ شوہر ضعیف بیمار کمزور بوڑھا ہے۔ اس کے حقوق کی دیکھ بھال نہ کرنا خدمت میں کوتاہی اور ضروریات کی پرواہ نہ کرنا۔ یہ اچھی بات نہیں۔ ایسیوں پر حورعین کی بددعا ہوتی ہے کہ اللہ عزوجل تجھے رحمت سے دور کرے۔ تمہارا شوہر تمہارے پاس تھوڑے دنوں کا مہمان ہے۔ پھر تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ (مرقات شریف' جلد 6' صفحہ 42)

شوہر کو خوش رکھنے کا حکم

حدیث نمبر 10: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین'

رحمۃ العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت اللہ عزوجل سے ڈرو اور اپنے شوہر کی خوشیوں کو پیش نظر رکھو۔ اگر عورت جان لے کہ اس کے شوہر کا کیا حق ہے تو صبح و شام کا کھانا لے کر کھڑی رہے۔

[(۱) کنز العمال' جلد 16' صفحہ 145] [(۲) کشف الاستار' صفحہ 75]

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جن باتوں سے شوہر خوش ہوتا ہے جو اس کی مرضی اور میزاج کے موافق (Conformity) ہو جس میں اسے راحت معلوم ہوتی ہے۔ جس کو وہ پسند کرے (اور اس میں گناہ نہ ہو) اس کو معلوم کرتی رہے اور اسی کو اختیار کرے۔ مثلاً شوہر کو پسند ہے کہ گرم کھانا ہو گرم روٹی ہو تو تازہ اور گرم کھانے کا لحاظ رکھے۔ اسے پسند ہو کہ ناشتہ صبح جلدی مل جائے تو صبح جلد اٹھ کر اس کا انتظام کر دیا اور اسی طرح اگر وہ کسی وقت چائے پینے کے عادی ہوں تو ان کے حکم دینے اور انتظار سے پہلے انتظام رکھے۔ اسی طرح اگر شوہر گھر میں زینت اختیار کرنے کیلئے عمدہ لباس پہننے کو کہے۔ بال و چہرہ وغیرہ کو بہتر بنائے رکھنے کو کہے تو اس میں ہرگز مخالفت نہ کرے کہ یہ شوہر کا حق ہے۔ یہ تو بغیر کہے عورت کو ایسا کرنا چاہئے کہ اسی کا فائدہ ہے اس موقعہ پر بے پردگی کی اجازت نہیں۔

اور کھڑے رہنے کا معنی یہ ہے کہ اس کے کہنے اور بولنے کا انتظار نہ کرے وقت سے پہلے ہی تیار رکھے۔ بلا تقاضا کہ حسب عادت پیش کر دے یا تقاضا پر تاخیر (Delay) نہ ہو کہ ابھی کر رہی ہوں' ابھی لا رہی ہوں اور شوہر انتظار کی زحمت میں پریشان ہے۔ ایسا ہرگز نہ کرے۔

شوہر کی خدمت اور اس سے محبت کرنے والی اللہ کو محبوب

حدیث نمبر 11: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس عورت کو محبوب (یعنی پسند) رکھتا ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنے والی' خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو۔ (کنز العمال' جلد 16' صفحہ 169)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں ایسی عورت اللہ عزوجل کو محبوب اور پسند ہے جو اپنے شوہر سے محبت رکھنے والی اور اس سے دلی لگاؤ رکھنے والی ہو۔ صرف اور صرف ضابطہ اور غرض کی محبت نہ ہو۔ ایسی محبت میں ایک دوسرے کو شکایت (Complaint) ہوتی ہے اور اگر محبت اور خالص تعلق اور قلبی و دلی لگاؤ ہو تو برائیوں اور تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا بھی تو خوشی سے برداشت کر لیتا ہے اس لئے شوہر اور بیوی کے درمیان عشق محبت ہونی چاہئے۔

اور دوسری صفت اللہ عزوجل کے محبوب ہونے کی یہ بیان کی گئی ہے کہ بیوی دوسرے اجنبی شخص سے اپنی حفاظت کرے۔ مطلب یہ کہ شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی شخص سے دلچسپی (Interest) نہ ہو۔ اس سے کسی قسم کا لگاؤ اور تعلق نہ ہو۔ آج کل کی اسی نئی تہذیب میں شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی شخص سے بلا تکلیف' دل لگی' انس اور ہنسی مذاق کرتی ہیں اور اسے وہ خوش اخلاقی سمجھتی ہیں۔ یاد رکھئے عورتوں کیلئے اجنبی مردوں سے ہنسی مذاق اور انس کی باتیں جائز نہیں۔

یاد رکھئے یہ حکماً زنا ہے۔ گناہ گناہ کے اسباب ہیں۔ یہ اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ناپسندیدہ اعمال ہیں اس لئے ایسے اعمال سے توبہ کیجئے اور سخت احتیاط کیجئے۔

شوہر کی اطاعت اور اس کی اچھائیوں کا اعتراف جہاد کے برابر

حدیث نمبر 12: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں مجھے حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو تو تم ان' سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اور ان کے احسان کا اعتراف (Recognition) کرنا تمہارے لئے جہاد کے برابر ہے۔

[(۱) مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 308] [(۲) الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 34]

تشریح وتوضیح: اے وفا کی پیکر اسلامی بہنوں' شوہر اور بیوی کے درمیان حسن معاشرت وخوشحال زندگی کیلئے یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں۔ اے مجسمہ اخلاق اسلامی

بہنوں! خدمت اور خوبیوں کے اعتراف اور احسان مندی سے ایک کا تعلق دوسرے سے بڑھتا ہی رہے گا۔ اس مذکورہ حدیث مبارکہ میں اور اس کے علاوہ یک حدیث میں ہے کہ عورتوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا غزوہ جہاد کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی اطاعت اور اس کے احسان کا اعتراف کرنا عورت کا غزوہ جہاد ہے۔ (شعب الایمان' جلد 6' صفحہ 417)

اے وفا کی تصویر' صابرہ' شاکرہ اسلامی بہنوں دیکھئے! عورتوں کے ساتھ ہمارے پیارے رب عزوجل کا کتنا بڑا خصوصی (Especially) فضل و کرم ہے۔ کس قدر معمولی کام اور وہ بھی جس میں ان کا دنیاوی نفع بھی ہے کہ شوہر کی خدمت سے شوہر کی نگاہ میں محبوب رہے گی تو شوہر اس کا دنیاوی خیال رکھیں گے اور آخرت کا بھی عظیم ثواب ان کو ہوگا۔

اے نجابت سے آراستہ اسلامی بہنوں احسان کے اعتراف کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کی طرف سے جو کچھ بھی ملے بیوی اسے خوشی سے قبول کرے اور اسے بہت سمجھے۔ ہرگز ہرگز کمی پر شکایت نہ کرے۔ ناشکری نہ کرے بلکہ کہے آپ نے ہماری خاطر بہت کچھ کیا ہے اور ہمارا بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔

لعنت والی عورت کون؟

حدیث نمبر 13: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور' شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عورت (بیوی) اپنے شوہر سے (غصہ کی وجہ سے) الگ بستر (Bed) پر رات گزارے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ عورت شوہر کے پاس آجائے۔ (بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 782)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ' راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر جب بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ (شرعی عذر کے بغیر) انکار کر دے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ (بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 782)

تشریح وتوضیح: اے ذکر وفکراور فہم وفراست کی خوگر اسلامی بہنوں اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیوی کوشوہر کی مرضی اور ضرورت وخواہش کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو اور نہ ہی بیماری وغیرہ ہو جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کی خواہش کی رعایت واجب ہے ورنہ فرشتوں کی لعنت کی مستحق ہوگی۔ جب تک کہ شوہر کو خوش نہ کر دے۔ خواہ کسی بھی طرح سے ہو بات چیت کے ذریعے سے ہو یا تکمیل خواہشات کے ذریعہ سے۔ (عینی شرح بخاری شریف جلد 2' صفحہ 185)

حدیث نمبر 14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسلہ پر اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ مسوفات پر لعنت فرمائی۔ (کنزالعمال جلد 16' صفحہ 161)

صبر وتحمل کی خوگر اسلامی بہنوں مفسلہ تو وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو کہہ دے میں حائضہ ہوں اور مسوفات وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو ٹالتے ہوئے کہتی رہے' اچھا آرہی ہوں۔ یہاں تک کہ نیند آجائے۔

(کنزالعمال شریف' جلد 16' صفحہ 161)

اس سے معلوم ہوا کہ بلا عذر جھوٹ یا بہانا بنانا اور ٹالنا جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے درست نہیں۔ تاہم دونوں ایک دوسرے کی صحت کی رعایت ضروری ہے اگر بیماری یا صحت کی وجہ سے مضر ہو تو شوہر کو بھی اس کا خیال رکھنا لازم ہے۔ عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ مرد کو کسی نہ کسی طرح خوش رکھیں اور اس کی ہر ضرورت خصوصاً انسانی ضرورت کا تاکید سے خیال رکھیں۔ عورتوں کو اس کی خدمت کی تاکید کا حکم ہے۔ چنانچہ

حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المذنبین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شوہر بلائے تو آجائے خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر وہ کھانا پکا رہی ہو اور روٹی کے جلنے اور خراب ہونے یا ناقص ہونے کا اندیشہ ہو یا چولہا بجھ جانے کا اندیشہ ہو تب بھی اس کی خواہش اور ضرورت کا خیال رکھے۔ اسی طرح ایک عورت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئی اور اس نے پوچھا کہ

شوہر کا بیوی پر کیا حق (Right) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اگرچہ وہ پالان کی لکڑی پر ہو اور ایک حدیث میں ہے اگر وہ تنور (چولہے پر) کیوں نہ ہو۔ (عمدۃ القاری، صفحہ 185)

بلا اجازت شوہر نفل روزے کی اجازت نہیں

حدیث نمبر 15: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کیلئے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر یہ کہ شوہر کی اجازت سے رکھ سکتی ہے اور ایک حدیث ہے کہ اس نے اگر روزہ رکھا تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔ (بخاری شریف، جلد 2، صفحہ 782)

تشریح و توضیح: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تقلید کرنے والی اسلامی بہنوں عورت کو شوہر کی خدمت و اطاعت کے پیش نظر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ شوہر کو کسی وقت ضرورت پیش آ جائے۔ البتہ وہ خود اجازت دے تو پھر عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا درست ہے۔ ہاں اگر شوہر گھر میں موجود نہ ہو سفر پر ہو تو نفلی روزہ عورت کو رکھنے کی اجازت ہے۔

اور یہ خیال رہے کہ یہ مذکورہ بالا حکم نفلی روزے کے متعلق ہے۔ رمضان المبارک کے روزے کے متعلق یہ بات نہیں۔ اگر رمضان المبارک کے روزہ سے خاوند اگر منع کرے تب بھی چھوڑنا جائز نہیں۔ چونکہ اللہ عزوجل کی نافرمانی ہو تو مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ عورت روزہ نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو۔ (کنز العمال، صفحہ 216)

محترم اسلامی بہنوں دیکھا شریعت نے عورتوں کو کتنی تاکید کی ہے کہ وہ شوہروں کی رعایت کریں کیونکہ اسی رعایت کی وجہ سے تو دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہیں گے۔

شوہر کی خدمت پر شہادت کے قریب درجہ

حدیث نمبر 16: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پر نور، فخر بنی

آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے، اس کے حق کو ادا کرے، نیک باتوں کو قبول کرے، نفس اور مال کی خیانت (Misappropriation) سے پرہیز کرے (تو ایسی عورت کا) جنت میں شہیدوں سے ایک درجہ کم ہوگا۔ اگر شوہر بھی اس کا مومن اور بہتر اخلاق والا ہے تو یہ عورت اسے ملے گی ورنہ ایسی عورت کی شادی اللہ عزوجل شہیدوں سے کردے گا۔ (کنز العمال، جلد 16، صفحہ 144)

تشریح وتوضیح: اے اپنے شوہر کی خدمت گزار اسلامی بہنوں تمہیں مبارک ہو کہ حدیث مذکورہ میں شوہر کی خدمت اور اس کے ساتھ نیکی پر شہداء کے قریب درجہ مانا بتایا گیا ہے۔ یہ کس قدر فضیلت کی بات ہے کہ صرف ایک ہی درجہ کا فرق رہ جاتا ہے۔

اس حدیث پاک کے دوسرے جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت نیک اور صالح اور اس کا شوہر بھی نیک ہو تو جنت میں اسی طرح میاں بیوی بن کر رہیں گے۔

نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی

حدیث نمبر 17: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین لوگوں کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے۔

(1) بھاگے ہوئے غلام کی اس وقت تک کہ جب تک اپنے مالک کے پاس نہ آجائے۔

(2) اور اس عورت کی جس سے اس کا شوہر ناراض (Displeased) ہو۔

(3) اور مست شرابی کی تاوقتیکہ شراب کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ (شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 417)

تشریح وتوضیح: مرد عورت پر نگران ہے اور عورت اس کے ماتحت ہے۔ اللہ عزوجل کے بعد عورت کیلئے شوہر ہی ہے۔ والدین کے حق پر شوہر کا حق غالب ہے اور اگر شریعت میں کسی کو سجدہ تعظیمی کی اجازت ہوتی تو عورت کو ہوتی کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے کہ عورت کیلئے اس کا شوہر جنت یا جہنم ہے کہ اس کے حق کو ادا کر کے جنت پا سکتی ہے۔ جس کا اتنا بڑا حق ہو بھلا اسے ناراض کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے جس کو رفیق حیات بنایا ہو زندگی بھر کا ساتھی اور معاون

بنایا ہو۔ دنیاوی اعتبار سے جس کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا اسے کیسے ناراض رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ اگر کسی وجہ سے ناراض ہو جائے اگرچہ بلاوجہ معقول کے سہی تو اسے یونہی نہیں چھوڑ دیا جائے بلکہ اسے خوش کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی لئے شریعت نے تاکید کی جب تک اسے راضی نہ کیا ایسی عورت کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عورتوں کیلئے نصیحت آموز حکایت

حدیث نمبر 18: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور مکی مدنی سرکار، سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا۔ اس کے والد گھر کے نچلے حصہ میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی۔ اس کے والد بیمار ہوئے تو اس نے حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج کر عرض کیا اور معلوم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے شوہر کی بات مانو چنانچہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس نے حضور طہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے شوہر کی اطاعت کرنے کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت (Absolution) کردی۔ (اور جنت عطا فرما دی۔ حدیث) (مجمع الزوائد جلد 4، صفحہ 316)

تشریح وتوضیح: حدیث مذکورہ میں عورت کا اپنے والد کے پاس نہ جانا صرف شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تھا۔ یہ جذبہ ایمانی صحابیہ رضی اللہ عنہ ہے۔ ورنہ آج کے اس پرفتن دور میں کون عورت ہے کہ باپ وفات پا جائے اور وہ نہ جائے بلکہ اس زمانہ میں تو کوئی شریعت کی اجازت لینا ہی گوارا نہ کرے۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین حدیث مذکورہ پر غور کیجئے کہ حضور فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس صحابیہ رضی اللہ عنہ کو اسی بات کی تاکید کی تھی کہ جب شوہر نے گھر

سے نکلنے کی اجازت نہیں دی ہے تو مت نکلو اور شوہر کی بات کا' نصیحت کا لحاظ رکھو۔ یہاں تک کہ والد کی وفات ہوگئی۔ اللہ عزوجل نے خاوند کی اطاعت کی برکت سے اس کے والد کی مغفرت فرما دی اور جنت عطا فرما دی۔ جب بیوی کی اطاعت سے اس کے والد کی مغفرت ہوگئی تو خود عورت بھی مغفرت کے لائق نہ ہوگی؟ یقیناً ہوگی۔ اے ہمارے رب عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کا اطاعت گزار بنا۔ آمین۔

شوہر کی خدمت صدقہ ہے

حدیث نمبر 19: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔

(کنز العمال' جلد 16' صفحہ 169)

تشریح وتوضیح: شوہر کی خدمت گزار اسلامی ماؤں' بہنوں تمہیں مبارک ہو کہ اس کی خدمت کرنے کی کتنی فضیلت ہے کہ جس طرح اہل مال کو اللہ عزوجل کے راستہ میں مال خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح تمہیں شوہروں کی خدمت میں ثواب ملتا ہے۔

شوہر کی خدمت کا مفہوم

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدمت کا مفہوم وسیع ہے۔ اس میں لیل ونہار یعنی دن اور رات کے تمام معمول شامل ہیں مثلاً ناشتہ اور کھانا ان کے وقت اور مزاج کی رعایت کر کے بنانا' ان کے نجی سامان کی حفاظت اور طریقہ سلیقہ سے رہنا' غسل و وضو میں تعاون کرنا اور اگر غسل کی حاجت ہو تو ان کے کہے بغیر انتظام کرنا اور پہلے سے تیار رکھنا' حسب ضرورت کپڑے دھو دینا۔ پھٹے ہوں تو سی دینا۔ حسب ضرورت سر پاؤں دبا دینا' بیمار ہوں تو ان کی دوا اور کھانے کے پرہیز کا اہتمام کرنا' صبح فجر کیلئے دوپہر کو ظہر کیلئے جگا دینا' سونے سے پہلے تکیہ و بستر کا اہتمام کرنا۔ شوہر کے احباب اور مہمانوں کی خدمت کرنا' رات میں کچھ دیر ہو جائے تو انتظار کرنا' موسم کے موافق (Conformity) ٹھنڈا گرم کھانا دینا۔ غرض کہ ہر وہ کام جس میں شوہر کو راحت اور سکون ملے۔ اس کا اہتمام اور خیال کرنا خدمت ہے جس کے کرنے پر عورت کو صدقہ وخیرات کا سا ثواب ملتا ہے۔

لہٰذا جو عورت صدقہ مالی کا ثواب حاصل نہیں کرسکتی وہ خدمت سے صدقہ کا ثواب حاصل کرسکتی ہے۔ انشاء اللہ عزوجل۔

عورت گھر کی نگہبان ہے

حدیث نمبر 20: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے لوگو) تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے ماتحتوں (Subordinates) کے بارے میں پوچھا جائے گا اور امام لائق ہے اور اس سے اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے۔ عورت اپنے گھر میں نگہبان ہے اور خادم ہوکر اپنے آقا کے مال میں نگہبان ہے۔ (1 بخاری شریف' جلد 2' صفحہ 783)' (2 الادب المفرد بخاری' صفحہ 44)

تشریح وتوضیح: اللہ عزوجل نے جس طرح گھر کے باہر کے تمام اہم ترین معاشی امور ہیں۔ مرد کو ان تمام کاموں کا حاکم ونگہبان بنایا ہے اور عورت کو اللہ عزوجل نے گھر کی نگہبان بنایا ہے۔ وہ گھر کے تمام کاموں کی ذمہ دار ہے۔ کھانا پکانے' گھر کی صفائی ستھرائی' سودا وغیرہ کیا اور کتنا منگوانا ہے۔ گھریلو سامان' کون کہاں پر رہے گا۔ کس میں کیا کمی وبیشی ہے۔ باورچی خانہ کا سارا نظام بیوی کے ذمہ رہے گا۔ اب مرد باہر سے لا کر دے اور عورت محبت وضرورت اور تجربے کے پیش نظر جو کرے گی بہتر کرے گی۔ گھریلو معاملہ میں عورت خود مختار ہے۔ اس کے نظر میں مرد بلاضرورت دخل نہ دے ورنہ گھر کا نظام درہم برہم رہے گا۔ اللہ عزوجل نے بیوی کی فطرت (Nature) میں گھر کے نظام کے سنوارنے کی صلاحیت دی ہے۔ وہ خود بخود بہتر سے بہتر نظام چلائے گی۔ اس پر مرد اعتبار کرے۔ اللہ عزوجل نے اسکے مزاج میں گھر کا نظام رکھا ہے۔ یہ اللہ عزوجل کی عطا ہے۔ اس میں دخل اندازی کرنا گھر کے نظام کو فاسد کرتا ہے۔

عورتوں کیلئے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر

حدیث نمبر 21: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عورتوں نے حضور روحی فداہ صلی اللہ عایہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرنے سے

مرد تو فضیلت لے گئے۔ ہم عورتوں کے لئے بھی کوئی عمل ہے جس سے جہاد کی فضیلت کو ہم پا سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھریلو کام میں تمہارا مصروف رہنا تمہارے لئے جہاد کے برابر ہے۔ (شعب الایمان' جلد 6' صفحہ 430)

تشریح وتوضیح: اے جہاد کے ثواب کی خوشخبری پانے والی اسلامی بہنوں گھر کے اندرونی جتنے کام ہیں خواہ ان کا تعلق کھانے سے ہو چاہے صفائی اور بچوں کی تعلیم و تربیت و پرورش سے متعلق ہو ان سب کی نگرانی اور دیکھ بھال اور تمام کاموں کو اچھے طریقے سے کرنا تمہارے ذمہ ہے اور اس پر تمہارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے اور وہ یہ کہ مردوں کو جو جہاد اور قتال میں ثواب ہے وہی ثواب تمہارے لئے شریعت نے گھریلو کاموں پر رکھا ہے۔

اور افسوس کہ مال دار گھروں کی عورتیں خود برتن دھونے' جھاڑوں دینے کو' گھر صاف کرنے کو' گھر کے چھوٹے کاموں کو معیوب (Defective) اور عزت و شان کے خلاف سمجھتی ہیں اس لئے یہ تمام کام خادمہ سے لیتی ہیں۔ اگر چہ خادمہ رکھنا مال دار ہونے کی وجہ سے جائز ہے مگر ان تمام کاموں کے کرنے میں کوئی عیب نہیں بلکہ مذکورہ حدیث پاک کی رو سے جہاد کا سا ثواب ہے۔ پیاری ومحترم ماؤں' بہنوں آج ثواب اکٹھا کرلو۔ توشۂ آخرت اکٹھا کرلو اسی میں بہتری ہے۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری ماؤں' بہنوں کو گھر کے کام کاج دلجمعی سے کرنے اور جہاد کا سا ثواب پانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

موافقت مزاج بیوی انسان کی سعادت میں ہے

حدیث نمبر 22: حضرت عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا کے ذریعہ سے مروی ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں انسان کی سعادت (مندی) میں سے ہیں۔ (1) انسان کی بیوی اس کی موافق مزاج ہو (2) اس کی اولاد نیک وصالح ہو (3) اس کے بھائی نیک ہوں (4) اور اس کا رزق اسی کے شہر میں ہو۔ (اتحاف' جلد 4' صفحہ 457)

تشریح وتوضیح: اس فرمان رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم میں انسان کی سعادت مندی اور خوش نصیبی کن چیزوں سے وابستہ ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر یہ چیزیں حاصل ہوں تو انسان کی زندگی دینی اور دنیاوی اعتبار سے چین وسکون عافیت اور اچھے احوال سے گزرتی ہے اور دینی و دنیاوی اور آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔

ان میں بڑی خوشی والی چیز بیوی کا شوہر کے موافق مزاج ہونا ہے۔ واقعی باہم موافقت بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس سے میاں بیوی کے درمیان محبت و انس رہتی ہے۔ موافقت کی وجہ سے ایک دوسرے سے شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ تکلیف (Affliction) محسوس نہیں ہوتی۔ اگر دونوں میں مزاج کی موافقت نہ ہو۔ ایک کا مزاج دینی ہو اور دوسرے کا دنیاوی ہو تو بڑی پریشانی لاحق ہوگی۔ ایک بے پردگی چاہے گا دوسرا بے پردگی کی مخالفت کرے گا۔ ایک ٹی وی کا عاشق' دوسرا متنفر' ایک اولاد کو دینی تعلیم کی جانب لائے گا' دوسرا اس کے خلاف سکول کی تعلیم کو پسند کرے گا۔ اس طرح گھر کا ماحول بخلاف اس کے اگر دونوں کا مزاج یکساں ہو تو گھر اور آپس کا نظام خوش اسلوبی (Graceful) سے چلے گا۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ عورت چونکہ ماتحت ہے اور شوہر کے زیر اقتدار ہے اس لئے اگر شوہر بیوی کے مزاج کے برعکس ہو تب بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گناہگار بننے اور نافرمانی کی بجائے شوہر کی موافقت کرے تا کہ گھر کا نظام اور آپس کا نظام بہتر چلے اور اللہ عزوجل بھی انشآء اللہ عزوجل آپ کے صبر کا اجر دے گا ورنہ تو گھر جہنم بن جائے گا۔

عورت کو شوہر کیخلاف اکسانے کی ممانعت

حدیث نمبر 23: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور' نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص (مرد یا عورت) ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کیخلاف اکسائے یا کسی غلام کو اس کے آقا کا مخالف بنائے۔

(مشکوٰۃ شریف' جلد 2' صفحہ 282)

تشریح وتوضیح: ہمارے معاشرے کے اندر بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ

اکسانے اور دوسروں کے خلاف کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض عورتیں ہوتی ہیں کہ کسی عورت کو اس کے شوہر کیخلاف اکساتی ہیں۔ اس کی شکایت اور بے توجہی اس کے ذہن میں اس طرح ڈالتی ہیں کہ عورت کو شوہر سے نفرت اور شکایت ہوتی ہے۔ پھر بھی تمہیں اچھی طرح نہیں رکھتے۔ زیور نہیں بناتے۔ دوسروں پر خرچ کرتے ہیں۔ تم کو ڈھیلا بھی نہیں دیتے۔ بھائی، بہن اور ماں باپ کو تم سے چرا چھپا کر دیتے ہیں۔ تم کو کیا دیتے ہیں۔ اپنی بہن کو فلاں چیز لا کر دی اور تم کو پوچھا تک نہیں اس قسم کی باتوں (Affairs) سے شوہر کیخلاف یہ ذہن بنا دیتی ہیں یہ جائز نہیں۔ کسی کے گھر کو بگاڑنا تعلقات کو خراب کرنا کسی بھی طرح درست نہیں اس سے بچنا چاہئے۔ یہ جہنم کے اعمال سے ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں ہماری ماؤں، بہنوں کو ایسے برے فعل سے بچائے۔ آمین

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون مبغوض عورت

حدیث نمبر 24: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ عورت مبغوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) شوہر کی شکایت (Complaint) کرتے ہوئے نکلے۔ (مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 214)

تشریح وتوضیح: محترم ماؤں، بہنوں یہ خیال رہے کہ ہمیشہ ہر وقت ایک ساتھ رہنے سے ضرور کچھ نہ کچھ حق تلفی ہو جاتی ہے۔ مختلف عوارض اور شریعت کی رعایت و خوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا ضائع ہونا ایک معمولی بات ہے۔ پھر جبکہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنا اور ہر ایک کا فائدہ دوسرے سے وابستہ ہے تو ایسی صورت میں آپس میں شکایت کی بات ہو جائے۔ کبھی کچھ معمولی تکالیف پہنچ جائے تو زبان پر شکایت نہیں لانی چاہئے کہ اس سے خوشگوار تعلقات جو بہت ہی ضروری ہیں اور جن کیلئے بے شمار فوائد و منافع ہیں۔ ان میں فرق پڑتا ہے اور شاکی ہو کر میلہ جانے سے معاملہ خراب ہی ہوتا ہے۔ عموماً (Generally) ہماری اسلامی بہنیں شادی بیاہ کے بعد کچھ کمی و بیشی ہو جانے پر والدین سے شوہر اور خوش دامن وغیرہ کی شکایت کرتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے والدین مشاہد ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ شکایت ازالہ کی کوشش

کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات معاملہ اور شدید خراب ہو جاتا ہے۔اس لئے حتیٰ الامکان جہاں تک ہو سکے برداشت کرے۔محبت اور سنجیدگی کے ساتھ خوشی کے موقع پر اپنی پریشانی تکلیف مسئلہ ظاہر کر دے تو انشاء اللہ عزوجل شریف اور سمجھدار شوہر اس کا دفاع کرے گا اور ہماری اسلامی بہنیں خلوص نیت سے دعا بھی کرتی رہیں کہ دل اللہ عزوجل کے قبضہ میں ہے اور وہی دلوں کو پھیرنے والا ہے۔انشاء اللہ۔

شوہر کی اطاعت ہر حال میں خواہ بے کار ہی معلوم ہو

حدیث نمبر 25: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ جبل احمر (کہ چٹان کو) جبل اسود کی طرف منتقل (Transferred) کرے یا جبل اسود (کہ چٹان کو) جبل احمر کی طرف منتقل کرے۔اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔

(1۔ابن ماجہ شریف' جلد 2'134)' (2۔الترغیب والترہیب' جلد 3'56)

تشریح وتوضیح: اے شوہر کی فرمانبردار اسلامی بہنوں اس حدیث بالا میں حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغۃ اور تاکیداً یہ فرمایا ہے کہ اگر اسے (بیوی کو) پہاڑ یا اس کی چٹان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کیلئے کہے باوجود اس کے کہ یہ ایک بیکار اور مشکل ترین کام ہے لیکن اس کی زوجیت کا تقاضا ہے وہ شروع کرے انکار نہ کرے خواہ اس سے ہو یا نہ ہو۔خواہ مشکل ہو یا آسان ہو خواہ اس میں فائدہ یا فائدہ نہ ہو۔علامہ ملا علی قاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا ہے کہ کوئی مشکل مشقت آمیز کام یا عبث و بے کار کام کا خاوند حکم دے تب بھی اس سے نا ہی انکار کرے۔(مرقات شرح مشکوٰۃ شریف' صفحہ 471)

بہترین عورت

حدیث نمبر 26: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پاک دامن اور خاوند سے محبت کرنے والی ہو۔اپنے ناموس عزت کی حفاظت کرنیوالی

اور شوہر سے غایت درجہ محبت کرنے (یعنی عشق کرنے) والی ہو۔

(کنز العمال' جلد 16' صفحہ 170)

تشریح و توضیح: اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ عورت کا شوہر سے زیادہ تعلق و محبت رکھنا اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور قابل تعریف چیز ہے۔ حدیث مبارکہ میں ایسی عورت کی تعریف کی گئی ہے جو شوہر سے حد درجہ عشق و محبت رکھنے والی ہو۔ یاد رکھئے جنت کی عورتوں کی بھی یہ صفت ہوگی کہ وہ شوہر سے حد درجہ فریفتگی اور محبت کا برتاؤ کریں گی جبکہ وہاں دنیا کی طرح محتاج معیشت نہ ہوں گی۔ آج کے اس پرفتن دور میں بہت ہی کم ایسی عورتیں ہوں گی جو شوہروں سے شوہر ہونے کی حیثیت سے محبتانہ برتاؤ کرتی ہوں گی۔ اب تو دنیاوی غرض کے پیش نظر آپس کے تعلقات قائم رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے تو غرض میں جب کمی ہوتی ہے تو اس کا اثر محبت اور تعلق پر بھی پڑتا ہے۔ اے سمجھدار ماؤں' بہنوں یہ محبت قابل تعریف نہیں کیونکہ یہ رشتہ صرف دنیاوی زندگی ہی میں نہیں بلکہ جنت میں بھی قائم رہنے والا ہے اس لئے میاں اور بیوی کے درمیان حقیقی محبت ہونی چاہئے تاکہ میاں و بیوی کے درمیان رشتہ زوجیت میں محبت قائم رہے۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو خاوند کی محبت عطا فرما۔ آمین

شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام

حدیث نمبر 27: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی ضرورت شدید و پریشانی کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو (Fragrance) حرام ہے۔

(1۔ ابن ماجہ شریف' صفحہ 148)' (2۔ ابوداؤد شریف' صفحہ 303)' (3۔ ترمذی شریف' صفحہ 226)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی بہنوں! طلاق اللہ عزوجل کے نزدیک غضب والا کام ہے کیونکہ اس سے دو خاندانوں کے درمیان عناد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کا طلاق مانگنا لڑائی جھگڑے کے علاوہ بہت سے گناہوں کا سبب ہے۔ اس پر سخت وعید

ہے۔ اسی وجہ سے طلاق کے مطالبہ پر سخت وعید ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے آئے گی۔

ہمارے معاشرے میں عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں لڑائی ہوئی، گھریلو زندگی میں ایسی باتیں پیش آ جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے عورت غصہ میں آ کر یہ کہتی ہے کہ ہمیں چھوڑ دیجئے۔ ہمارا رشتہ ختم کر دیجئے اور بعض اوقات شوہر غصہ اور غیظ میں ہونے کی وجہ سے کہتا ہے جاؤ۔ ایسے موقعوں پر بیوی کو ہرگز زبان سے ایسی بات نہیں نکالنی چاہئے کہ جہاں مرد کو پریشانی بھگتنی پڑتی ہے۔ وہاں عورت کی زندگی بھی ویران محل کی طرح ہو جاتی ہے اور اگر اس کے چھوٹے بچے ہوں تو اس کو اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اور پھر طلاق شدہ عورت کی شادی ہمارے دور میں ایک مشکل ترین مسئلہ بن جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت ہر اعتبار سے پریشان ہوتی ہے اور بہت سے دوسرے گناہوں کا راستہ نکلتا ہے۔ عورت کے دین و دنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے شیطان کوشش کرتا ہے کہ طلاق تک معاملہ پہنچ جائے اور گناہوں کا دروازہ کھل جائے اس لئے جہاں تک بھی ہو سکے طلاق کی صورت پیدا نہ کرے۔ زندگی صبر اور شکر سے گزار لے۔ تکالیف (Trubles) برداشت کرے۔ انشاء اللہ عزوجل بہت بڑا ثواب پائے گی۔ اللہ عزوجل ہماری اسلامی بہنوں کو صبر و شکر کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے

حدیث نمبر 28: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوہر سے علیحدگی (Separation) چاہنے والی خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے۔ (مشکوۃ شریف، 284)

کیسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت

حدیث نمبر 29: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور

اپنے شوہر کو جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر چھینٹا مارے تو ایسی عورت پر اللہ عزوجل کی رحمت ہے۔ (ابوداؤد شریف' جلد 1' صفحہ 185)

بیوی اگر شوہر کی شکر گزار نہیں تو اللہ عزوجل کی نگاہ کرم نہیں

حدیث نمبر 30: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور طہٰ و یٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ایسی عورت پر اپنی نگاہ کرم نہیں فرماتا جو کہ اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی حالانکہ خاوند اس کی ضرورت ہے۔

(کنز العمال شریف' جلد 16' صفحہ 165)

عورت سے قیامت میں سب سے پہلا سوال کیا ہوگا؟

حدیث نمبر 31: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عورتوں میں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (کہ پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کیا تھا کہ نہیں) پھر شوہر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا تھا۔

(کنز العمال شریف' جلد 16' صفحہ 166)

اس نے اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کیا جس نے شوہر کی اطاعت نہ کی

حدیث نمبر 32: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ عورت اللہ عزوجل کا حق اس وقت تک ادا کرنے والی نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 36)

شوہر کی اطاعت نہیں تو ایمان کی حلاوت نہیں

حدیث نمبر 33: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایمان کی حلاوت (Relish) اس وقت تک نہیں پاسکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہ کرے۔ اگر وہ اسے بلائے

(خواہش پوری کرنے کیلئے تو آجائے) اگرچہ وہ پشت پلان پر بیٹھی ہو یعنی ضروری کام میں مصروف ہو۔ تب بھی اس کی خواہش کی رعایت کرے۔ اگرچہ خواہش وضرورت نہ ہو۔ (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 36)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی بہنوں! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ وہ عورت ایمان کا مزہ اور اس کی شیرینی بھی نہیں پاسکتی جو شوہر کی اطاعت اور اس کی بات نہ مانتی ہو۔

عورت کا مرد کا کپڑا دھونا صاف کرنا مسنون ہے

حدیث نمبر 34: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں حضور طیب وطاہر صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے نجاست (Filth) وغیرہ دھوتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسے پہن کر) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔

(بخاری شریف' جلد 1' صفحہ 36)

حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا عظیم ثواب

حدیث نمبر 35: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث) مروی کہ حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جب عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو اس حال میں کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو تو اس کو اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس روزہ دار کو جو راہ خدا عزوجل جہاد میں روزہ رکھ رہا ہو اور جب اسے دردزہ ہوتا ہے تو نہ آسمان والوں کو نہ زمین والوں کو علم ہوتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا چھپا رکھا گیا ہے اور جب وہ بچہ جن دیتی ہے تو اس کے دودھ کا کوئی قطرہ نہیں نکلتا اور اسکا بچہ ایک مرتبہ چوستا نہیں مگر یہ کہ اسے ہر قطرہ اور گھونٹ پر ایک نیکی ملتی ہے اور اگر کوئی عورت رات (بچہ کی وجہ سے) جاگے تو اسے ستر صحیح و سالم غلام اللہ عزوجل کے راستے میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ ان خوش نصیب (Cheerful) عورتوں کیلئے ہے جو نیک ہیں۔ شوہر کی فرمانبردار ہیں جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہیں کرتی ہیں۔ (مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 308)

بچہ جننے والی سیاہ عورت بہتر ہے خوبصورت بانجھ سے

حدیث نمبر 36: حضرت حرملہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچہ جننے والی عورت اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب ہے اس عورت سے جو خوبصورت بانجھ ہو۔

(1۔کنزالعمال' جلد 16' صفحہ 124)' (2۔جامع صغیر' جلد 1' صفحہ 102)

اگر عورت اولاد پر مہربان ہو تو جنت میں

حدیث نمبر 37: حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمل اور ولادت کی مشقت (Labour) کو برداشت کرنے والی اپنے بچوں پر کرم مہربانی شوہر کی نافرمانی نہ کریں گی تو جنت میں داخل ہو جائیں گی۔ (شعب الایمان' جلد 6' صفحہ 409)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کون عورت جنت میں جائے گی؟

حدیث نمبر 38: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ ہاں مگر یہ کہ ایک عورت کو میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے بھی آگے جا رہی ہوگی۔ میں اس سے پوچھوں گا کیا بات ہے تم کون ہو (کہ مجھ سے پہلے جنت میں جا رہی ہو) وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو شوہر کی وفات کے بعد یتیم بچے کی پرورش کی وجہ سے شادی سے رکی رہی۔

(1۔مجمع الزوائد' جلد 8' صفحہ 162)' (2۔فتاویٰ رضویہ' جلد 12' صفحہ 306)

نیک عورت (بیوی) نصف دین ہے

حدیث نمبر 39: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ عزوجل نے نیک عورت (بیوی) سے نواز دیا۔ وہ اس طرح ہے کہ جس طرح اللہ عزوجل نے اسے آدھا

دین سے مدد کر دی۔ یعنی اسے نصف دین مل گیا۔

(1۔ مجمع الزوائد' جلد 4' صفحہ 275)' (2۔ کنز العمال' جلد 16' صفحہ 116)

جنتی عورت کون ہے؟

حدیث نمبر 40: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ساقی کوثر' شفیع روز محشر' تاجدار دو عالم مالک کوثر' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتا دوں وہ کون ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا شوہر پر فریفتہ' زیادہ بچے جننے والی' جب یہ غصہ ہو جائے یا اسے برا بھلا کہہ دیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے) کہے میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک کہ آپ خوش نہ ہو جاؤ۔ (الترغیب والترہیب' جلد 3' صفحہ 37)

اے ہمارے رب عزوجل ہماری اسلامی بہنوں! (ماؤں' بہنوں' بیٹیوں) کو حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہ کی طرح صابرہ' شاکرہ' زاہدہ' عابدہ بنا۔ آمین۔

باب نمبر 5

بچوں کی پیدائش، تربیت اور دیگر معمولات

ماں کیلئے خوشخبری:

حدیث نمبر ۴۶: ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحرو بر صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسے دردزہ (یعنی وقت ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان و زمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا، اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہ خدا عزجل میں 70 غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (الجامع الصغیر الحدیث 1592 جلد 1 صفحہ 99)

اچھی اچھی نیتیں کیجئے

والدین بالخصوص والد کو چاہیے کہ اپنی اولاد کیلئے اچھی اچھی نیتیں کرے۔ (از شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

''نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ'' .

''مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے''۔

(المعجم الکبیر للطبرانی الحدیث 5942 جلد 6 صفحہ 185)

دو مدنی پھول:

۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱) اپنی اولاد کی سنت کے مطابق تربیت کروں گا۔

۲) جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہوں گا۔

۳) بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ نعمت الٰہیہ جان کر شکر الٰہی عزوجل بجا لاؤں گا۔

۴) کسی بزرگ سے اس کی تحنیک کراؤں گا۔ (یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگا دیں)۔

۵) اگر لڑکا ہو تو حصولِ برکت کیلئے اس کا نام ''محمد'' یا ''احمد'' رکھوں گا۔

۶) ساتھ ہی پکارنے کیلئے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گا۔

۷) حتی الامکان اِس کے نام ''محمد'' یا ''احمد'' کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گا۔

۸) انہیں کسی جامع شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گا۔

۹) ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گا۔ (یوم پیدائش کے بعد آنے والا ہر اگلا دن اس کے ساتواں دن ہوتا ہے مثلاً پیر شریف کو بچہ پیدا ہوا تو زندگی کی ہر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)۔

۱۰) سر کے بال اُتروا کر ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کروں گا۔

۱۱) اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤں گا۔

۱۲) حرام کمائی سے بچاؤں گا۔

۱۳) انہیں بہلانے کی لئے جھوٹا وعدہ کرنے سے بچوں گا۔

۱۴) اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گا۔

۱۵) انہیں علم دین سکھاؤں گا۔

۱۶) نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطور مشورہ کہہ کر انہیں نافرمانی کی

آفت سے بچاؤں گا۔

۱۷) اگر کبھی میں نے انہیں کوئی کام کہا اور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دکھایا تو ان کو معاف کردوں گا۔(ماں باپ معاف کر بھی دیں تب بھی اولاد کوتوبہ کرنی ہوگی کیوں کہ والدین کی نافرمانی میں اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی ہے)۔

۱۸) وقتاً فوقتاً اولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتا رہوں گا۔

۱۹) بالغ ہونے پر جلد تر شادی کی ترکیب کروں گا۔

زمانہ حمل کی احتیاطیں

چونکہ زمانہ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے ماں کو چاہیے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکار و خیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جو اثرات مرتب ہوں گے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر بآسانی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں جب تک مائیں عبادت و ریاضت کا شوق اور تلاوت قرآن پاک کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم وعمل کا پیکر اور خوفِ خدا عزوجل کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نماز ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنا لیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی و عریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کرلے گیا۔الا ماشاء اللہ

بہر حال ماں کو چاہیے کہ

1) نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں (نیک اعمال کے فضائل جاننے کی لئے ''جنت میں لے جانے والے اعمال'' ۔مطبوعہ مکتبہ المدینہ کا مطالعہ کیجئے)

2) نمازوں کی پابندی کرتی رہے، ہرگز ہرگز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہوجاتی۔

3) اس مرحلے پر تلاوتِ قرآن پاک کرے کہ ہماری مقدس بیبیاں اس حالت میں بھی نورِ قرآن سے اپنے قلوب کو منور کیا کرتی تھیں۔

پندرہ پارے سنا دیئے:

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریب بسم اللہ مقرر ہوئی تو لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے، بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام (Revelation) ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: ''صاحبزادے، پڑھیے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھیے'' فرمایا: ''میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر ان کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے''۔ (الحفوظ حصہ ۴ صفحہ ۴۱۵)

۴) اس حالت میں بالخصوص رزقِ حلال استعمال کرے تاکہ بچے پر گوشت پوست حلال غذا سے بنے۔

مشتبہ غذا نکالنا پڑتی:

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ:

''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی''۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر بایزید بسطامی صفحہ ۱۲۹)

معذرت کرنا پڑی:

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی متقی تھے، ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ

علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایام حمل میں ہمسایہ (Neighbour) کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا"۔ (تذکرہ الاولیاء ذکر سفیان ثوری، صفحہ ۱۷۴)

۵) کھانے پینے، لباس، چلنے، بیٹھنے، سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔

۶) زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے۔

۷) صدقہ وخیرات کی کثرت کرے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حدیث نمبر ۴۷: حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی"۔

۸) بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگا لیتی ہیں۔ یاد رکھئے کہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۰۸)

اگر دیکھنا ہی ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھئے اور گھر میں اسلامی تصاویر آویزاں کیجئے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

۹) دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ ''۔ (پ۳ ال عمران ۳۶)

''اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے''۔ (کنزالایمان)

ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے:

یا اللہ عزوجل! تیرا کروڑہا کروڑ شکر کہ تو نے مجھے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی، یا اللہ عزوجل! اس کی پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما، یا اللہ عزوجل! تو اسے اپنا اطاعت گزار اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار بنا، یا اللہ عزوجل! تو اس کو متقی پرہیزگار اور مخلص عاشقِ رسول بنا، یا اللہ عزوجل! تو اسے سنتوں کا مبلغ بنا، یا اللہ عزوجل! تو اس کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، یا اللہ عزوجل! اسے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما، یا اللہ عزوجل! اسے ایمان کی عالت(Condition) میں شہادت کی موت نصیب کرنا۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

عظیم ماں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتی تھیں: ''ان شاء اللہ عزوجل میرا یہ لاڈلہ بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا'' اور یہ دعا بھی کرتیں: ''تمہارا نام سردار ہے، اللہ تعالیٰ تجھے دین و دنیا کا سردار بنائے'' اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم بامسمی بنا دیا۔ (حیات محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۰)

۱۰) بعض ماں باپ یہ جاننے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اس کے لئے الٹراساؤنڈ بھی کروا ڈالتے ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے برعکس نتیجہ نکلنے پر (معاذ اللہ عزوجل) خصوصاً بیٹی ہونے کی صورت میں حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یوں اپنے بدترین جاہل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ جتنی

بھی سائنسی تحقیقات ہوتی ہیں ان کی بنیاد گمان پر ہوتی ہے انہیں کسی بھی طرح سے یقینی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بتایا گیا، حقیقت اس کے برعکس ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں! اولاد کے سلسلے میں رضائے الٰہی پر راضی رہنے میں ہی عافیت ہے، ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی پیدائش پر اس کی ماں سے ناروا اسلوک کرنے کی بنا پر رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے۔ اس ضمن میں ایک عبرت ناک سچا واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی ۵ بچیاں تھیں۔ چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن بیوی سے کہا: کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جنا تو میں تجھے نومولود بچی سمیت قتل کر دوں گا۔ رمضان المبارک کی تیسری شب بچی ہی کی ولادت ہوئی صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخو پکار کی پرواہ کیے بغیر اس بے رحم باپ نے (معاذ اللہ عزوجل) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر ککر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریشر ککر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آگیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچالیا گیا اور غالباً اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔

(الامان والحفیظ) (''زلزلہ اور اس کے اسباب'' از امیر اہلسنت مدظلہ العالی صفحہ ۵۱)

اس کے برعکس نیکیوں میں مشغول ہو جانے والوں پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہوتی ہے چند بہاریں ملاحظہ ہوں:

اولادِ نرینہ مل گئی:

ایک اسلامی بھائی کی دو بیٹیاں تھیں۔ وہ اولادِ نرینہ سے محروم ہونے کی وجہ سے افسردہ رہا کرتے تھے۔ ان کی بچیوں کی امی پھر امید سے تھیں۔ کسی اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں ۳۰ دن کے لئے سفر اختیار کیا اس کی برکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ اللہ عزوجل کی شان دیکھئے کہ ابھی تیس دن

پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹے کی ولادت کی خوشخبری مل گئی۔ جب وہ راہِ خدا عزوجل میں تیس دن کے سفر کے بعد لوٹے تو عجیب منظر تھا گھر میں خوشی ہی خوشی سے جھوم رہی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں مدنی منا اور ان کے چہرے پر جگمگاتی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا ہوا تھا۔

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں قسط اول صفحہ ۱۵)

اولاد مل گئی:

ایک اسلامی بھائی تقریباً ۲۵ سال سے بے اولاد تھے۔ دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع ہونے والا تھا۔ ایک مبلغ نے انہیں اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہو کر دعا کرنا، وہاں بہت سارے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہو گئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نواز دیا۔

(دعوت اسلامی کی بہاریں حصہ اول صفحہ ۱۵)

بغیر آپریشن کے اولاد نصیب ہو گئی:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فیضانِ سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لباب ہے، غالباً ۱۹۹۸ء کا واقعہ ہے میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑے گا۔ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع

(صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کے لئے روانگی کے وقت، سامان قافلہ ساتھ لے کر ہسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کے لئے موجود تھے، اہلیہ محترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے اجتماع (ملتان) کے لئے الوداع کیا۔ میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عافیت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے۔ بہرحال میں مدینۃ الاولیا ملتان شریف حاضر ہو گیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دعا کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا: مبارک ہو! گزشتہ رات ربِ کائنات عزوجل نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مدنی منی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آ جاؤں یا ۳۰ دن کے لئے مدنی قافلے کا مسافر بنو؟ امی جان نے فرمایا: ''بیٹا بے فکر ہو کر مدنی قافلے میں سفر کرو''۔

اپنی مدنی منی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے الحمد للہ عزوجل میں ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ الحمد للہ عزوجل مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی برکت کے سبب گھر والوں کا بہت زبردست مدنی ذہن بن گیا، حتی کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ (Safe) تصور کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو کوئی الجھن نہ ہو
غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو
بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی
خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو

مدنی منے کی آمد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو معمول بنا لیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجربہ کر لیجئے ان شاء اللہ عزوجل آپ کو وہ وہ عینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی مزید ایک اور بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔

چنانچہ قصبہ کالونی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ''ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں ۹ لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے نیت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ میری مدنی مُنّی کی امی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آکر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا۔ بلال: الحمد للہ عزوجل ۳۰ دن کے مدنی قافلے کی (نیت کی) برکت سے میرے یہاں مدنی منے کی آمد ہوگئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگر دو مدنی مُنّے مزید پیدا ہوئے۔ اللہ عزوجل کا کرم دیکھئے! ۳۰ دن کے مدنی قافلے کی برکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مدنی مُنّے تولد ہوئے۔ یہ بیان دیتے الحمد للہ عزوجل میں علاقائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں کی بہاریں لٹانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آکے تم باادب، دیکھ و فضلِ رب
مدنی مُنّے ملیں، قافلے میں چلو

کھوٹی قسمت کھری، گود ہو گی ہری
مُنا منی ملیں، قافلے میں چلو

(فیضانِ سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد ۱، صفحہ ۱۰۶۱ بالتصرف ما)

منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام:

(شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی مایہ ناز تالیف فیضان سنت میں اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدنی قافلے کی برکت سے کس طرح من کی مرادیں بر آتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی پژمردہ کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مراد لازمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا اُس کے لئے انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولادِ نرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مدنی مُنیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے چنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۱۶ میں رب العباد عزوجل کا ارشاد حقیقت بنیاد ہے:

"عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ".

"قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو"۔ (کنزالایمان)

دربارِ مشتاق سے کرم:

الحمد للہ عزوجل! صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں "دربار مشتاق" مرجع خلائق ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر میں "اُمید" سے تھیں۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے "بیٹے" کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آ کر دربار مشتاق الرزاق میں حاضری

دی اور بارگاہ الٰہی عزوجل میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپورٹ غلط ثابت ہوگئی اور الحمد للہ عزوجل ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا مدنی منا تشریف لے آیا۔ (فیضانِ سنت باب آداب طعام جلد ۱، صفحہ ۶۳۸)

زچہ و بچہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ کسی کاغذ پر ۵۵ بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسبِ ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر حاملہ گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے ان شاء اللہ عزوجل حمل کی بھی حفاظت اور بچہ بھی بلا و آفت سے سلامت رہے۔ اگر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ۵۵ بار (اول و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی منہ پر لگا دیں تو ان شاء اللہ عزوجل بچہ ذہین ہوگا اور بچوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہ پڑھ کر زیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مل دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل کیڑے مکوڑے اور دیگر موذی جانور بچے سے دور رہیں گے۔ اس طرح کا پڑھا ہوا زیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کے لئے بھی نہایت کارآمد ہے۔ (فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد ۱، صفحہ ۹۹۵)

پیدائش پر ردِ عمل

بیٹا پیدا ہو یا بیٹی، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے کہ بیٹا اللہ عزوجل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ عزیز و اقربا کی طرف سے جس مسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا۔

دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان و بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن

پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں۔ طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ ایسوں کو چاہیے کہ وہ ان روایات کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ:

حدیث نمبر ۴۹: حضرت نبیط شریط رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں۔ اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں وکمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی، جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خداعزوجل اس کے شامل حال رہے گی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الاولاد والحدیث ۱۳۳۸۴ جلد ۸ صفحہ ۲۸۵)

حدیث نمبر ۵۰: حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرار قلب وسینہ صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں''۔

حدیث نمبر ۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے کہ ''جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی برا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا''۔ (المستدرک للحاکم کتاب البر والصلۃ الحدیث ۷۴۲۸ جلد ۵ صفحہ ۲۴۸)

حدیث نمبر ۵۲: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمِ عالم نور

مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ عرض کی گئی: ''اور دو ہوں تو؟'' فرمایا: ''اور دو ہوں تب بھی'' عرض کی گئی: ''اگر ایک ہو تو؟'' فرمایا: ''اگر ایک ہو تو بھی''۔ (المعجم الاوسط الحدیث ۶۱۹۹ جلد ۴ صفحہ ۳۴۷)

حدیث نمبر ۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے روک بن جائیں گی''۔

(صحیح مسلم البر والصلۃ باب فضل رحمۃ اللہ علیہ الی البنات الحدیث ۲۶۲۹ صفحہ ۱۴۱۴)۔

مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں پر شفقت:

حدیث نمبر ۵۴: حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہو جاتے پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چومتیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی القیام الحدیث ۵۲۱۷ جلد ۴ صفحہ ۴۵۴)

حدیث نمبر ۵۵: حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلان نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جنگِ بدر کے بعد حضور پرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ بلا لیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا

دیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد فرمایا: ''ھِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبُتْ فِیَّ''۔ یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(شرح العلامۃ الزرقانی باب فی ذکر اولادہ الکرام جلد ۲، صفحہ ۳۱۸ ماخوذ)

حدیث نمبر ۵۶: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ زیورات بطور تحفہ بھیجے جن میں ایک حبشی نگینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا انگشتِ مبارکہ سے مس کیا اور اپنی نواسی امامہ کو بلایا جو شہزادیٔ رسول حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا: ''اے چھوٹی بچی! اسے تم پہن لو''۔ (سنن ابوداؤد کتاب الخاتم باب ماجاء فی ذہب اللنساء الحدیث ۴۲۳۵ جلد ۴ صفحہ ۱۲۵)

حدیث نمبر ۵۷: حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب و دانائے غیوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابوالعاص کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد الحدیث ۵۹۹۶ جلد ۴ صفحہ ۱۰۰)

۲

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنی بیٹی سے شفقت

حدیث نمبر ۵۸: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہا ان کے پس تشریف لائے اور پوچھا کہ ''میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟'' اور (ازراہِ شفقت) ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب فی قبلۃ الخد الحدیث ۵۲۲۲ جلد ۴ صفحہ ۴۵۵)

ایثار کرنے والی ماں:

حدیث نمبر ۵۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی، اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعہ سے بہ تعجب ہوا، میں نے نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا''۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث ۲۶۳۰ صفحہ ۱۴۱۵)

پیدائش کے بعد کرنے والے کام

اولاد پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں مثلاً ڈھول بجانے بھنگڑا ڈالنے اور میوزیکل پروگرام کرنے کی بجائے صدقہ و خیرات کیجئے اور شکرانے کے نوافل ادا کیجئے، اجتماع ذکر و نعت کیجئے اور ان امور کو بھی سرانجام دیجئے۔

کان میں اذان:

جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا نام پہنچ جائے گا۔ اس طرح ایک مسلمان بچے کے لئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے اور بچے کی روح نورِ توحید سے منور ہوتی ہے اور اس کے دل میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ۶۰: ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا"۔

(جامع الترمذی کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود الحدیث ۱۵۱۹ جلد ۳، صفحہ ۱۷۳)

بچے کے کان میں اذان کہنے سے ان شاء اللہ عزوجل بلائیں دور ہوں گی۔ چنانچہ:

حدیث نمبر ۶۱: حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے الغیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے"۔

(شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد والاہلین الحدیث ۸۶۱۹ جلد ۶ صفحہ ۳۹۰)

بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۵ صفحہ ۱۵۳)

۲) تحنیک (گھٹی دلوانا)

دورِ رسالت سراپا برکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر میں بچہ پیدا ہوتا تو یہ اسے رحمتِ عالم نور مجسم شاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اپنے دہن اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تحنیک کہتے ہیں۔ یوں بچے کو لعاب دہن کی برکتیں بھی نصیب ہو جاتیں۔ چنانچہ:

حدیث نمبر ۶۲: ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک فرمایا کرتے تھے''۔

حدیث نمبر ۶۳: حضرت سیدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ''وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک گود میں رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کے لئے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں بچہ پیدا ہوا تھا''۔

(صحیح بخاری کتاب العقیقہ باب تسمیۃ المولود..... الخ جلد ۳، صفحہ ۵۴۶)

حدیث نمبر ۶۴: حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عزوجل کے محبوب و دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ''ابراہیم'' رکھا اور اسے کھجور سے گھٹی دی''۔

(صحیح المسلم کتاب استحاباب تحنیک المولود..... الخ الحدیث ۲۱۴۵ صفحہ ۱۱۸۴)

حدیث نمبر ۶۵: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی ''جی ہاں'' پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش

کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں اپنے منہ میں چبائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اسے چوسنے لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے'' اور اس بچے کا نام عبداللہ رکھا''۔

(صحیح المسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک المولود.....الخ الحدیث ۲۱۴۴ صفحہ ۱۱۸۳)

انہی احادیث کی بناء پر مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صالح و متقی مسلمانوں سے تحنیک کرواتے ہیں۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے تحنیک کی جاسکتی ہے۔

مفتی اعظم ہند کی تحنیک:

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت پروانۂ شمع رسالت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفیٰ رضا خاں (مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مرشد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: ''آپ بریلی تشریف لے جائیں''۔

کچھ دن بعد حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوش نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں رکھ کر قادریو برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔

(تاریخ مشائخ قادریہ جلد ۲، صفحہ ۲۴۷ ملخصاً)

۳، ۴، ۵ نام رکھنا، بال مُونڈنا اور عقیقہ کرنا:

ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر منڈانے کے وقت اس کا عقیق کیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

(المعجم الاوسط الحدیث ۵۵۷ جلد ۱، صفحہ ۱۷۰)

کیسے نام رکھے جائیں:

والدین کو چاہیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلے اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہو گا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور ملایا جائے گا جیسا کہ:

حدیث نمبر ۶۶: حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء الحدیث ۴۹۴۸ جلد ۴ صفحہ ۳۷۴)

اس حدیث پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (معاذ اللہ عزوجل) کفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذلت کیا ہو گی کہ مسلمان کی اولاد کو کل میدانِ حشر میں کفار کے ناموں سے پکارا جائے۔ والعیاذ باللہ!

ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شریعہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی معنی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی نہیں ہوتے ایسے نام رکھنے سے احتراز کیا جائے۔ انبیاء کرام علیہ السلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہیئں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ اپنے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہو جائے اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات مرتب ہوں گے۔

حدیث نمبر ۶۷: حضرت سیدنا ابووہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء الحدیث ۴۹۵۰ جلد ۴ صفحہ ۳۷۴)

بچے کی کنیت رکھنا جائز اور حصول برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابوتراب (یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) وغیرہ۔

(ماخوذ از بہار شریعت جلد ۳ حصہ ۱۶ صفحہ ۲۱۳)

حدیث نمبر ۶۸: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان کے (بُرے) القابات نہ پڑ جائیں''۔

(کنز العمال کتاب النکاح باب السابع الفصل الاول الاکمال الحدیث ۴۵۲۲۲ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۶)

مسئلہ: عبد المصطفیٰ، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین، وغیرہ نام رکھنا جن میں غلامی نسبت انبیاء و صالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۱۳ ماخوذاً)

مسئلہ: محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد ۱۶، صفحہ ۲۱۴)

مسئلہ: طٰہٰ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مقطعاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۱۳)

مسئلہ: جو نام برے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶، صفحہ ۲۱۳)

حدیث نمبر ۶۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ

مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی تغییر الاسماء الحدیث ۲۸۴۸ جلد ۴ صفحہ ۳۸۲)

حدیث نمبر ۷۰: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے بَرّہ تھا سرور عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے (برہ سے) بدل کر جویریہ رکھ دیا۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الحدیث ۲۱۴۰ صفحہ ۱۱۸۲)

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام:

حدیث نمبر ۷۱: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت پیکر عظمت وشرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں''۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الحدیث ۲۱۳۲ صفحہ ۱۱۷۸)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''عبد اللہ وعبد الرحمٰن بہت اچھے نام ہیں۔ (مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبد الرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے، اسی طرح عبد الخالق کو خالق اور عبد المعبود کو معبود کہتے ہیں) اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے اور جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر (Diminution) کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں، دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۱۱۲ ماخوذا)

نام محمد کی برکتیں:

رحمتِ عالم، شاہِ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی''۔ (کنز العمال کتاب النکاح الفصل الاول فی الاسماء الحدیث ۴۵۲۱۳ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۵)

حدیث نمبر۷۳: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ''محمد'' نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت میں برکت نہ ہوگی''۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی جلد ۱، صفحہ ۲۷۵)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۵، صفحہ ۱۵۴)

جب شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام محمد اور پکارنے کے لئے عرف (مثلاً) رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ، امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہئے اس نام پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔

حدیث نمبر۷۶: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اس کی نسبت برائی کی طرف نہ کرو''۔

(تاریخ بغداد جلد ۳، صفحہ ۳۰۵)

حضرت ابوشعیب رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنا ہاتھ عورت کے

پیٹ پر رکھ کر کہے اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا ۔ ''یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا'' ان شاء اللہ عزوجل لڑکا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۰)

بال منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم زمانۂ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون ملتے تھے لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، اس بچہ کا سر منڈاتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں''۔

(المستدرک للحاکم کتاب الذبائح باب عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ الحدیث ۷۶۶۸ جلد ۵، صفحہ ۳۳۸)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک بھائے میں عقیقے کے جانور کا خون بھر لیتے۔ پھر جب بچے کا سر منڈا دیتے تو وہ خون بھرا پھایا اس کے سر پر رکھ دیتے اور اس کے سر کو عقیقے کے خون سے رنگ دیتے۔ یہ ایک جاہلانہ رسم تھی۔ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے) لگایا کرو''۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب الاطعمۃ باب العقیقۃ لاحدیث ۵۲۸۴ جلد ۷ صفحہ ۳۵۵)

عقیقہ

بچے کی پیدائش اس کے والدین اور خاندان بھر کے لئے مسرت وشادمانی کا پیغام لاتی ہے۔ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اس نعمت کے شکر کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ بطورِ شکرانہ جانور ذبح کیا جائے۔ اس کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔

(ماخوذ بہار شریعت حصہ ۱۵ صفحہ ۱۵۳)

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ:

حدیث نمبر ۷۶: حضرت سیدنا سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت پیکر عظمت و شرافت محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو ہٹاؤ''۔

(صحیح البخاری کتاب العقیقہ باب اماطۃ الاذی عن الصبی فی العقیقہ الحدیث ۱۵۱۸ جلد ۳ صفحہ ۵۴۸)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''جو بچہ قبل بلوغ مر گیا اور اس کا عقیقہ کر دیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مر گیا ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۹۶)

عقیقہ کب کریں؟

حدیث نمبر ۷۷: عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے''۔

(جامع الترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقہ بشاۃ الحدیث ۱۵۲۷ جلد ۳ صفحہ ...)

• اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکیں لیکن ساتھ دن کا لحاظ رکھنا بہتر آئے گا اسے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اس سے پہلے والا دن جب بھی آئے گا ساتواں ہوگا۔ مثلاً ہفتے کو بچہ پیدا ہوا تو جمعۃ المبارک ساتواں دن کہلائے گا۔ علیٰ ھذا القیاس۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۵ صفحہ ۱۵۴)

عقیقے کے جانور:

حدیث نمبر ۷۸: حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے عقیقے کی قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الضحایا باب العقیقہ الحدیث ۲۸۴۱ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳)

حدیث نمبر ۷۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی مکرم، نور مجسم رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل مسند السیدہ عائشہ الحدیث ۲۶۱۹۴ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱)

عقیقے کے چند مسائل:

۱) عقیقہ کے جانور کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔ اس کا گوشت فقراء اور رشتہ داروں میں کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت کھلایا جائے، ہر طرح سے جائز ہے۔

۲) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے اور اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کی طرف سے بکرا کیا گیا جب بھی حرج نہیں۔

۳) گائے ذبح کرنے کی صورت میں لڑکے کے لئے دو حصے اور لڑکی کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔

۴) گائے کی قربانی میں عقیقہ کرنے کے لئے حصہ ڈالا جا سکتا ہے۔

۵) بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈی پر سے چھری وغیرہ سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے۔ اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

۶) گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بہتر ہے کہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

۷) گوشت کی تقسیم اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ سری پائے حجام کو اور ران دائی کو دینے کے بعد بقیہ گوشت کے تین حصے کرلیں، ایک حصہ فقراء، دوسرا عزیز رشتہ داروں اور تیسرا حصہ گھر والے کھائیں۔

۸) عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ، دادا، دادی اور نانا نانی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

۹) عقیقے کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ چاہے تو خود استعمال کرے یا مساکین کو دے دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں خرچ کرے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ ۱۵، صفحہ ۱۵۵)

مدینہ: مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنّت مدظلہ العالی کی تالیف ''عقیقے کے بارے میں سوال جواب'' کا مطالعہ کیجئے۔

بچے کا ختنہ

حدیث نمبر ۸۰: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فطرت پانچ چیزیں ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیرِ ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچیں کترنا، ناخن کاٹنا''۔

(صحیح مسلم باب خصال الفطرۃ الحدیث ۲۵۸ صفحہ ۱۵۳)

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائرِ اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لئے اسے مسلمانی بھی کہا جاتا ہے۔ ولادت کے سات دن بعد ختنہ کرنا جائز ہے، ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ باب التاسع عشر فی الختان ...... الخ جلد ۵، صفحہ ۳۵۷، بہارِ شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۰۰)

مسئلہ: بچے کا ختنہ باپ خود بھی کر سکتا ہے۔ (اگر حجام یا ڈاکٹر وغیرہ ختنہ کریں تو عورت ان کے سامنے نہ آئے بلکہ بچے کو کوئی مرد پکڑے)۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۲۰۴)

بچے کو اس کی ماں دودھ پلائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ''۔ (پ۲ البقرہ ۲۳۳)

''اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس''۔

بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین تحفہ ہے، بوتل کا دودھ کبھی بھی اس کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہئے شدید مجبور کی صورت میں اسے کسی نیک عورت کا دودھ پلایا جائے۔

حدیث نمبر ۸۱: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے''۔

(الجامع الصغیر الحدیث ۴۵۲۵ صفحہ ۲۷۷)

دودھ پلانے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۸۲: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کر دیا ہو۔ پھر جب اس کو دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ اس کے کاندھے پر تھپکی دیتا اور کہتا ہے اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔ (یعنی اس کے گناہ بخش دیے گئے اب دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے)۔ (کنز العمال کتاب النکاح الفصل الثانی فی ترغیبات تخص بالنساء الحدیث ۴۵۱۵۲ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۱)

مسئلہ: زیادہ سے زیادہ دو سال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جا سکتا ہے۔ جب بچہ دو سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا ناجائز ہے۔

(ماخوذ بہار شریعت حصہ ۷ صفحہ ۲۹)

مسئلہ: حدیث نمبر ۸۳: بچوں کو نظر لگنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو ارشاد فرمایا: ''اسے دعا و تعویذ کراؤ، اسے نظرِ بد لگی ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب الرقیۃ من العین......الخ الحدیث ۲۱۹۷ صفحہ ۱۲۰۶)

مسئلہ: بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب الرقیۃ من العین......الخ الحدیث ۲۱۹۷ صفحہ ۱۲۰۶)

تعویذات اسمائے الٰہی و کلام الٰہی و ذکر الٰہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا: ''تو عجب گدھا ہے''۔ وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تمہارے سوال کا جواب دیا ہے، گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کر لیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

الحمد للہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کی تحت دھیارے مسلمانوں کا امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کے سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمد للہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں

تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جا چکے ہیں اور تادم تحریر (۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے ماہانہ سوا دو لاکھ اور سالانہ کم و بیش ۲۶ لاکھ سے زائد ''تعویذات'' و ''اوراد'' دیئے اور کم وبیش ۲۰-۲۵ ہزار مکتوبات بھیجے جاتے ہیں ان میں E-mail کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمد للہ عزوجل ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ ''خوفناک''، ''پراسرار کتا'' اور ''سینگوں والی دلہن'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذات عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

مسئلہ: بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے کا، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (الفتاویٰ الہندیۃ کتاب الطہارۃ جلد ۱، صفحہ ۴۶)

اس لئے کارپیٹ و قالین پر بچے کو لٹاتے یا بٹھاتے وقت اس کے نیچے پلاسٹک شیٹ بچھا دی جائے کیونکہ ناپاک ہونے کی صورت میں ان کا پاک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مسئلہ: جس اعضا کا چھپانا (Cover) ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچے کے لئے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے، دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو اس کے لئے بالغ کا سا حکم ہے۔

(ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس جلد ۹، صفحہ ۶۰۲)

گھٹنے نہ کھولنے پڑیں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کم عمری میں جب

پڑھنے کے لئے جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسمِ برسات میں بھر جاتا۔ اس کو عبور کرنے کے لئے دیگر طلبہ اپنے کپڑے سمیٹ لیتے جس سے ان کے گھٹنے ننگے ہو جاتے بھائی سے عرض کرتے: ''مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروا دیں'' تا کہ آپ کو گھٹنے نہ کھولنے پڑیں۔ (حیاتِ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۰)

اپنے بچوں کو کسی پیرِ کامل کا مرید بنوا دیجئے

ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے اس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہئے نیک اعمال پر استقامت کے علاوہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل سے بیعت ہو جانا بھی ہے۔ کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے چار شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

۱) صحیح العقیدہ سنی ہو۔

۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل (Proposition) کتابوں سے نکال سکے۔

۳) فاسقِ معلن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یعنی تین بار اس سے زیادہ بار کرنے والا یا صغیرہ کو صغیرہ سمجھ کر ایک بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسق معلن ہے)

۴) اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱، صفحہ ۶۰۳)

فی زمانہ جامع شرائط پیرِ کامل کا ملنا نایاب نہیں تو کم یاب نہیں ضروری ہے۔ جو کسی کا مرید نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے اپنے بچوں سمیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت باکاتہم العالیہ کا مرید بن جائے۔ آپ دامت باکاتہم العالیہ قطب مدینہ میزبانِ مہمانِ مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور مفتی

اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ، جانشین قطب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی خلافتیں اور اجازت اسانید احادیث حاصل ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ قادریہ میں مرید فرماتے ہیں۔ قادری سلسلے کی عظمت کے کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضلِ خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ و بشراہم صفحہ ۱۹۱)

مرید ہونے کے لئے اپنا اور بیوی بچوں کا نام پتہ اس پتے پر روانہ کر دیجئے آپ کو مرید بنا لیا جائے گا۔ مکتب نمبر ۳ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نزد پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

بچوں سے محبت کیجئے

بچوں کی دیرپا تعلیم و تربیت کے لئے ان سے ابتداء ہی سے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ یوں جب ماں کی مامتا اور شفقت پدری کی شیرینی گھول کر تعلیماتِ اسلام کا مشروب ان کے حلق میں انڈیلا جائے گا تو وہ فوراً اسے ہضم کر لیں گے۔

حدیث نمبر ۸۴: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے ''الفرح'' کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں''۔ (الجامع صغیر الحدیث ۲۳۲۱ صفحہ ۱۴۰)

حدیث نمبر ۸۵: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم

المرسلین رحمۃ للعلمین شفیع المزنبین انیس الغریبین سراج السالکین محبوب رب العلمین جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم دن کے کسی پہر نکلے نہ سرکار نے کچھ فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کی حتیٰ کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے (وہاں سے واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تھوڑی دیر روکے رکھا، میں نے سمجھا شاید انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں گلے لگا کر چوما اور کہا: ''اے اللہ عزوجل! اس سے محبت کر اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے''۔

(صحیح البخاری کتاب البیوع باب ماذکر فی الاسواق الحدیث 2122 جلد 2 صفحہ 25)

حدیث نمبر ۸۶: حضرت سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں سرخ رنگ کی قمیص پہنے ہوئے چلتے آئے (چونکہ بچے تھے صحیح طریقے سے چل نہیں سکتے تھے اس لئے کبھی گرتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو منبر اقدس سے اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا''۔

(جامع الترمذی کتاب المنذی کتاب المناقب الی محمد بن علی بن ابی طالب الحدیث 3799 جلد 5 صفحہ 429)

حدیث نمبر ۸۷: حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک ران پر مجھے اور اک ران پر امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھاتے اور دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا کرتے: ''اے اللہ عزوجل! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب وضع الصبی علی الفخذ الحدیث 6003 جلد 4 صفحہ 101)

شیرخوار بچے کے رونے کے چند اسباب اور چپ کرانے کے طریقے

بچوں کا رونا کوئی نئی بات نہیں لیکن جب شیرخوار بچہ مسلسل رونے لگے اور چپ ہونے کا نام نہ لے تو ہمیں اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ شیرخوار بچوں کے رونے کے چند اسباب اور ان کا حل ملاحظہ ہو......

۱) بھوک

اکثر بچوں کو دو سے تین گھنٹوں کے اندر بھوک لگنے لگتی ہے ایسی صورت میں اگر بچے کو دودھ دے دیا جائے تو وہ سکون سے سو جاتے ہیں۔

۲) پیاس

موسم گرما میں بخار کی صورت میں جسم سے زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے، اس کی وجہ سے بچوں کو بار بار پیاس لگتی ہے، پانی نہ ملے تو وہ رونے لگتے ہیں، تھوڑا سا پانی دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں اور انہیں قرار آجاتا ہے۔

۳) کپڑے گیلے ہونا:

بچے کا پاجامہ یا جانگیا یا (Napkin) (یعنی شیرخوار بچوں کی پیشاب گاہ پر رکھا جانے والا رومال یا تولئے کا ٹکڑا) پیشاب سے تر ہو جائے تو بچوں کو الجھن ہونے لگی ہے اور فوراً رونے لگتے ہیں Napkin باندھے رکھتی ہیں۔ کچھ مائیں تو اس انداز سے باندھتی ہیں کہ بچے کی ٹانگوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

۴) پیٹ کی خرابی:

بچے پیٹ میں اینٹھن (یعنی مروڑ) کی وجہ سے بھی روتے ہیں اگر بچہ ٹانگیں (Legs) سکیڑ کر اچانک رونا شروع کر دے تو تھوڑی دیر بعد گیس خارج ہونے پر چپ ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایسا ہی کرے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچہ پیٹ کی

تکلیف میں مبتلا ہے۔ دودھ پلانے کے بعد بچے کو سینے سے لگا کر ڈکار یں دلا دی جائیں تو بچے عموماً اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتے اگر بچہ اس تکلیف کی وجہ سے رو رہا ہو تو ڈکار دلانے پر فوراً چپ ہو جاتا ہے، اگر پھر بھی چپ نہ ہو اور مسلسل روتا رہے تو اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔

۵) بوریت:

بچہ کمرے میں تنہا سو رہا ہو اور اچانک اس کی آنکھ کھل جائے اور آس پاس کوئی نظر نہ آئے تو بیزار ہو کر رونے لگتا ہے۔ بچے تنہائی سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں ایسی صورت میں بچے کو گود میں لے کر بہلانے سے بچہ فوراً چپ ہو جاتا ہے۔

۶) دانت نکلنا:

دانت نکل رہے ہوں تو بچہ اس کی وجہ سے بھی روتا ہے لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر بچہ مسلسل رو رہا ہو تو اس کا کوئی سبب ہوگا جسے آپ کا معالج بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

۷) نیند پوری نہ ہونا:

اکثر بچے تو اس وقت روتے ہیں جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے مثلاً بخار ہو نزلہ ہو، کان میں درد ہو، آخری صورت میں بچہ بار بار اپنے متاثرہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اپنے معالج سے رجوع کریں۔

اگر بچہ کسی صورت سے چپ نہ ہو نہ دودھ پلانے پر، نہ ڈکار دلانے پر، نہ تھپکنے پر، نہ گود میں لینے پر تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے کو کہیں نہ کہیں کوئی تکلیف ضرور ہے جس کی وجہ سے بچہ بے چین ہے۔ ایسی صورت میں گھٹی پلانے، گرائپ واٹر پلانے، پیٹ پر ہینگ ملنے، سینے پر بام ملنے، جھنجلا کر تھپڑ مارنے اور بعد میں خود رونے بیٹھ جانے سے بہتر ہے کہ بچے کو فوراً معالج کو دکھائیں۔ اگر بچہ دودھ پینا چھوڑ دے، چہرے سے بیمار لگ رہا ہو، بخار ہو، دست آرہے ہوں، بچہ بے کل ہو، بے قرار ہو، مسلسل رو رہا ہو تو ذرا بھی دیر نہ کریں جلد از جلد اپنے معالج کو دکھائیں یا پھر کسی ماہر اطفال سے رجوع کریں۔

جگر کا کینسر ٹھیک ہوگیا:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رحمتیں اور برکتیں لوٹئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک ایمان افروز خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار ہے۔ چنانچہ گلستانِ مصطفیٰ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔ وہ دُعائے شفا کا جذبہ لئے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماع پاک میں خوب دعا کی الحمد للہ عزوجل واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو ڈاکٹک حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماع پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرنج بھر کر مواد نکالا جاتا تھا۔ الحمد للہ اجتماع پاک (ملتان) میں شرکت کی برکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام ونشان تک نہ رہا تھا۔ الحمد للہ عزوجل تا دم بیان وہ لڑکی اب نہ صرف روبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو
دلائے گا تمکو شفا مدنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی
یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول

مدنی منی کا علاج ہوگیا: پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت

کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر کیجئے او دونوں جہاں کی برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی ایک بہار گزارش کرتا ہوں چنانچہ رنچھوڑ لائن (باب المدینۃ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار عاشقانِ رسول کے تین دن کے مدنی قافلے میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریک سفر تھے، وہ دعاء میں بہت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ استفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی مدنی منی ہے اور اس کے چہرے داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں؟ اس کی وجہ سے مجھے خت تشویش ہے ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آ رہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا ان کی درخواست پر شرکائے مدنی قافلہ نے ان کی مدنی منی کے لئے دعا کی سفر مکمل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اس دکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مسرت سے جھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچی کی امی نے بتایا کہ آپ کے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن الحمد للہ عزوجل حیرت انگیز طر پر مدنی منی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

کوئی سا بھی ہو مرض، آؤ اللہ سے عرض
مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے
مرحبا! ہنس پڑیں! قافلے میں چلو

دودھ پیتے بچوں کے لئے 16 مدنی پھول

1- بچہ یا بچی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد یا برے سات بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر اگر تو بچے کو دم کر دیا جائے تو ان شا اللہ عزوجل بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا۔

2- پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے پانی سے نہلایئے پھر سادہ پانی سے

غسل دیجئے تو ان شاءاللہ عزوجل بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

3- نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچوں کی تندرستی کیلئے بے حد مفید ہے۔اور نیز

4- نہلانے کے بعد بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کیلئے اکسیر ہے۔

5- بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک انگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے۔

6- خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سلائیں یا گود میں میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اونچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دہ ہے

7- ولادت کے بعد بہت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے

8- جب بچے کے مسوڑے سخت ہو جائیں۔

9- روزانہ ایک دو مرتبہ مسوڑھوں پر شہد ملا کریں او بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

10- جب دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کھانے لگے تو خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلایئے۔

11- گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے۔

12- حسب حیثیت بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئیکہ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی وہ بچہ زندہ رہا تو انشاءاللہ عزوجل تمام عمر کام آئے گی۔

13- بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز نہ دیجئے۔

14- ؟؟؟ مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت بہت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچی کی صحت کیلئے بہت ہی نقصان دہ ہیں۔

15- بچوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہت ہی اچھا ہے

16- ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے (فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 993)

بچے کو لوری دینا

بچے کو سلانے یا بہلانے کے لئے لودی دینے کا رواج عام ہے لیکن لوری دیتے وقت خیا رکھا جائے کہ یہ بے معانی کلمات پر مشتمل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی کلمہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمد یا نعت یا اولیائے کرام کی منقبت بچے کو سنائی جائے تو ثواب بھی ملے گا اور بچے کو نیند بھی آ جائے گی۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ کسی محتاط عالم کا ہی کلام پڑھا جائے مثلاً امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (حدائق بخشش) مولانا حسن رضا خان رحمتہ اللہ علیہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ امیر اہلسنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ۔

مسئلہ: بچوں کو سلانے یا رونے سے باز رکھنے کے لئے افیون دینا حرام ہے

(فتاوی رضویہ جلد 24 صفحہ 198)

بچوں پر خرچ کیجئے

اپنے بچوں اور دیگر اہل خانہ پر دل کھول کر خرچ کریں اور بشارات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق دار بنئے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۸۸: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص (ناجائز اور مشتبہ چیز سے) بچنے کے لئے خود پر خرچ کرے گا تو یہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا صدقہ ہے

(مجمع الزوائد کتاب الزکوۃ باب فی نفقۃ الرجل الحدیث 4660 جلد 3 صفحہ 302)

حدیث نمبر۸۹: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا۔

(المعجم الاوسط الحدیث 6135 جلد 4 صفحہ 328)

حدیث نمبر۹۰: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تو جتنا بھی خرچ کرتا ہے تجھے اس کا اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا بھی اجر ملے گا''۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب رثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث 1295 جلد 1 صفحہ 438)

حدیث نمبر۹۱: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار والا تبار ہم بے کسوں کے مددگار شفیع روز شمار عالم کے مالک و مختار حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خرچ کرنے کے اعتبار سے بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اسی طرح وہ دینار (بھی بہتر ہے) جسے وہ راہ خدا عزوجل میں اپنے جانور پر خرح کرتا ہے اور وہ دینار بھی جسے اپنے ساتھیوں پر راہ خدا عزوجل میں خرچ کر دیتا ہے''۔ (المسند للامام احمد بن حنبل حدیث ثوبان الحدیث 2443 جلد 8 صفحہ 323)

حدیث نمبر۹۲: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین انیس الغریبین سراج السالکین محبوب رب العلمین جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جس تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جس تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب فضل النفقۃ علی العیال...... الخ الحدیث 995 صفحہ 499)

حدیث نمبر۹۳: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوعذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟'' اس نے عرض کی ''نہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' حضرت سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خریدلیا، اور وہ درہم لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیئے، آپ نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا: 'پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل وعیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر، اور اگر قرابت داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو ادھر اُدھر، اپنے سامنے، دائیں اور بائیں''۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الابتداء فی النفقۃ بالنفس.....الخ الحدیث 997 صفحہ 499)

مسئلہ: آدمی پر کم از کم اتنا کمانا فرض ہے جو اس کیلئے اس کے اہل وعیال کے لئے ادائیگی قرض کیلئے اور انہیں کفایت کرسکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے ماں باپ محتاج وتنگ دست ہوں تو انہیں بقدر کفایت کما کر دینا فرض ہے۔

(الفتاوی الھندیہ کتاب الکراہیۃ باب الخامس عشر فی الکسب جلد 5 صفحہ 348)

بچوں کو رزقِ حلال کھلایئے

اپنے گھر والوں کو رزقِ حلال کھلانے کا التزام کیجئے کہ اس کی بڑی برکتیں اور فضائل ہیں، چنانچہ:

حدیث نمبر۹۴: حضرت سیدنا بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: ''یا

رسول اللہ! کاش یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز وشبہ والی چیز سے) بچانے کے نکلا ہے تو بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے''۔ (المعجم الکبیر الحدیث ۲۸۲ جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۹)

حدیث نمبر ۹۵: حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس کے لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چند کی طرح چمکتا ہوگا''۔

(شعب الایمان باب فی الزہد وقصر الامل الحدیث ۱۰۳۷۵ جلد ۷ صفحہ ۲۹۸)

تکمیلِ ضرورت اور آسائشوں کے حصول کے لئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے دنیا وآخرت میں عظیم خسارے کا باعث سے ہے جیسا کہ:

حدیث نمبر ۹۶: حضرت سیدنا عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کا ایک درہم جو انسان (اس کا سود ہونا) جانتے ہوئے کھائے، چھتیس بار زنا کرنے سے سخت تر ہے''۔ (المسند للامام احمد بن حنبل حدیث عبد اللہ بن حنظلہ الحدیث ۲۲۰۱۶ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳)

تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا:

حدیث نمبر ۹۸: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ آجائے تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر اس زمانہ میں آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر

اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا"۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے؟" فرمایا: "وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کر دے گا"۔ (الزہد الکبیر الحدیث ۴۷۹ صفحہ ۱۸۳)

احتیاطِ نبوی:

حدیث نمبر ۹۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (جبکہ ابھی بچے ہی تھے) ایک مرتبہ صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فوراً فرمایا: کخ کخ یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم بنو ہاشم صدقے کا مال نہیں کھاتے"۔

(صحیح المسلم کتاب الزکوٰۃ باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... الخ الحدیث ۱۰۶۹ صفحہ ۵۰۱)

بچوں کو نیا پھل کھلایئے

حدیث نمبر ۱۰۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کونین کی بارگاہ میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "یا الٰہی عزوجل! ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت عطا فرما"۔ پھر وہ پھل وہاں موجود بچوں میں سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے"۔

(صحیح المسلم الخ باب فضل المدینۃ دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا بالبرکۃ الحدیث ۱۳۷۳ صفحہ ۷۱۳)

جب کوئی نیا پھل آئے تو اپنے بچوں کو کھلایئے کہ نئے کو نیا مناسب ہے۔ چیز وغیرہ بانٹنے میں پہلے بیٹیوں کو دیجئے کہ ان کا دل تھوڑا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بازار سے اپنے بچوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور

اسے چاہیے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے خوش کرے گا''۔

(فردوس الاخبار باب المیم الحدیث ۵۸۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۶۳)

بچے کی صحت کا خیال رکھئے

والدین کو چاہیئے کہ بچوں کی ء اچھی صحت کے لئے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے گھر اور موسم کے مطابق آرام دہ لباس کا خیال رکھیں۔ ان کے استعمال کی اشیاء کو جراثیم سے بچا کر رکھیں۔ انہیں حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو کسی ماہر طبیب کی خدمت حاصل کریں۔ حصول شفا کے لئے اللہ عزوجل کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ:

حدیث نمبر ۱۰۲: حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے گئیں اور عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بھانجا بیمار ہے''۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔

(صحیح المسلم کتاب الفضائل باب اثبات خاتم النبوۃ الحدیث ۲۳۴۵ صفحہ ۱۲۷۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کبھی آپ کی اولاد یا گھر کا کوئی فرد بیمار ہو جائے تو طبی علاج کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں شامل ہو کر اس کی صحت یابی کی دعا بھی کیجئے۔ الحمد للہ عزوجل! راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے شفایابی کے کئی واقعات ہیں۔ دو بہاریں ملاحظہ ہوں......

بینائی واپس آگئی:

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت

برکاتہم العالیہ کے پاس ایک صاحب اپنے منے کو گود میں اٹھا کر دم کروانے کے لئے لائے اور بتایا کہ بچے کی بینائی چلی گئی ہے۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے دم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور سفر پر جا کر دعا کریں، انشاء اللہ عزوجل کرم ہوگا۔ کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کیا اور سفر پر جا کر دعا مانگی تھی، الحمد للہ عزوجل! میرے منے کی آنکھوں کی روشنی واپس آچکی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(دعوت اسلامی کی بہاریں قسط اول صفحہ ۳)

علاج ہوگیا:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوسی کا بچہ کسی مُوذی مرض میں مبتلا ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا علاج پاکستان میں نہیں ہوسکتا اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو اسے بیرونِ ملک لے جاؤ۔ وہ بے چارہ غریب شخص بیرونِ ملک علاج کروانے کے لئے لاکھوں روپے کہاں سے لاتا۔ الغرض وہ اپنے لختِ جگر کی زندگی سے ناامید ہوگیا۔ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والا تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع قریب تھا۔ میں نے اسے اجتماع میں شرکت کر کے دعا کرنے کی ترغیب دلائی، چنانچہ وہ اپنے بیمار بچے کو بھی اجتماع میں لے گیا اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔ الحمد للہ عزوجل بچہ بالکل تندرست ہوگیا، جب ڈاکٹروں نے بچہ کا دوبارہ طبی معائنہ کیا تو حیران رہ گئے۔ (دعوت اسلامی کی بہاریں حصہ اول صفحہ ۱۵)

زبان کھلنے کے بعد اللہ عزوجل کا نام سکھایئے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق و مالک اور رازق کا اسم ذات "اللہ" سکھانا چاہیے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ

اس کی پاک وصاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔

حدیث نمبر ۱۰۳: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہلواؤ''۔

(شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد والحدیث ۸۶۴۹ جلد ۶ صفحہ ۳۹۷)

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ ''اللہ'' نکلے اور جب وہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذکر اللہ کرتے۔ چنانچہ جب ان کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ ''اللہ'' ہی بولا۔

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن الحاج الحافظ المفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی منی ان کی وفات کے وقت گیارہ ماہ کی تھی۔ جب مدنی منی سے گھر کا کوئی فرد کہتا کہ بولا بیٹی ''پاپا'' تو فرماتے: ''اس کو یوں نہ سکھائیے بلکہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ'' کہتے رہیں۔

(مفتی دعوت اسلامی صفحہ ۴۳)

بچے جب بولنا شروع کریں تو اس سے گفتگو کے دوران صاف اور آسان چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کریں۔ بچے شروع شروع میں تتلا کر بولتے ہیں لیکن آپ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ اسی انداز کو اچھا سمجھنا شروع کریں گے اور ان کی یہ عادت بڑے ہو کر بھی باقی رہتی ہے۔

باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرائیے

جونہی بچہ گھر سے باہر نکلنے کے قابل ہو جائے تو اسے اس کے والد اور دادا اور چچا

وغیرہ کا نام گلی یا محلے کا نام یاد کروا دیجئے تا کہ خدانخواستہ گم ہو جانے کی صورت میں اسے آسانی سے گھر پہنچایا جا سکے۔ اگر آپ اس کام میں سستی کریں گے تو ہوسکتا ہے بچہ گم ہونے کی صورت میں جلدی نہ مل سکے کیونکہ جو شخص بھی اسے گھر پہنچانا چاہے گا وہ اس سے اس کا نام و پتہ پوچھے گا اور جواب میں بچہ اگر یہ کہے کہ میں اپنے کا بیٹا ہوں اور اپنے گھر میں رہتا ہوں تو اس کے گھر کے بار کا کچھ پتا نہ چل سکے گا۔

ضروری عقائد سکھایئے

والدین کو چاہیے کہ جب ان کی اولاد سن شعور کو پہنچ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، انبیاء کرام علیہم السلام، قیامت اور جنت و دوزخ کے بارے میں بتدریج عقائد سکھائیں۔ بچے کو بتائیں کہ:

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہی ہمیں رزق (Livelihood) عطا فرماتا ہے، اسی نے زندگی دی ہے وہی موت دے گا، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، وہ جس، جگہ اور مکان سے پاک ہے (بعض ماں باپ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اپنے بچے کو آسمان کی طرف انگلی اٹھانا سکھاتے ہیں، ایسا نہ کیا جائے) وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ اولاد سے پاک ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے یا ہوگا وہ سب جانتا ہے......

فرشتے اس کی نوری مخلوق ہیں جو اس کے حکم سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں مثلاً بارش برسانا، ہوا چلانا کسی کی روح نکالنا وغیرہا......

اللہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں جن میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں:

۱) تورات (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی)

۲) زبور (یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی)

۳) انجیل (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی)

۴) قرآن کریم (یہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے اپنے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا جن کی مکمل تعداد وہی جانتا ہے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ شان عطا فرمائی ہے۔

قیامت سے مراد یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ آسمان وزمین سب تباہ ہو جائیں گے پھر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میدانِ محشر میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا حساب دیں گے پھر جس کے عمل اچھے ہوں گے اسے جنت ملے گی اور جس کے اعمال برے ہوں گے اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔

بچے کے ذہن میں جنت کا شوق اور جہنم کا خوف بٹھایئے۔ اس سلسلے میں بچی کی سمجھ بوجھ کے مطابق انعاماتِ جنت اور عذاباتِ جہنم کی روایات سنایئے اور اسے بتایئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اللہ عزوجل کی نافرمائی میں زندگی بسر کی تو جہنم کا عذاب ہمارا منتظر ہوگا۔ والعیاذ باللہ...... (ماخوذ از بہار شریعت حصہ اول)

حکایت: ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک بچہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اے منے! تم کیوں رو رہے ہو؟'' عرض کی: ''میں قرآن پاک کی تلاوت (Recite) کر رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا:

''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ''۔ (پ۲۸ التحریم ۶)

''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ

جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں''۔

تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے''۔ آپ نے فرمایا: ''منے تم تو بہت چھوٹے ہو تم جہنم میں نہیں جاؤ گے'' وہ کہنے لگا: ''بابا جان! آپ تو سمجھدار ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کے لئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں''۔

وہ بزرگ اس ننھے مدنی منے کے اس انداز (Behaviour) کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے: ''یہ بچہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہئے''۔ (درۃ الناصحین المجلس السابع والستون صفحہ ۲۶۳)

بچے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈالئے

والدین کو چاہئے کہ سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف واقعات وقتاً فوقتاً بچے کو سناتے رہیں تاکہ اس کے دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پروان چڑھتا چلا جائے۔

حدیث نمبر ۱۰۴: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول من الایمان الحدیث ۱۴ جلد ۱ صفحہ ۱۵)

اپنے بچے کو سرکار مدینہ فیض گنجینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا تبار پر درود پاک پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ اس کے لئے خصوصی طور پر بچے کے سامنے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انور ہونے پر محبت کے ساتھ درود شریف مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم پڑھئے اور صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ (یعنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو) کہہ کر بچے کو بھی درود پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔ وقتاً فوقتاً بچے کو درود شریف پڑھنے کے فضائل بتاتے رہیں، چند روایات پیش خدمت ہیں۔

حدیث نمبر۱۰۵: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحرو بر، آمنہ کے پسر حبیب داور و صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: "اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔ (مسند ابی یعلی مسند انس بن مالک الحدیث ۲۹۵۱ جلد ۳ صفحہ ۹۵)

حدیث نمبر ۱۰۶: حضور پاک صاحب لولاک، سیاح افلاک کا فرمان رحمت نشان ہے: "مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت ہے"۔ (الجامع الصغیر الحدیث ۱۴۰۶ صفحہ ۸۷)

حدیث نمبر ۱۰۷: سید المبلغین رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت نشان ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر اس وقت درود پاک پڑھا ہے"۔

(مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ باب فی الصلوٰۃ علی النبی فی الدعاء وغیرہ الحدیث ۱۷۲۹۱ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱)

حدیث نمبر ۱۰۸: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان عظمت نشان ہے: "جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستر آخرت کی"۔ (کنز العمال کتاب الاذکار الباب السادس الحدیث ۲۲۲۹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵)

حدیث نمبر ۱۰۹: خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تو وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے"۔

(جامع الترمذی کتاب الوتر ماجاء فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ۴۸۴ جلد ۲ صفحہ ۲۷)

حدیث نمبر۱۱۰: آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوب ربِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: ''مجھ پر درود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا''۔ (الدرالمنثور جلد ٦ صفحہ ٦٥٤)

حدیث نمبر۱۱۱: سرکار والا تبار ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار دو عالم کے مالک و مختار حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب وکتاب (Book Keeping) سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے''۔ (فردوس الاخبار الحدیث ۸۲۱۰ جلد ۲ صفحہ ۴۷۱)

حدیث نمبر۱۱۲: نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاقِ اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا''۔ (مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ باب فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ الحدیث ۱۷۲۹۸ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۳)

حدیث نمبر۱۱۳: شہنشاہ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار درود پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے''۔ (الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ۲۲ جلد ۲ صفحہ ۳۲۸)

حدیث نمبر۱۱۴: شہنشاہِ خوش خصال، سلطان شیریں مقال، پیکرِ حسن و جمال مخزن عظمت و کمال دافع رنج و ملال صاحب جود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے''۔ (المعجم الکبیر الحدیث ۹۲۸ جلد ۲ صفحہ ۳۶۱)

والدین کو چاہئے کہ جب بھی نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس آئے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیں اس کا ثبوت اس روایت میں ہے کہ:

حدیث نمبر ۱۱۵: حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنے اور یہ دعا پڑھے: مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہو اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں۔

(المقاصد الحسنۃ تحت الحدیث ۱۰۲۱، صفحہ ۳۹۰)

سید المحبوبین کا ذکر نورِ ایمان و سرورِ جان ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے میں سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق وشوق بیدار کریں۔

صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت سکھایئے

اپنے اسلاف سے عقیدت ومحبت کا تعلق ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے والد کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے دل میں صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عقیدت پیدا کریں۔ اس کے لئے بچوں کو ان کے نفوسِ قدسیہ کی سیرت کے نورانی واقعات سنایئے۔

حدیث نمبر ۱۱۶: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرو میرے بعد انہیں نشانہ اعتراض نہ بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے

بغض رکھا اور جس نے انہیں اذیت دی اور اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے"۔ (سنن الترمذی کتاب المناقب باب فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ۳۸۸۸ جلد ۵ صفحہ ۴۶۳)

حدیث نمبر ۱۱۷: حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا"۔

(المستدرک کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باب وعدنی ربی فی اہل بیتی ...... الخ الحدیث ۴۷۷۴ جلد ۷ صفحہ ۱۳۲)

اولیا کرام رحمہم اللہ کا ادب سکھایئے

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب سکھایئے اور ان کی پیروی کا ذہن بنایئے۔ اپنے مقبول بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ" (پ ۱۱، یونس ۶۲)

"سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم"۔ (کنز الایمان)

حدیث نمبر ۱۱۸: نبی مکرم نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: "جو اللہ عزوجل کے کسی ولی سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عزوجل سے اعلانِ جنگ کر دیا"۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن الحدیث ۳۹۸۹ جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

لیکن یاد رکھئے! کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کیسا ہی عظیم ہو، احکام شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا، چنانچہ داڑھی منڈانے، ایک مٹھی سے گھٹانے، گالیاں بکنے، گانے سننے، فلمیں ڈرامے دیکھنے، نامحرم عورتوں کا ہاتھ پکڑنے والا اور دیگر اعلانیہ گناہ کرنے

والا شخص کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔ بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستہ کی حاجت ان کو ہوتی ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ ایسوں کے بارے میں سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بے شک وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنم میں''۔

(الوقت والجواہر مبحث السادس والعشرون الجزء الاول صفحہ ۲۰۶)

اپنے بچے کو قرآن پڑھایئے

قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل و دماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل ان کا باطن بھی منور ہو جائے گا معلمِ اعظم، شفیع معظم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ چنانچہ:

حدیث نمبر ۱۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاکِ صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بناء پر اہل جنت جان لیں کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی''۔

(المعجم اولاوسط الحدیث ۹۶ جلد ۱ صفحہ ۴۰)

حدیث نمبر ۱۲۰: دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن، محبوب رحمٰن عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

(المعجم الاوسط الحدیث ۹۶۳۵ جلد ۱ صفحہ ۵۲۴)

اگر بچے کا رجحان ہو تو اسے قرآن پاک بھی حفظ کروایئے اس کی فضیلت یا وہ ہے جیسا کہ:

حدیث نمبر ۱۲۱: حضرت سیدنا بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل

کے محبوب، دانائے غیوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
"جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے اپنے بچے کو بغیر دیکھے پڑھنا سکھایا تو اللہ تعالیٰ اس باپ کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اٹھائے گا اور اس کے بیٹھے سے کہا جائے گا: پڑھ پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا ایک درجہ بلند فرما دے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن ختم کر لے"۔ (المعجم الاوسط الحدیث ۱۹۳۵ جلد اصفحہ ۵۲۴)

والدین کو چاہیے کہ اپنے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کے لئے ایسے صحیح العقیدہ قاری صاحب کا انتخاب کریں جو بچے کو درست مخارج سے قرآن پاک پڑھائیں کیونکہ قرآن پاک اتنی تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے کہ حرف دوسرے سے صحیح ممتاز ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴)

اس کے ساتھ ساتھ وہ قاری صاحب بچے کی تربیت میں والدین کے معاون بھی بنیں۔

مدرسۃ المدینہ:

الحمد للہ عزوجل! تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے زیر انتظام اندرونِ و بیرونِ ملک حفظ و ناظرہ کے ہزاروں مدارس بنام "مدرسۃ المدینہ" قائم ہیں جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادمِ تحریر کم وبیش ۴۲۰۰۰ ہزار مدنی منے اور منی منیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کی بہتر تربیت کے لئے اسے قریبی مدرسہ المدینہ میں داخل کروائیں۔

سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور اسے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیں تاکہ بچپن ہی سے ادائیگی نماز کی عادت پختہ ہو۔ بچے کو بالخصوص صبح

سویرے اٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈالیے۔ مگر سردیوں میں بچے کو وضو کے لئے نیم گرم پانی مہیا کیجئے تاکہ وہ سرد پانی کی مشقت سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائے۔ بلکہ والد صاحب کو چاہئے کہ اسے مسجد میں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کر دیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، ادھر ادھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے جماعت کی سب سے آخری صف میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمتِ عملی کی بدولت بچے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہو جائے گا، انشاء اللہ عزوجل۔

حدیث نمبر ۱۲۲: شاہِ بنی آدم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچوں کو سات سال کی عمر ہو جانے پر نماز سکھاؤ اور دس سال کے ہو جانے پر انہیں نماز کے معاملے پر مارو''۔ (سنن ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلوٰۃ الحدیث ۴۰۷ جلد ۱ صفحہ ۴۱۶)

نماز کے عادی:

جب محدثِ اعظم حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بچپن (Childhood) میں چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا شروع کر دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۰)

روزہ رکھوائیے

نماز کی طرح بچے کو روزہ رکھنے کا بھی عادی بنایا جائے۔ اسے روزے کی مشق اس طرح کروائی جائے کہ پہلے اسے چند گھنٹے بھوکا رہنے کا ذہن دیا جائے پھر بتدریج اس دورانیے کو بڑھایا جائے اور جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزہ رکھوایا جائے۔ لیکن اسے باور کروایا جائے کہ محض بھوک پیاس برداشت (Endurance) کرنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزے میں ہر برے کام سے بچنا چاہئے۔

روزہ کشائی:

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ

الرحمٰن کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی رحمۃ اللہ علیہ القوی فرماتے ہیں کہ ''رمضان مبارک کا مقدس مہینہ ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے کشانہ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے ایک محفوظ کمرے میں فرینی کے پیالے جمانے کے لئے چُنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور کے والدِ ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ کے پٹ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ ''اِسے کھالو''۔

آپ عرض کرتے ہیں: ''میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟'' ارشاد ہوتا ہے: ''بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھا لو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے''۔ آپ عرض کرتے ہیں: ''جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے''۔ یہ سنتے ہی حضور کے والدِ ماجد کی چشمانِ مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۸۷ مکتبہ نبویہ لاہور)

دینی تعلیم دلوایئے

اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کے لئے زیورِ علم دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر کمپیوٹر پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں داخلہ دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اعلیٰ تعلیم'' کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور (Disable) ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارالعلوم یا

جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔

بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مطمحِ نظر محض دنیاوی مال وجاہ ہوتی ہے اُخروی مراتب کا حصول ان کے پیشِ نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہئے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز روزہ کے مسائل، دیگر فرائض و واجبات حلال وحرام، خرید وفروخت، اجراہ (یعنی اجرت پر خدمت لینے یا دینے) حقوق العباد (Rights of Humans) وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔

اس کے بعد چاہیں تو وہ دنیاوی تعلیم جس سے احکامِ شرعیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، بھی دلائیں لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروائیں تا کہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائق تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو علم دین بھی سکھائے۔ بطورِ ترغیب علم دین سیکھنے کے چند فضائل ملاحظہ ہوں:

حدیث نمبر۱۲۳: حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے حتی کہ پانی کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسا چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں اور بے شک علماء وارث انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ حاصل کر لیا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب السنۃ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم الحدیث ۲۲۳ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)

حدیث نمبر۱۲۴: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر

دیئے جاتے ہیں''۔ (المعجم الاوسط باب الیم الحدیث ۵۷۲۲ جلد ۴ صفحہ ۲۰۴)

حدیث نمبر ۱۲۵: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے، ایک مجلس کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے۔ اور دوسری مجلس کے لوگ خود بھی فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں۔ اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں یہی افضل ہیں، میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی میں تشریف فرما ہوئے۔

(سنن الدارمی المقدمۃ باب فی فضل العلم الحدیث ۳۴۹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۱)

استاذ کا انتخاب:

ان شفاف آئینوں میں تقویٰ و پرہیزگاری کی نقش نگاری کرنے اور شیطنا کی کاریگری سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تعلیم کے لئے ایسا استاذ تلاش کیا جائے جو خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیکر ہو۔ مگر افسوس! کہ فی زمانہ یہ اہم انتخاب بھی دنیاوی تقاضوں اور سہولتوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دنیا میں جتنے بھی لعل و جواہر پیدا ہوئے ان کی تعلم و تربیت خدا ترس اور شریف النفس علماء و اساتذہ کے ہاتھوں ہوئی۔

حدیث نمبر ۱۲۶: حدیث میں ہے: ''بے شک یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس سے دین حاصل کر رہا ہے''۔

(کنز العمال کتاب العلم الباب الثالث فی آداب العلم الحدیث ۲۹۲۶۰ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵)

جامعۃ المدینہ:

الحمد للہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسب ضرورت قیام و طعام کی سہولت کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) اور اسلامی بہنوں کو ''عالمہ کورس'' کی

مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعات میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم وعمل کا پیکر بن کر نکلیں۔ آپ بھی اپنی اولاد کو علم وعمل سکھانے کے لئے جامعۃ المدینہ میں تعلیم دلوایئے۔

شوقِ علم:

امام اہلسنّت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ الرحمٰن کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ ''اعلیٰ حضرت نے (بچپن میں) کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی، خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے۔ جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے''۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد ۱ صفحہ ۸۹)

اپنی اولاد کو آداب سکھایئے

حدیث نمبر۱۲۷: حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے''۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد الحدیث ۱۹۵۸ جلد ۳ صفحہ ۳۸۲)

حدیث نمبر۱۲۸: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان عالی نشان ہے: ''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا''۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد الحدیث ۱۹۵۹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۳)

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو مختلف آداب سکھائیں، بغرض سہولت یہاں چند اُمور کا بیان کیا جارہا ہے۔

کھانے کے آداب:

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے اگر سنتِ رسول کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ:

۱) ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک لیں۔

حدیث نمبر۱۲۹: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور

کے پیکر تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہئے کہ کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تو تب بھی وضو کرے''۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الوضوء عند الطعام الحدیث ۳۲۶۰ جلد ۴ صفحہ ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔

(مراۃ المناجیح جلد ۶، صفحہ ۳۲)

جب بھی کھانا کھائیں تو بیٹھ کر کھائیں کہ یہ سنت ہے۔ بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دوزانو بیٹھیں۔ (تینوں میں سے جس طرح بھی بیٹھیں گے سنت ادا ہو جائے گی)۔

(اشعۃ اللمعات کتاب الاطعمۃ فصل ۱، جلد ۳ صفحہ ۵۱۸)

کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔

حدیث نمبر ۱۳۰: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے قدموں کے لئے راحت ہے''۔

(سنن الدارمی کتاب الطعمۃ باب فی خلع النعال عند الاکل الحدیث ۲۰۸ جلد ۲ صفحہ ۱۴۸)

۴) کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔

حدیث نمبر ۱۳۱: حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام......الخ الحدیث ۲۰۱۷ صفحہ ۱۱۱۶)

حدیث نمبر ۱۳۲: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔

۵) کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر (Poison) بھی ہو گا تو انشاء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے''۔

(فردوس الاخبار الحدیث ۱۹۵۵ جلد ۱، صفحہ ۲۷۴)

۶) سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔

حدیث نمبر۱۳۳: حضور پاک، صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام والشرب الحدیث ۲۰۲۰ صفحہ ۱۱۱۷)

۷) اپنے سامنے سے کھائیں۔

حدیث نمبر۱۳۴: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو''۔

(صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب الاکل مما یلیہ الحدیث ۵۳۷۷ جلد ۳ صفحہ ۵۲۱)

حدیث نمبر۱۳۵: حضرت سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر ادھر حرکت کر رہا تھا کہ ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا۔ جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کرو

اور اپنے سامنے سے کھایا کرو، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا''۔ (صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین الحدیث ۵۳۷۶ جلد ۳ صفحہ ۵۲۱)

۸) کھانے میں کسی قسم کی عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکرو وخلافِ سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزاری ہو جائے تو ممنوع ہے۔ بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔

حدیث نمبر ۱۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً الحدیث ۵۴۰۹ جلد ۳ صفحہ ۵۳۱)

امام اہلسنّت الشاہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہئے مکروہ وخلاف سنت ہے۔ (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرما لیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرائے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے لئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطور طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے (اور) اتنی مرچ کا یہ عادی نہیں تو عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتا دے۔ اور اگر ایک ہی قسم اکھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ منگانا پڑے گا، اُسے ندامت ہو گی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہو گی تو ایسی حالت میں

مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۵۲)

پینے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

حدیث نمبر ۱۳۷: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحرو بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو اور تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو''۔

(جامع الترمذی کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی التنفس فی الاناء الحدیث ۱۸۹۲ جلد ۳، صفحہ ۳۵۲)

حدیث نمبر ۱۳۸: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید وخوشگوار ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب کراہیۃ التنفس...... الخ الحدیث ۲۰۲۸ صفحہ ۱۱۲۰)

حدیث نمبر ۱۳۹: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ باب فی النفخ فی الشراب الحدیث ۳۷۲۸ جلد ۳ صفحہ ۴۷۴)

حدیث نمبر ۱۴۰: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب کراھیۃ الشرب قائما الحدیث ۲۰۲۵ صفحہ ۱۱۱۹)

چلنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ:

۱) اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

۲) لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کیے پروقار طریقے پر چلیں۔

حدیث نمبر۱۴۱: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی ہدی الرجل الحدیث ۴۸۶۳ جلد ۴ صفحہ ۳۳۸)

۳) راہ چلنے میں بلا ضرورت بار بار اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آ رہی ہو تو سڑک کی طرف بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ کنارے پر ہی رک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

لباس پہننے کے اداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ:

۱) سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے کہ حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے۔ چنانچہ:

حدیث نمبر۱۴۲: حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں''۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی لبس البیاض الحدیث ۲۸۱۹ جلد ۴ صفحہ ۳۷۰)

۲) جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا

قُوَّۃً"۔

"اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے ہی عطا کیا"۔ (المستدرک کتاب اللباس باب الدعاء عند فراغ الطعام الحدیث ۷۴۸۶ جلد ۵ صفحہ ۲۷۰)

۳) پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتہ پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر اُلٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔

حدیث نمبر۱۴۳: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کرتہ پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے"۔ (جامع الترمذی کتاب اللباس باب ماجاء فی القمص الحدیث ۱۷۷۲ جلد ۳ صفحہ ۲۹۷)

۲) اپنے مدنی منے کو عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ:

حدیث نمبر۱۴۴: حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عمامہ (Turban) ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو"۔

(شعب الایمان باب فی الملابس والاوانی فصل فی العمائم الحدیث ۶۲۶۲ جلد ۵ صفحہ ۱۷۶)

بیٹے اور بیٹی کے لباس میں فرق رکھئے کہ بیٹے کو مردانہ اور بیٹی کو زنانہ لباس ہی پہنایئے اور جب بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں ایسا لباس نہ پہننے دیا جائے جس سے ستر پوشی نہ ہوتی ہو۔

حدیث نمبر۱۴۵: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا باریک کپڑے پہن کر سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: "اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہئے

سوائے اس کے''۔ پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا''۔

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فیما تبدی ...... الخ الحدیث ۴۱۰۴ جلد ۴ صفحہ ۸۵)

حدیث نمبر ۱۴۲: حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ایک باریک دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اوڑھا دیا۔

(مؤطا امام مالک کتاب اللباس باب مایکرو للنساء ...... الخ الحدیث ۱۷۲۹ جلد ۲ صفحہ ۴۱۰)

بچیوں کو پردے کی عادت ڈالنے کے لئے انہیں بچپن سے ہی اسکارف اوڑھنے کی تربیت دیجئے۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو چھوٹا سا برقعہ بنوا دیجئے۔ انشاء اللہ عزوجل بچی پردے کی عادی ہو جائے گی۔

مسئلہ: لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور اس کے کان میں بالی پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۲۰۷)

جوتا پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ:

۱) کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے (Slipper) پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو پیلے جاتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہو گی۔

(تفسیر نسفی پ ۱، البقرہ تحت آیۃ ۶۹ صفحہ ۵۸، روح المعانی پ ۱ البقرہ تحت آیۃ ۶۹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۲)

۲) پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔

حدیث نمبر ۱۴۷: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے''۔ (صحیح مسلم

کتاب اللباس والزینۃ باب استحباب لبس النعل ...الخ الحدیث ۲۰۹۷ صفحہ ۱۱۶۱)

۳) جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

۴) استعمالی جوتا اٹھانے کے لئے الٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور برابر والی انگلی استعمال کریں۔

۵) استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ پنجم اسباب فقر و تنگدستی صفحہ ۲۰۱)

ناخن کاٹنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ:

۱) دانت سے ناخن (Nail) نہیں کاٹنا چاہئے کہ مکروہ ہے۔

(الفتاوی الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب التاسع عشر فی الختان ...الخ جلد ۵ صفحہ ۳۵۸)

۲) ناخن اس طرح تراشیں کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے یا پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے یا پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔

(الدر المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد ۹ صفحہ ۶۷۰)

۳) ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

بال سنوارنے کے آداب:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے بال (Hair) ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے کنگھا کرے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب فی اصلاح الشعر الحدیث ۴۱۶۳ جلد ۴ صفحہ ۱۰۳)

۱) مرد کو اختیار ہے کہ پورے بال رکھے یا حلق کروائے۔ پورے بال اس طرح کہ آدھے کان کے برابر یا کانوں کے لو کے برابر رکھے یا اتنے بڑے رکھے کہ شانوں کو چھو لیں اور بیچ سر میں مانگ نکالیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۱۹۸)

۲) سر میں تیل ڈالنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ پھر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی

میں تھوڑا سا تیل ڈالیں اور پہلے سیدھی آنکھ ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی پر، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر پھر الٹی پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پیشانی کی طرف سے تیل ڈالنا شروع کریں۔ سرکار مدینہ، قرار قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیل لگاتے تو الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالتے اور پہلے ابرو پر تیل لگاتے پھر پلکوں پر پھر اپنے سر مبارک پر تیل لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بفصل الثالث صفحہ ۸۱)

حدیث نمبر ۱۴۸: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے۔ (الجامع الصغیر الحدیث ۶۲۴۸ صفحہ ۳۹۱)

ملاقات کے آداب:

حدیث نمبر ۱۴۹: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو''۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان لا یدخل الجنۃ ...... الخ الحدیث ۵۴ صفحہ ۴۷)

حدیث نمبر ۱۵۰: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو سلامتی پالو گے''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان کتاب البر والاحسان باب افشاء السلام واطعام الطعام الحدیث ۴۹۱ جلد ا صفحہ ۳۵۷)

۱) جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں سلام کریں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۸۸)

۲) سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لیکن اگر فقط السلام علیکم کہا جائے تب بھی درست ہے۔ اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں، اگر صرف وعلیکم السلام کہا تو بھی جواب ہو گیا۔ (الفتاویٰ الہندیہ کتاب

الکراہیۃ الباب السابع فی السلام جلد ۵ صفحہ ۳۲۴ وفتاوی رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۹-۳۳۲)

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا کاں علیہ رحمۃ الرحمٰن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مولوی موصوف حسب معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا ''جیتے رہو'' اس پر آپ نے عرض کی ''یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہئے تھا'' مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد ۱ صفحہ ۸۷)

۳) سلام کرنا سنت اور اس کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہو گا۔ (الدر المختار و ارد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد ۹ صفحہ ۳۸۶، بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۹۸-۸۸)

۴) سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔

(فتاوی بزازیہ کتاب الکراہیۃ نوع فی السلام جلد ۶ صفحہ ۳۵۵)

۵) سلام کرنے والے کے لئے سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس کا مال اس کی عزت اس کی آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔

(رد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد ۹ صفحہ ۶۸۲ ملخصاً)

۶) بہار شریعت (حصہ ۱۶ صفحہ ۹۲) میں ہے کہ انگلیوں یا ہتھیلیوں سے سلام کرنا ممنوع ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۱: حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غیروں کی مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے ہے۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والاداب باب ماجاء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام الحدیث ۲۷۰۴ جلد ۴ صفحہ ۳۱۹)

۷) سلام میں پہل کیجئے۔

حدیث نمبر۱۵۲: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا ''پہلے سلام کرنے والا اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے''۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والاداب باب ماجاء فی فضل الذی یبدا بالسلام الحدیث ۲۷۰۳ جلد۴ صفحہ ۳۱۸)

حضرت مولانا سید ایوب علی رحمۃ اللہ علیہ القوی کا بیان ہے کہ ''کوہِ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اصغر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعدِ مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں: ''ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں''۔ مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امام اہلسنّت الشاہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) تشریف لانے والے ہیں، تقدیم سلام سرکار ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں''۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد ا صفحہ ۹۶)

۸) گرم جوشی سے سلام کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔

حدیث نمبر۱۵۳: حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے''۔

(شعب الایمان باب فی حسن الخلق فصل فی طلاقۃ الوجہ الحدیث ۸۰۵۳ جلد ۶ صفحہ ۲۵۳)

۹) ان کو سلام نہ کریں، تلاوت و ذکر و درود میں مشغول ہونے والا، نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا، درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار مین مصروف ہونے والا کھنا کھانے والا غسل خانے میں برہنہ نہانے والا استنجا کرنے والا۔

(ماخوذ بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۹۰-۹۱)

۱۰) اگر کسی نے کہا کہ گا اس نے آپ کو سلام کہا ہے تو سلام لانے اور بھیجنے والا دونوں

مرد ہوں تو جواب یوں کہیں: عَلَیْكَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ۔
اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو تو جواب میں یوں کہیں علیک و علیہ السلام۔

۱۱) خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۹۲ الدر المختار ورد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد ۹ صفحہ ۶۸۵)

۱۲) راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی حائل ہو جائے تو دوبارہ ملاقات پر پھر سلام کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۵۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملتے تو دوبارہ اس کو سلام کرے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یفارق الرجل...... الخ الحدیث ۵۲۰۰ جلد ۴ صفحہ ۴۵۰)

۱۳) مصافحہ کرنا سنت ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے۔ اس کے بعد مصافحہ کریں۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۹۷-۹۸)

حدیث نمبر ۱۵۵: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھوں

کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرمادے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل مسند انس بن مالک الحدیث ۱۲۴۵۴ جلد ۴ صفحہ ۲۸۶)

۱۴) سلام کی طرح مصافحہ میں بھی پہل کریں۔

حدیث نمبر ۱۵۶: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ان میں سے نوے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کے لئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں''۔ (البحر الزخار ابوعثمان النہدی الحدیث ۳۰۸ جلد ۱ صفحہ ۴۳۷)

۱۶) عالمِ باعمل، ساداتِ کرام، والدین اور کسی بھی معظم دینی کے ہاتھ چومنا جائز ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۷: حضرت سیدنا زارع رضی اللہ عنہ جو وفد عبد القیس میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی سواریوں سے اتر پڑے اور حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک کے دستِ مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیا''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ الرجل الحدیث ۵۲۲۵ جلد ۴ صفحہ ۴۵۶)

درمختار میں ہے: ''حصول برکت کے لئے عالم اور پرہیزگار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے''۔ (الدر المختار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء، جلد ۹ صفحہ ۶۳۱)

گھر یا کمرے میں داخل ہونے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ:

۱) جب بھی گویا کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں۔

حدیث نمبر ۱۵۸: حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت لوں؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ''ہاں'' اس نے عرض کی: ''میں تو اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ''۔ انہوں نے عرض کی: ''میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے) پھر اجازت کی کیا ضرورت؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت لے کر جاؤ، کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو؟'' عرض کی: ''نہیں'' ارشاد فرمایا: ''تو اجازت حاصل کر لیا کرو''

(الموطا للامام مالک کتاب الاستئذان باب الاستئذان الحدیث ۱۸۴۷ جلد ۲ صفحہ ۴۴۶)

۲) گھر میں داخل ہونے پر سلام کریں۔

حدیث نمبر ۱۵۹: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیوں کہ تمہارا سلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعث برکت ہوگا''۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والاداب باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ الحدیث ۲۷۰۷ جلد ۴ صفحہ ۳۲۰)

۳) جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہئے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے اور وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔

حدیث نمبر ۱۶۰: مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے کھنکار تے''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب الاستئذان الحدیث ۳۷۰۸ صفحہ ۳۶۹۱)

۴) جب کسی کے گھر جائیں تو سلام کریں اور اپنا نام بتائیں اور پوچھیں کہ کیا میں اندر آسکتا ہوں اگر اجازت مل جائے تو فبہا ورنہ ناراض ہوئے بغیر واپس لوٹ آئیں۔ اس دوران دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ گھر میں نظر نہ پڑے۔

حدیث نمبر۱۶۱: حضرت سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں طرف دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان الحدیث ۵۱۸۶ جلد۴ صفحہ ۴۴۶)

گفتگو کے آداب:

حدیث نمبر۱۶۲: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا چپ رہے''۔

(صحیح البخاری کتاب الرقاق حفظ اللسان الحدیث ۶۴۷۶ جلد۴ صفحہ ۲۴۰)

حدیث نمبر۱۶۳: حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جنت میں بالاخانے ہیں جس کے بیرونی حصے اندر سے اور اندرونی حصے باہر سے نظر آتے ہیں ایک اعرابی نے عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس لئے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''جو اچھی گفتگو کرے''۔

(جامع الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی قول المعروف الحدیث ۱۹۹۱ جلد۳ صفحہ ۳۹۶)

۱) مسکرا کر خندہ پیشانی سے بات کیجئے۔

۲) غیر معمولی تیز رفتاری سے گفتگو وقار میں کمی کرتی ہے۔ سکون اور وقار سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کریں۔

۳) چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ گفتگو کرنا آپ کو ہر دل عزیز بنادے گا۔

۴) جب کوئی بات کر رہا ہو تو اطمینان (Satisfaction) سے سنیں اور اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کریں۔

چھینکنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں۔

حدیث نمبر ۱۶۴: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے تھے۔

(جامع الترمذی کتاب الاداب باب ماجاء فی خفض الصوت وتخمیر الوجہ الحدیث ۲۷۵۴ جلد ۴ صفحہ ۳۴۳)

حدیث نمبر ۱۶۵: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک (Snel) آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے پھر اس کے جواب میں چھینک والا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب اذا عطس کیف یشمت الحدیث ۶۲۲۴ جلد ۴ صفحہ ۱۶۳)

مسئلہ: اگر چھینکنے والا الحمد کہے تو سننے والے پر فوراً اس کا جواب دینا (یعنی یرحمک اللہ کہنا واجب ہے کہ وہ سن لے۔ (الدر المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد ۹ صفحہ ۶۸۳)

جماہی کی مذمت:

حدیث نمبر ۱۶۶: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ک حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الزہد والرقائق باب تشمیت العاطس الحدیث ۲۹۹۵ صفحہ ۱۵۹۷)

جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا الٹ ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔ جماہی روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آنے لگے تو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو فوراً رک جائے گی''۔ (ردالمختار کتاب الصلوٰۃ مطلب: اذا ردد الحکم بین سنۃ ... الخ جلد ۲ صفحہ ۴۹۸-۴۹۹)

سونے، جاگنے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ:

۱) سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۷۰)

۲) سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تا کہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

۳) سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے۔

''اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ''۔

''اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)''۔ (صحیح البخاری کتاب الدعوات باب وضع الدعوات باب وضع الید الیمنی......الخ الحدیث ۶۳۱۴ جلد ۴ صفحہ ۱۹۲ ملخصا)

۴) اُلٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔

حدیث نمبر ۱۶۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا''۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی کراہیۃ الاضطجاع علی البطن الحدیث ۲۷۷۷ جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

۵) کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے۔

۶) کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

۷) جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ''۔

''تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا نام الحدیث ۶۳۱۲ جلد ۴ صفحہ ۱۹۲)

بچوں سے سچ بولئے

بچوں سے سچ بولئے انہیں بہلانے کے لئے جھوٹے وعدے نہ کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۶۸: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اسے کھجور دوں گی''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب الحدیث ۴۹۹۱ جلد ۴ صفحہ ۳۸۷)

اپنے بچوں کو سکھائیے:

۱) حسنِ اخلاق:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ہر ایک سے حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی ترغیب دیں کہ اس میں بہت سی دنیوی واخروی سعادتیں پوشیدہ ہیں جیسا کہ:

حدیث نمبر ۱۶۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسن اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے''۔

(شعب الایمان باب فی حسن الخلق الحدیث ۸۰۳۶ جلد ۶ صفحہ ۲۴۷)

حدیث نمبر ۱۷۰: حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ، قرار قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میزانِ عمل میں کوئی عمل حسنِ اخلاق سے بڑھ کر نہیں''۔ (الادب المفرد باب حسن الخلق الحدیث ۲۷۳ صفحہ ۹۱)

۲) پاکیزگی:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو صاف ستھرا رہنے کی تاکید کریں۔

حدیث نمبر ۱۷۱: حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاکی پسند فرماتا ہے: ستھرا ہے ستھرا پن پسند کرتا ہے''۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی النظافۃ الحدیث ۲۸۹۸ جلد ۴ صفحہ ۳۶۵)

حدیث نمبر ۱۷۲: سرکار مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء الحدیث ۲۲۳ صفحہ ۱۴۰)

۳) مختلف دعائیں:

اپنی اولاد کو مختلف دعائیں سکھایئے مثلاً کھانا کھانے کی دعا، سونے جاگنے کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دعا، کسی نقصان پر پڑھی جانے والی دعا وغیرہ۔ اس کے لئے مختلف دعاؤں کا مجموعہ ''بہار دعا'' مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے۔

۴) سخاوت:

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے صدقہ وخیرات کرنے کا عادی بنائیں اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انہیں صدقہ کے فضائل بتا کر کسی غریب کو ان کے ہاتھوں سے کوئی شے دلوایئے۔

حدیث نمبر ۱۷۳: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سخی آدمی، اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل آدمی اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور دوزخ سے قریب ہے۔ (جامع الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی السخا الحدیث ۱۹۶۸ جلد ۳ صفحہ ۳۸۷)

۵) ذوقِ عبادت:

والدین کو چاہئے کہ اوائل ہی سے اپنی اولاد کے دل میں عبادت (Worship) کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں کبھی انہیں تلاوتِ قرآن پاک کے فضائل بتائیں تو کبھی تہجد کے، کبھی روزے کی فضیلت بتائیں تو کبھی باجماعت نماز کی۔

تہجد پڑھنے کی ترغیب:

دعوتِ اسلامی کی اوائل کی بات ہے کہ مرتبہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ

مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات دیر گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تہجد پڑھوانی چاہئے'' اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے حد غلبہ تھا لہٰذا پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ لیکن امیر اہل سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود (Lap) میں اٹھا کر کھلے آسمان کے تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا: ''چاند'' پھر آپ نے پوچھا ''یہ کیا کر رہا ہے'' مدنی منے نے جواب دیا: ''یہ گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے''۔ اس گفتگو کے دوران مدنی منا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

۶) توکل:

اپنی اولاد کو توکل کی صفتِ عظمیہ سے متصف کرنے کے لئے ان کا ذہن بنائیں کہ ہماری نظر اسباب پر نہیں خالقِ اسباب یعنی رب عزوجل پر ہونی چاہیے۔ رب تعالیٰ چاہے گا تو یہ روٹی ہماری بھوک مٹائے گی، وہ چاہے گا تو یہ دوا ہمارے مرض کو دور کرے گا۔

مروی ہے کہ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کم عمر صاحبزادے کو توکل کی تعلیم دینا چاہی تو ایک دیوار میں سوراخ (Hole) کر کے فرمایا: ''بیٹا جب کھانے کا وقت ہو اس سوراخ کے پاس آ کر طلب کر لیا کرنا، اللہ تعالیٰ عطا فرما دیا کرے گا''۔ دوسری طرف اپنی زوجہ کو ارشاد فرما دیا کہ ''جب مقررہ وقت ہو تو چپکے سے دوسری جانب کھانا رکھ دیا کرنا''۔

حسبِ نصیحت بچہ، سوراخ کے پاس آ کر کھانا طلب کر لیا کرتا، والدہ دوسری جانب سے رکھ دیا کرتیں۔ طلب کے تھوڑی دیر بعد بچہ سوراخ میں ہاتھ ڈالتا تو کھانا موجود پا کر، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کرتا۔ ایک دن ان کی والدہ کھنا رکھنا بھول گئیں۔

حتی کہ کھانے کا وقت نکل گیا۔ جب انہیں خیال آیا، تو جلدی سے بچے کے پاس پہنچیں، دیکھا ک اس کے سامنے نہایت نفیس کھانا رکھا ہوا ہے اور وہ بہت رغبت سے اسے کھا رہا ہے۔ والدہ نے حیرانی سے پوچھا: ''بیٹا! یہ کھانا کہاں سے آیا؟'' جہاں سے روزانہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے''۔

والدہ نے یہ سارا واقعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا، آپ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: ''اب تمہیں کھانا رکھنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ بلا واسطہ ہی پہنچاتا رہے گا''۔

(تذکرہ الاولیاء ذکر احمد بن حرب جلد ۱، صفحہ ۲۱۹)

۷) خوف خدا عزوجل:

اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے ہمارے دل میں خوفِ خدا عزوجل کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ اس کے لئے اپنی اولاد کو ان کے جسم و جاں کی ناتوانی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کی بے نیاز سے ڈراتے رہیے۔ ہمارے اکابرین علیہم رحمہ اللہ المتین کی اولاد بھی خوفِ خدا عزوجل کا پیکر ہوا کرتی تھی چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کے مدنی منے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے......

''یَوۡمَ یَجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِیۡبَا'' ۔(پ۲۹ المزمل ۱۷)

''اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا''۔ (کنز الایمان)

تو خوف الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دم توڑ دیا۔ (تذکرہ الاولیاء ذکر ابوبکر وراق جلد ۲ صفحہ ۸۷)

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کو جب یہ علم ہوا کہ ان کا بیٹا بھی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو خوف وغم کی آیات تلاوت نہ کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سمجھا کہ وہ ان کے پیچھے نہیں ہے اور یہ آیت پڑھی:

''قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَیۡنَا شِقۡوَتُنَا وَ کُنَّا قَوۡمًا ضَآلِّیۡنَ'' ۔

(پ ۱۸ المومنون: ۱۰۶)

''کہیں گے اے رب ہمارے! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے''۔ (کنزالایمان)

تو ان کا بیٹا یہ سن کر بے ہوش ہو کر گر گیا، جب آپ کو اس کا اندازہ ہوا تو تلاوت مختصر کر دی۔ جب ان کی ماں کو یہ ساری بات معلوم ہوئی تو انہوں نے آ کر بیٹے کے چہرے پر پانی چھڑکا اور اسے ہوش میں لائیں۔ انہوں نے حضرتے فضیل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی اس طرح تو آپ اسے مار ڈالیں گے...... ''ایک مرتبہ پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ''۔ (پ۲۴ الزمر ۴۷)

''اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی''۔ (کنزالایمان)

یہ آیت سن کر وہ پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ (کتاب التوابین توبۃ علی بن فضیل صفحہ ۲۰۹)

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہو کر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عزوجل مارے گا (یعنی سزا دے گا) یہ سن کر آپ دامت برکاتہم العالیہ سہم گئے اور ہمشیرہ سے اصرار کرنے لگے: ''بولو اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا...... بولو اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا...... بولو اللہ عزوجل مجھے نہیں مارے گا''۔ آخرِ کار ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دم لیا۔

شہزادۂ امیر اہل سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلمہ الباری فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں (Well) میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی میں دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہو گیا۔ جب میں نے اپنے بابا جان امیر اہل سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا: ''دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہو گیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہو گی''۔

۸) دیانت داری:

اپنی اولاد کو معاشرتی اثرات کی بناء پر بددیانتی کا عادی بننے سے بچانے کے لئے اسے گھر سے دیانت داری کا درس دیجئے۔

حدیث نمبر ۱۷۴: اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا دین کامل نہیں''۔

(شعب الایمان باب فی الامانات.....الخ الحدیث ۵۲۵۴ جلد ۴ صفحہ ۳۲۰)

شیخ طریقت امیر اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بچپن ہی سے شرعی معاملات میں محتاط ہیں۔ آپ نے چھوٹی عمر سے ہی حصولِ رزقِ حلال کے لئے مختلف ذرائع اپنائے۔ ایک بار بچپن ہی میں امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ریڑھی پر ٹافیاں اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے کہ ایک بچے نے دو آنے کی ٹافیاں مانگی۔ آپ نے اسے تین ٹافیاں دیں، ابھی مزید دینے ہی لگے تھے کہ وہ بچہ بھاگتا ہوا سامنے گلی میں داخل ہوا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

سخت گرمی کا موسم تھا مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کو فکرِ آخرت نے بے چین (Restless) کر دیا۔ چنانچہ شدید گرمی میں بھی آپ اس بچے کو تلاش کرنے لگے تا کہ اسے بقیہ ٹافیاں دے سکیں۔ آپ کو نہ تو اس بچے کا نام معلوم تھا اور نہ ہی پتا۔ آپ دروازوں پر دستک دے دے کر اور گلی میں موجود لوگوں کے پاس جا جا کر اس بچے کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں دریافت کرتے۔ جب لوگوں پر حقیقت آشکار ہوتی تو کچھ مسکرا کر رہ جاتے اور کچھ حیران رہ جاتے کہ اتنی چھوٹی عمر میں تقویٰ کا کیا عالم ہے۔ بالآخر آپ مطلوبہ گھر تک جا پہنچے دستک کے جواب میں ایک بوڑھی خاتون نے دروازہ کھولا تو آپ نے سارا ماجرا بیان کیا۔ وہ بڑھیا تڑپ کر بولی: ''بیٹا تم بھی کسی کے لال ہو، ایسی چلچلاتی دھوپ میں تو پرندے بھی گھونسلوں میں ہیں اور تم ایک آنہ کی چیز دینے کے لئے اس طرح گھوم رہے ہو''۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے گفتگو کو طول دینے کی بجائے کہا: ''اگر میں ابھی نہیں دوں گا تو بروزِ قیامت رب عزوجل کی بارگاہ میں اس کا

حساب کیسے دوں گا؟'' یہ کہہ کر آپ نے ٹافیاں اس خاتون کے ہاتھ میں تھمائیں اور سکون کا سانس لیا۔

۹) شکر کرنا:

اپنی اولاد کو شکر نعمت کا عادی بنائیں اور ان کا ذہن بنائیں کہ جب بھی کوئی نعمت ملے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر ۱۷۵: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے (Morsel) اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے''۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء...... الخ باب استحباب حمد اللہ...... الخ الحدیث ۲۷۳۴ صفحہ ۱۴۶۳)

بچے کو شکر کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے اسے ایک لقمہ کھلانے کے بعد الحمد للہ عزوجل کہنے کی ترغیب دیجئے جب وہ کہہ چکے تو دوسرا نوالہ کھلائیے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے کچھ ہی دنوں میں بچہ ہر لقمے پر شکرِ خدا عزوجل کرنے کا عادی بن جائے گا۔

۱۰) ایثار:

بچے کو سکھایا جائے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت قربان کر دینے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کے لئے مختلف اوقات میں اسے ایثار کی عملی مشق کروائیں اور اس سے کہیں اپنی فلاں ضرورت کی چیز فلاں بچے کو دے دے۔

حدیث نمبر ۱۷۶: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے''۔

(اتحاف السادۃ المتقین کتاب ذم البخل...... الخ بیان الایثار وفضلہ جلد ۹ صفحہ ۷۷۹)

۱۱) صبر:

اپنی اولاد کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی صدمہ پہنچے تو بلا ضرورت شرعی کسی کے

سامنے بیان نہ کیجئے اور صبر کا ثواب کمائیے۔

حدیث نمبر ۱۷۷: حضرت سیدتنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک نے فرمایا: ''جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا''۔

(جامع الترمذی کتاب الزہد باب ماجاء مثل ادنیا...... الخ الحدیث ۲۳۳۲ جلد ۴ صفحہ ۱۴۵)

۱۲) قناعت:

اپنی اولاد کو قناعت کی تعلیم دیجئے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے جو مل جائے اس پر راضی ہو جائیں:

حدیث نمبر ۱۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم سرورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے''۔

(کتاب الزہد الکبیر الحدیث ۱۹۴ صفحہ ۸۸)

۱۳) وقت کی اہمیت:

اپنی اولاد کو وقت کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے ان کا ذہن بنائیے کہ وقت ضائع کرنا عقل مندوں کا شیوہ نہیں۔ سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: ''بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس پر عرصہ حسرت دراز کر دیا جائے۔ (مجموعہ رسائل للامام الغزالی ایہا الولد صفحہ ۲۵۷)

اور جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ (الفردوس بماثور الخطاب باب المیم الحدیث ۵۵۴۴ جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اپنے وقت کو کس طرح استعمال کیا کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ چنانچہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے

کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے: ''جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں''۔ (تذکرہ الاولیاء ذکر داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ جلد ا صفحہ ۲۰۱)

۱۴) خود اعتمادی:

وقت بے وقت بچوں کو ڈانٹتے رہنے سے بچوں کی خود اعتمادی بُرے طریقے سے مجروح ہوتی ہے والدین سے گزارش ہے کہ بچوں کی غلطی پر انہیں تنبیہ ضرور کریں مگر اتنی سختی نہ کریں کہ وہ احساس کم تری میں مبتلا ہو جائیں۔ خود اعتمادی کے حصول کے لئے ہر وقت باوضو رہنا بھی مفید ہے۔

۱۵) پڑوسیوں سے حسن سلوک:

بچوں کو سمجھائیے کہ پڑوسی گھرانوں کے بڑے افراد کا احترام کریں اور چھوٹے بچوں سے حسنِ سلوک برتیں۔

حدیث نمبر ۱۷۹: ایک شخص نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت باعظمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیونکر معلوم ہوا کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک تم نے اچھا کیا، اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الثناء الحسن الحدیث ۴۲۲۳ جلد ۴ صفحہ ۴۷۸)

اسلام قبول کر لیا:

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اس مکان کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا اور حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے دروازے کے قریب تھا۔ اس یہودی نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالہ کی راہ سے نجاست حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں پھینکا کرتا تھا۔ اس نے مدت تک ایسا ہی کیا۔ مگر حضرت سیدنا مالک بن

دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کبھی شکایت نہ فرمائی۔

آخر ایک دن اس یہودی نے خود ہی سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ''حضرت! آپ کو میرے نالے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑو رکھ چھوڑی ہے جو نجاست گرتی ہے اس سے صاف کر دیتا ہوں''۔ اس یہودی نے کہا: ''آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟ اور آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا؟'' فرمایا: ''میرے پیارے اللہ عزوجل کا قرآن میں فرمان عالی شان ہے:

''وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ''۔ (پ۴، ال عمران ۱۳۴)

''اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں''۔ (کنز الایمان)

یہ آیات مقدسہ سن کر وہ یہودی بہت متاثر ہوا، اور یوں عرض گزار ہوا: ''یقیناً آپ کا دین نہایت ہی عمدہ ہے۔ آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں''۔ پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ جلد ۱ صفحہ ۵۱)

۱۶) غم خواری:

اپنے بچوں کا ذہن بنایئے کہ جب کسی کو غم زدہ دیکھیں تو اس کی دلجوئی و غم خواری کریں۔

حدیث نمبر ۱۸۰: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہو سکتی''۔ (المعجم الاوسط الحدیث ۹۲۹۲ جلد ۶ صفحہ ۴۲۹)

اسلام ایک کامل دین ہے جو ہمیں بزرگوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اپنی اولاد کو بزرگوں کا احترام کا خوگر بنایئے۔

حدیث نمبر ۱۸۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نوجوان کسی بزشرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا''۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الجلال الکبیر الحدیث ۲۰۲۹،جلد ۳ صفحہ ۱۱۴)

۱۷) والدین کا ادب واحترام:

اپنی ارلادکو والدین کا ادب بھی سکھایئے۔

حدیث نمبر ۱۸۲: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ و نے فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے''۔ ایک شخص نے عرض کی: ''اگر چہ والدین ظلم کریں''؟ ارشاد فرمایا: ''اگر چہ ظلم کریں، اگر چہ ظلم کریں اگر چہ ظلم کریں''۔ (شعب الایمان باب فی ابرالوالدین فصل فی احفظ اللسان ... الخ الحدیث ۷۹۱۶ جلد ۶ صفحہ ۲۰۶)

حدیث نمبر ۱۸۴: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نیک اولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ عزوجل اس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا''۔ عرض کی گئی: ''اگر چہ روزانہ سو مرتبہ دیکھے؟'' فرمایا: ''ہاں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور پاک ہے''۔

(شعب الایمان کتاب الایمان باب فی برالوالدین الحدیث ۷۸۵۹ جلد ۶ صفحہ ۱۸۶)

حدیث نمبر ۱۸۵: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دیا تو یہ اس کے لئے جہنم سے روک بن جائے گا"۔ (شعب الایمان باب فی برالوالدین الحدیث ۷۸۶۱ جلد ۶ صفحہ ۱۸۷)

حدیث نمبر ۱۸۶: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور دو جہاں کے تاجور سلطان بحرو بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت ماؤں کے قدموں کے تلے ہے"۔

(کنز العمال کتاب النکاح الباب الثامن فی برالوالدین الحدیث ۴۵۴۳۱ جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۲)

حدیث نمبر ۱۸۷: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہاری ت بچے تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں گے"۔

(المستدرک کتاب البر والصلۃ باب بروآباؤکم الحدیث ۷۳۴۱ جلد ۶ صفحہ ۲۱۴)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: "اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو"۔

(تنبیہ الغافلین باب حق الولد علی الوالد صفحہ ۶۹)

۱۹) اساتذہ علماء کا ادب:

ولادین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو اساتذہ و علماء کا ادب سکھائیں کہ (علم دین سکھانے والا استاد روحانی باپ ہوتا ہے اور حقیقی والد جسم کا"۔

حدیث نمبر ۱۸۸: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "علم حاصل کرو اور علم کے لئے بردباری و وقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو

اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو"۔ (المعجم الاوسط الحدیث ۶۱۸۴ جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

حدیث نمبر ۱۸۹: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی شخص کو قرآن مجید کی ایک آیت بھی سکھائی وہ اس کا آقا ہے لہٰذا اب اس شخص کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے استاد کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس پر ترجیح (Preference) دے"۔

(المعجم الکبیر الحدیث ۷۶۲۳ جلد ۸ صفحہ ۱۱۲)

۲۰) عاجزی:

اپنے بچوں کو مبتلائے تکبر ہونے سے بچانے کے لئے انہیں عاجزی کی تعلیم دیں کہ ہر مسلمان کو اپنے سے افضل جانیں۔

حدیث نمبر ۱۹۰: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتا ہے"۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب العفو التواضع الحدیث ۲۵۸۸ صفحہ ۱۳۹۷)

۲۱) اخلاص:

والدین اپنے بچوں کا ذہن بنائیں کہ ہر جائز کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔

حدیث نمبر ۱۹۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور محبوبِ اکبر کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائیت تعالیٰ اس کی (ریاکاری) لوگوں میں مشہور کر دے گا اور اسے ذلیل ورسوا کرے گا"۔

(شعب الایمان باب فی اخلاص العمل اللہ ... الخ الحدیث ۶۸۲۲ جلد ۵ صفحہ ۳۳۱)

۲۲) سچ بولنا:

حدیث نمبر ۱۹۲: حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ''سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الادب باب قبح الکذب الحدیث ۲۶۰۷ صفحہ ۱۴۰۵)

مدنی مشورہ:

ان امور کو بآسانی اپنانے کے لئے اپنی اولاد کو دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کر دیجئے۔

اپنے بچوں کو ان امور سے بچایئے

۱) سوال کرنا

دوسروں سے چیزیں مانگنے کی عادت بھی یوں عموماً پائی جاتی ہے۔ آپ اپنی اولاد کو ایسا نہ کرنے دیں اور ان کا ذہن بنایئے کہ شدید ضرورت کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہ مانگیں۔

حدیث نمبر ۱۹۳: حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا''۔ (جامع الترمزی کتاب الزہد باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر الحدیث ۲۳۳۲ جلد ۴ صفحہ ۱۴۵)

۲) اُلٹا نام لینا:

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا الٹا نام (مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ بالخصوص چھوٹے بچے اس میں پیش پیش ہوتے ہیں حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ''۔

(پ ۲۶ الحجرات ۱۱)

''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا''۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''بعض علما نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب (Surnames) مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القات جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسا کہ ابوبکر کا لقب عتیق (یعنی آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (یعنی فرق کرنے والا) اور حضرت عثمان غنی کا ذوالنورین (دونوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتراب (تراب مٹی کو کہتے ہیں) اور حضرت خالد کا سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم (یعنی نام کے قائم مقام) ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش (یعنی چندھی آنکھوں والا) اعرج (لنگڑا)

باب نمبر 6

طہارت کا باب

استنجاء کے بیان میں

استنجا کرنے کا طریقہ

بیت الخلاء (Latrine) میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع یا اللہ میں ناپاک جنوں (نر و مادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

پھر پہلے الٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہوں سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لیں تاکہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں گر کر ناپاک نہ ہو جائے۔ ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کا بلا عذر غیر محرم کے سامنے سر کھولنا یہ حرام ہے جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رُخ بدل دیں اس میں اُمید ہے کہ اس کے لئے مغفرت فرما دی جائے۔

(فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ضرورت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی پر غور نہ کرے یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہے اور بغیر ضرورت اپنی شرم گاہ کی

طرف نہ دیکھے اور نہ نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر (Piles) کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلاضرورت کھنکارے نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم وحیاء کے ساتھ سر جھکائے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

جب فارغ ہو جائے تو پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے اور عورت کے لئے پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سرا نہ لگے پہلے بیچ کی انگلی اونچی رکھے پھر جو اسکے ساتھ والی انگلی ہے اس کے بعد چھینگلیا اونچی رکھنے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 49)

اور جب بعد فراغت بیت الخلاء سے باہر آنے لگے تو پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے۔

الحمد لله الذی اذھب عنی ما یوذینی و امسك علی ما ینفعنی ۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 50)

نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم پر ہے ایک کا حکم سخت ہے اس کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں۔

نجاست غلیظہ

انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو تو اس کو نجاست غلیظہ کہتے مثلاً جیسے پاخانہ' پیشاب' بہتا خون' پیپ' منہ بھر قے' حیض و نفاس واستحاضہ کا خون' مذی' ودی وغیرہ۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر یہ بہت استخفاف ہے تو کفر ہے اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر درہم سے کم ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

نجاست خفیفہ

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے مثلاً جیسے گائے' بیل' بھینس' بکری' اونٹ وغیرہا ان کا پیشاب' نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندہ کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہیں مثلاً جیسے کوا' چیل' شکرا' باز بہری ٔسے یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اور اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین (Sleeve) میں اس کی چوتھائی سے کم یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہو گی) (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 46)

نجاست سے چیزوں (کپڑے یا بدن) کے پاک کرنے کا طریقہ

جو نجاست کپڑے یا بدن پر لگی ہو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نجاست اگر دلدار یعنی گاڑھی ہو مثلاً جیسے پاخانہ' گوبر' خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار

دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے پاک ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب (Good) ہے اور اگر نجاست گاڑھی نہ ہو بلکہ پتلی ہو پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ اپنی پوری قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

حیض کا بیان

عورت کا جو خون اوقات معلومہ (ایام مخصوصہ) میں عورت کے بالغ ہونے کے بعد اس کے رحم کے چھوڑنے سے جاری ہوتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں اور ان اوقات کے علاوہ جو خون جاری ہوتا ہے استحاضہ کہتے ہیں۔ حیض کا خون رحم کی گہرائی سے نکلتا ہے۔

(علامہ یحییٰ بن شرف نووی شرح مسلم جلد 1 صفحہ 141)

حیض کے ابتداء کی وجہ

ابتداء میں حیض کا سبب (Reason) یہ تھا کہ حضرت حوّا علیہ السلام سے جب شجر ممنوعہ کھانے کی وجہ سے ربّ حقیقی کی نافرمانی ہوئی تو اللہ عزوجل نے ان کو حیض کے ساتھ مبتلا کر دیا پس اس وقت سے اب تک ان کی اولاد میں یہ ابتلا برابر جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ (شرح الہدایہ جلد 1 کتاب طہارت باب الحیض صفحہ 258)

حیض کے مسائل

☆ حیض کی مدت کم از کم تین دن تین راتیں ہیں۔ یعنی پورے 72 گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 54)

☆ کرن چمکی تھی کہ حیض شروع ہوا اور تین دن اور تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکتے ہی وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ ان تین دن رات کی مقدار 72 گھنٹے نہیں

ہے۔مگر طلوع سے طلوع تک غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 54)

☆ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے۔جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج داخل میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے۔جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ' سرخ' سبز' زرد' گدلا' مٹیلا سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 55)

☆ تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 57)

☆ طلوع و غروب کے علاوہ اگر کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو وہی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور ایک رات شمار ہوگا۔مثلاً آج صبح کو 9 بجے شروع ہوا تو کل صبح ٹھیک 9 بجے ایک دن رات شمار ہوگا۔(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 42)

حیض والی عورت کے ساتھ کھانا کھانا

حیض والی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے۔

حدیث نمبر 1: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو عالم شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ ٹھہراتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے

بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عورتوں سے) جماع کے سوا ہر شے کرو''۔

لہٰذا اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حیض کے دنوں میں عورت کو الگ رکھنا یہودیوں کے فعل سے مشابہت رکھتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 41)

(9) نو سال کی عمر سے پہلے خون آنا

(9) نو سال کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

حیض والی کو چھپ کر کھانا

خصوصاً حیض والی عورت کے لئے چھپ کر کھانا بہتر ہے۔ (رمضان میں)

(بہار شریعت حصہ دوم)

حالتِ حیض میں جماع کرنا

اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کیا تو حرام ہے اور سخت گناہ گار ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم)

روزے کی حالت میں حیض آنا

روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضاء کرے اگر روزہ فرض تھا تو قضاء فرض ہے اور اگر روزہ نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری)

معلّمہ حائضہ قرآن مجید کیسے پڑھائے

معلّمہ (Lady Teacher) کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 42)

حیض یا استحاضہ

دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اگر پورے پندرہ دن نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 43)

حیض کی حالت میں نماز کا حکم

حیض کے دنوں میں حائضہ عورت پر نمازیں معاف ہیں اور ان کی کوئی قضا نہیں ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 48)

البتہ حیض کے دنوں میں رمضان کے روزے ہونے پر ان کی قضا رکھنا فرض ہے

نفاس کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 354)

نفاس کی ضروری وضاحت

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں اس کی زیادہ سے زیادہ مدت (Time) چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہٰذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کرے اور چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کرے اور نماز و روزہ شروع ہو گئے اگر چالیس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نماز و روزہ وغیرہ ادا کرتی رہی چالیس دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دن نفاس کے ٹھہریں گے جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار ہو گئے یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نمازیں یا روزے قضا کیے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد (4) 354)

نفاس کے مسائل

☆ کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن

رات تو نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پچتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔(درمختار)

☆ اگر دونوں بچوں کی پیدائش میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔(درمختار)

☆ حیض ونفاس والی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

☆ ایسی عورت کو مسجد میں جانا یا خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے یونہی مسجد سے گزرنا یا اس حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت کرنا حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔

(درالمختار)۔

☆ اس حالت (یعنی حیض ونفاس) میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے بلکہ نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں ہاں روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری)

ایک مدنی پھول

حیض ونفاس والی عورت نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی' درود شریف اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ وغیرہ دعائیں پڑھ لیا کرے۔ جتنی دیر نماز پڑھتی تھی تا کہ عادت (ذکر الٰہی) قائم رہے۔(فتاویٰ عالمگیری)

☆ بچہ ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان (Doubt) ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پہلے ختم ہو جائے تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام' رکوع' سجود نہ ہو سکے تو اشارہ سے پڑھے وضو نہ کرے تو تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہو گی۔ توبہ کرے اور بعد طہارت قضاء پڑھے۔(بہار شریعت حصہ دوم)

☆ نفاس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے ہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

حیض و نفاس والی عورت کا قرآن کا چھونا

حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

☆ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59

☆ جزدان (Satchel) میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

☆ حیض و نفاس کی حالت میں کرنتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہے۔ قرآن مجید چھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآن مجید و دینی کتب پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 59)

ضروری بہت ضروری

نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے اور اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ان علاقوں میں جو بعض جگہ ان کے برتن الگ کر دیتی ہیں۔ بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یا انہیں کسی برتن سے ہاتھ لگانے نہیں دیتی۔ یہ اس طرح کی یہود و ہنود کی رسمیں (Customs) ہیں۔ ایسی بے ہودہ رسموں سے دور رہنا لازم ہے اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ (یعنی نفاس کے چالیس دن) پورا نہ ہوئے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر

دیں اور اگر نہانے میں بیماری کا پورا اندیشہ ہے تو تیمّم کریں اور نماز پڑھیں۔
(بہار شریعت حصہ دوم)

استحاضہ کا بیان

استحاضہ وہ خون ہے جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے آئے لیکن نہ تو عادی طور پر اور نہ بچہ کی پیدائش کے بعد، بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے ہو۔

استحاضہ کے مسائل

☆ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔
(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس مستحاضہ کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت (Condition) میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔
(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ اگر کپڑا رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 62)

☆ خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھ لی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یونہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 63)

☆ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی

فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 63)

☆ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی کی جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

ماہواری کے دور کی احتیاطیں

1- ماہواری (Per Menses) کے دنوں میں پر سکون رہیں اور کوئی محنت و مشقت کا کام یا بھاری چیز کو اٹھانے کی غلطی کبھی نہ کریں اس کے نتیجے میں رحم اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے یا اعضائے نسوانی میں کوئی بھی بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔

2- کسی طرح بھی جسم میں ٹھنڈ نہیں لگنی چاہیے۔

3- اپنی سوچ مدنی (دینی) رکھیں اور اخلاقیات کے متعلق کتب وغیرہ کا مطالعہ کریں اور برے وگندے خیالات سے احتیاط برتیں۔

4- ماہواری کا خون رکنا نہیں چاہیے اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اس قسم کے صاف ستھرے کپڑے یا اسپنج والے پیڈ استعمال کرنے چاہئیں جو اس خون کو جذب کر لیں۔

5- ان کپڑوں یا پیڈوں کو ضرورت کے مطابق بدلتا رہنا چاہیے اور ہمیشہ صاف ستھرے اور جراثیم سے پاک کپڑے یا پیڈ استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ پرانے یا بغیر گرم پانی میں دھوئے کپڑے جراثیم (Germs) سے آلودہ ہو جاتے ہیں جو خطرناک بیماری کا سبب بن سکتے ہیں۔

6- ماہواری کے خون کے داغ کپڑوں کو دھونے پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ داغ ختم نہ ہوں تو ہو سکتا ہے ماہواری میں کوئی نقص واقع ہو گیا ہو جس کا فوری علاج کرانا چاہیے۔

7- صاف اور ناصاف خون کی پہچان بھی اسی طرح ہوتی ہے صاف خون کا داغ گہرا

لال ہوگا اور اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی سرخی بتدریج پیلی پڑتی دکھائی دے گی اس کے برخلاف اگر خون کی اصل جگہ پیلی اور ہلکی دکھائی دے اور اس کے آس پاس کی گولائی گہری لال دکھائی دے تو سمجھنا چاہیے کہ ماہواری میں کوئی خرابی ہوگئی ہے اور فوری علاج معالجہ پر توجہ دینی چاہیے۔

8- شرمگاہ کے اندر اسپنج یا کپڑا وغیرہ کچھ بھی نہیں رکھنا چاہیے۔

9- بعض ایسی خواتین جو گیلے کپڑے پہن کر ان دنوں میں سوتی ہیں ان کو جوڑوں کے درد میں مبتلا دیکھا گیا ہے یہ احتیاط استقرار حمل اور زچگی تک کرنا بہتر ہے۔

10- ان دنوں، دکھ، غصہ، لڑائی جھگڑا وغیرہ کا خیال بھی دل میں نہیں آنا چاہیے کہ ماہواری کے دنوں میں گرمی زیادہ بڑھ جاتی ہے نتیجتاً قدرتی طور پر کہ ٹھنڈ میں رہے اور آرام کرے۔

11- پہلی مرتبہ ماہواری کا خون جاری ہونے پر بعض لڑکیوں کو معلومات نہ ہونے کے سبب ڈر اور خوف ہو جاتا ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ گھر کی دوسری سمجھدار عورتیں ماہواری سے متعلق مکمل معلومات احتیاطاً ان کو بتا دیں کیونکہ نہ بتانے سے کبھی کبھی بڑی مصیبت اٹھانی پڑ جاتی ہے۔

ان مذکورہ احتیاطوں پر عمل نہ کرنے سے ماہواری میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور کئی طرح کے اندرونی پیچیدہ امراض (Complicated Diseases) پیدا ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں عورت اپنی صحت خراب کر بیٹھتی ہے اور بعض اوقات زندگی ہی داؤ پر لگ جاتی ہے۔ بہت سی خواتین کو ان دنوں میں کوئلہ، مٹی وغیرہ اشیاء کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے جو پیٹ کے مختلف امراض پیدا کرسکتی ہیں۔

جنب کے احکام ومسائل

جنب کی تعریف

''جنب'' ایسے مرد وعورت کو کہتے ہیں جن پر غسل فرض ہو گیا ہو اور اس ناپاکی (Pollution) کی حالت کو ''جنابت'' کہتے ہیں۔

غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب

1- منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 4)

2- احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔(خلاصۃ الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 13)

3- شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی صفحہ 97)

4- حیض سے فارغ ہونا۔(ایضاً)

5- نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔

(تبیین الحائق جلد 1 صفحہ 17)

نوٹ: اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔

عورتیں غسل جنابت میں اکثر تاخیر کر دیتی ہیں یہاں تک کہ نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی طرح اگر رات میں کسی وجہ سے ناپاک ہو گئیں غسل کی ضرورت پڑ گئی تو صبح ہی غسل کر کے صبح فجر کی نماز نہیں پڑھتی ہیں بلکہ دن چڑھے غسل کرتی ہیں اور کسی بھی نماز کا قضا کر دینا وقت پر نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا غسل کی ضرورت پر صبح جلد ہی غسل کر کے صبح فجر کی نماز کو وقت پر پڑھ لے۔ غسل کا انتظام رکھنا واجب ہے۔ اس وقت ٹھنڈے پانی سے نقصان ہو تو گرم پانی کا انتظام رکھنا واجب ہے تاکہ نمازِ فجر وقت پر ادا کر سکے۔

غسل جنابت نہ کرنے پر وعید

حدیث نمبر 2: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، سیّد المبغلین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنبی (جس پر غسل واجب ہے) موجود ہو۔

(مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 50)

حدیث نمبر 3: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان کے قریب نہیں 1 کافر کا مردہ 2 خلوق (عورتوں کی خوشبو لگانے والا) 3 جنب۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ 50)

تشریح وتوضیح

ان مذکورہ احادیث میں جنابت (یعنی جس پر غسل فرض ہو جائے) والے پر وعید (Threat) آئی ہے۔

جنبی (جس پر غسل فرض ہے) کے احکام

☆ جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویز لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔

☆ اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔ (شامی جلد 1 صفحہ 161)

☆ روپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی

کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یونہی جس برتن یا گلاس پر سورۃ یا آیت لکھی ہو تو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جب کہ خاص بہ نیت شفا ہو۔

☆ قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔ (درمختار جلد 1 صفحہ 161)

☆ ان سب کو فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (شامی جلد 1 صفحہ 163)

طہارت کے احکام و مسائل

نماز کے لئے طہارت ایسی ضروری (Necessary) چیز ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔

حدیث نمبر 4: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سیّد المبغلین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم کو خود سنا آپ فرما رہے تھے کہ کوئی نماز طہارت و وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے دیا گیا کوئی صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف جلد 1 صفحہ)

تشریح و توضیح

اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہو گیا کہ طہارت و وضو کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

طہارت کی قسمیں

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

1-طہارت صغریٰ 2-طہارت کبریٰ

اور طہارت صغریٰ وضو ہے اور طہارت کبریٰ غسل ہے جن چیزوں سے صرف وضو

لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدث اکبر

وضو کا بیان

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں:۔

1- منہ دھونا

2- کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

3- سر کا مسح کرنا

4- ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا۔(شامی جلد 1 صفحہ 203)

فرض کی تعریف

ہمارے (احناف کے) نزدیک فرض اس حکم کو کہتے ہیں جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو جس میں شبہ نہ ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا کرنے والا مستحق ثواب اور اس کو ترک کرنے والا مستحق عقاب ہوگا۔(شرح ہدایہ جلد 1 صفحہ 121 کتاب الطہارات) یعنی اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

وضو کی سنتیں

وضو کی بارہ سنتیں ہیں

1-نیت کرنا۔

2-بسم اللہ پڑھنا۔ اگر وضو سے قبل بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیں تو جب تک باوضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔(مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 513 رقم 1112)

3-دونوں ہاتھوں پہنچوں تک دھونا۔

4-تین بار مسواک کرنا۔

5-تین چلو سے تین بار کلی کرنا۔

6- روزہ نہ ہوتو غرغرہ کرنا۔

7- تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

8- داڑھی ہوتو اس کا خلال کرنا۔

9- ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

10- پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا۔

11- کانوں کا مسح کرنا۔

12- فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھولینا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 6)

سنت کی تعریف

سنت وہ فعل ہے جس پر حضور تاجدار رسالت، پیکر علم وحکمت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار ترک کے ساتھ ہیشگی فرمائی ہے۔ (ھدا شرح ھدایہ جلد 1 صفحہ 125 کتاب الطہارت) یا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کرنے کی تاکید (Confirmation) فرمائی اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت برا۔ یہاں تک کہ جو اس کے چھوڑنے کی عادت ڈال لے وہ عذاب کا مستحق ہے۔

سنت پر عمل کے فضائل

حدیث نمبر 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اُمت کے بگڑتے وقت میری سنت کو مضبوطی (Durability) سے تھامے رکھا (یعنی اس پر عمل کرتا رہا) تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

(1-طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 315 رقم 5414) (2-حلیۃ اولیاء جلد 8 صفحہ 200) (3-الفردوس جلد 4 صفحہ 198 رقم 6608) (4-مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 55 باب للاعتصام بالکتاب وسنۃ) (5-الترغیب

والترہیب جلد 1 صفحہ 41 رقم 65)(6-مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 172)(7-میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 270)

حدیث نمبر 6: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم' نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ تین مرتبہ فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟

حضور شفیع روز شمار' دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء وہ ہیں جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔(1-ابن عساکر جلد 51 صفحہ 46)(2-کنز العمال جلد 10 صفحہ 229 رقم 29209)

حدیث نمبر 7: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 241 ابواب علم رقم 576)

تشریح و توضیح: مذکورہ حدیثوں میں سنت پر عمل کرنے والوں کے لئے انعامات کا ذکر ہے کہ جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرے گا اس کے لئے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ سنت پر عمل کرنے والوں کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے اور اس سے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جو سنت پر عمل کرے اس پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ دعا سنت پر عمل کرنے والے کے متعلق ایک مرتبہ نہیں بلکہ راوی فرماتے ہیں: تین مرتبہ دعا فرمائی اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ سبحان اللہ عزوجل اے سنت پر عمل کرنے والو! تمہیں حضور نور کے پیکر' سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مژدۂ جنت مبارک ہو۔ اے ہمارے اللہ عزوجل ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

میری روح جب نکل کر تیری سنتوں پر چل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

وضو کے مستحبات

وضو کے 22 بائیس مستحبات ہیں۔

1- قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھنا۔

2- پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔

3- اطمینان سے وضو کرنا۔

4- اعضائے وضو پر پہلے پانی چپڑ لینا خصوصاً سردیوں میں۔

5- وضو کرنے میں بغیر ضرورت کسی سے مدد نہ لینا۔

6- سیدھے ہاتھ سے کلی کرنا۔

7- سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا۔

8- اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

9- الٹے ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا۔

10- اُنگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح۔

11- کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنگلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا۔

12- انگوٹھی کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو۔ (خلاصۃ الفتاوی جلد 1 صفحہ 23)

13- معذور شرعی نہ ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا۔

14- جو کامل طور پر وضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اس کا کوؤں یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے، ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں، کونچوں یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے، گھائیوں اور کہنیوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا۔

15- وضو کا لوٹا الٹی طرف رکھئے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وضو کریں تو سیدھی جانب رکھیے۔

16- چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا۔

17- دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔

18- ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا۔

19- ابتداء میں بسم اللہ کے ساتھ درود شریف اور کلمہ شہادت پڑھ لینا۔

20- وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(کنز العمال جلد 9 صفحہ 136 رقم 26133)

21- بعد وضو میانی یعنی پاجامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے اس پر پانی چھڑکنا (ایضاً)

22- اگر مکروہ وقت نہ ہوتو دو رکعت نفل ادا کرنا جسے تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

(ردالمحتار جلد 1 صفحہ 266)

مستحب کی تعریف

وہ عمل جس کا کرنا شریعت کو پسند (Choice) ہے مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی نہ ہو اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

وضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وضو کے لئے نیت کرنا سنت ہے۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے کہ میں حکم الٰہی بجا لانے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے وضو کر رہی ہوں بسم اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنت ہے بلکہ بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیں کہ جب تک باوضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے اب دونوں ہاتھ تین بار پہنچوں تک دھوئیے۔ (نل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے اور ہر بار مسواک کو دھو لیجئے۔ حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قرأت اور ذکر اللہ عزوجل

کے لئے منہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہیے۔ (احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 182) اب سیدھے ہاتھ کے تین چلو پانی سے (ہر بار نل بند کر کے) اس طرح تین کلیاں کیجئے کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چلو (اب ہر بار آدھا چلو پانی کافی ہے) سے ہر بار نل بند کر کے تین بار ناک میں نرم گوشت (Soft Meat) تک پانی چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے (اب نل بند کر کے) الٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سارا چہرہ اس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادتاً سر کے بال اگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے پھر پہلے سیدھا ہاتھ انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر الٹا ہاتھ دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چلو میں پانی لے کر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چلو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازت صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اسراف ہے اب (نل بند کر کے) سر کا مسح اس طرح کیجئے کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی (Fate) کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گدی تک اس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر گدی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے۔ کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مس نہیں ہونے چاہئیں پھر کانوں کی اندرونی سطح کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہری سطح کا مسح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے) اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی

اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجہ نل کھلا چھوڑ دینا یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گناہ ہے۔

اب پہلے سیدھا پھر الٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے (خلال کے دوران نل رکھئے) اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور الٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کر لیجئے۔

وضو کے مکروہات

وضو کے پندرہ 15 مکروہات ہیں۔

1-وضو کے لئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا۔

2- ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا۔

3-اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا۔

4-قبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا کلی کرنا۔

5- زیادہ پانی خرچ کرنا۔

6- اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

7- منہ پر پانی مارنا۔

8- منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

9- ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ روافض اور ہندوؤں کا شعار ہے۔

10- گلے کا مسح کرنا۔

11- الٹے ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا۔

12- سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

13- تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔
14- دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔
15- ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ گیا تو وضو ہی نہ ہوگا۔

مکروہ کی تعریف

وضو کی ہر سنت کا ترک مکروہ ہے اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 22)

وضو کے فضائل

حدیث نمبر 8: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت، پیکر عظمت وشرافت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اے ایمان والو) جب تم وضو کرو تو بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارے محافظ (Protector) فرشتے تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے۔ (طبرانی صغیر جلد 1 صفحہ 132 رقم 196)

حدیث نمبر 9: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدی نے ارشاد فرمایا کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔

(1- ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ) (2- مسند امام احمد بن حنبل رقم 14597)

حدیث نمبر 10: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کا خوش دلی سے مکمل کرنا نصف ایمان ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد صفحہ)

حدیث نمبر 11: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤمن (مرد و عورت) وضو کرتا ہے۔ پس جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کا ہر وہ گناہ جو اس کی دونوں آنکھوں نے کیا تھا وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ

وہ گناہ نکل جاتا ہے یا اِس جیسا کوئی لفظ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کا ہر وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جو اس کے پاؤں نے کئے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک وہ وضو کرنے سے گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ)

تشریح وتوضیح: ان مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی بہت اہمیت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں۔

وضو میں مسواک کی فضیلت

حدیث نمبر 12: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکر عظمت وشرافت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت (نماز) پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔(الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 102 کتاب الطہارۃ رقم 18)

ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت

حدیث نمبر 13: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صبح حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پکارا پھر دریافت فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ کون سی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں تو حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) یہی وجہ ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل جلد رقم 23057)

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

حدیث نمبر 14: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّد المبلغین سیّد المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کامل وضو کر کے پھر یہ کلمہ پڑھے:

''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ''۔

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(مسلم شریف جلد 1 صفحہ کتاب الطہارت رقم 234)

غسل کے احکام و مسائل

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔

1-کلی کرنا۔

2-ناک میں پانی چڑھانا۔

3-تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔(فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 13)

1-کلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پرزے، گوشت، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔

(خلاصۃ الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 21)

2- ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا۔ بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے (خلاصۃ الفتاوی جلد 1 صفحہ 21) نیز ناک کے اندر کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

3- تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔ جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو سوکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 14)

غسل کا طریقہ (حنفی)

بغیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے غسل کرتی ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے پھر استنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو' پھر جسم پر کہیں اگر نجاست ہو تو اس کو دور کیجئے پھر نماز کی طرح کا وضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے۔ ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیجئے خصوصاً سردیوں میں: (اس دوران صابن بھی لگا سکتی ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے' پھر تین بار الٹے کندھے پر' پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار' پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہوں تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ عورت کو تو اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ دوران غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے' کوئی دعا بھی نہ پڑھیے' نہانے کے بعد تولیہ (Towel) وغیرہ سے بدن پونچھنے میں حرج نہیں نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل (نماز) ادا کرنا مستحب ہے۔ (عامہ کتب فقہ حنفی)

غسل کی احتیاطیں

1- اگر عورت کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف بالوں کا جڑ تک تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 13)

2- اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا سوراخ ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔

3- بھنوؤں کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کھال کا دھونا فرض ہے۔

4- کانوں پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

5- ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا۔

6- ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں۔

7- پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

8- ناف (Navel) میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں اُنگلی ڈال کر دھوئیں۔

9- دونوں سرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں۔

10- پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 34)

11- ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیں۔

12- پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں۔

13- فرج خارج (یعنی عورت کی شرم گاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں۔

14- فرج داخل (یعنی شرم گاہ کے اندرونی حصے) میں اُنگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مستحب ہے۔

15- اگر حیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو کسی پرانے کپڑے سے فرج داخل

کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم)

16- اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب

1- منی کا اپنی جگہ سے شہوت (...........) کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔
(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 4)

2- احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔ (خلاصۃ الفتاوی جلد 1 صفحہ 13)

3- شرم گاہ میں حشفہ (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو انزال ہو یا نہ ہو' دونوں پر غسل فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحاوی صفحہ 97)

4- حیض سے فارغ ہونا۔ (ایضاً)

5- نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔

باب نمبر 8

باب الصلوٰۃ

نماز کی شرائط

نماز کی چھ شرطیں ہیں۔

1-طہارت

نماز پڑھنے والے کا بدن' لباس اور جس جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی صفحہ 207)

2-ستر عورت

جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضاء منہ کی ٹکلی' دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلوؤں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے البتہ (Positively) اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک) پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مفتی بہ قول پر نماز درست ہے(الدر المختار معہ ردالمحتار جلد 2 صفحہ 93) اگر ایسا باریک کپڑا پہننا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 58)

3-استقبال قبلہ

یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا۔

4-وقت

یعنی جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نماز عصر ادا کرنی ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقت عصر شروع ہونے سے پہلے

ہی پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔(غنیۃ المستملی صفحہ 224)

تین وقت مکروہ ہیں

1-طلوع آفتاب سے لے کر بیس منٹ بعد تک۔

2-غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے۔

3-نصف النہار یعنی ضحوہ کبریٰ سے لے کر زوال آفتاب تک ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔

5-نیت

نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 65) عربی زبان میں کہنا بھی ضروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔

6-تکبیر تحریمہ

یعنی نماز کو ''اللہ اکبر'' کہہ کر شروع کرنا ضروری ہے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 68)

نماز کے فرائض

نماز کے سات فرض ہیں۔

1-تکبیر تحریمہ

2-قیام

3-قرأت

4-رکوع

5-سجود

6-قعدہ اخیرہ

7-خروج بصنعہٖ

1-تکبیر تحریمہ

درحقیقت تکبیر تحریمہ یعنی (تکبیر اولیٰ) شرائط نماز میں سے ہے۔ مگر نماز کے افعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض سے بھی شمار کیا گیا ہے۔

(غنیۃ صفحہ 253)

2- قیام

یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہے بقدر قرأت فرض قیام بھی فرض بقدر واجب واجب' اور بقدر سنت سنت۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 163)

خبردار!

بعض لوگ معمولی سی تکلیف (Trouble) (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ وہ اس حکم شرعی پر غور کریں جتنی نمازیں قدرت قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصایا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 64)

3-قرأت

قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز (نمایاں) ہو جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 69)

آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سن لے (منیۃ المصلی صفحہ 271) اگر حروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ (Slowly) کہ خود نہ سنا اور کوئی رکاوٹ مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 69)

4-رکوع

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے (درمختار جلد

2 صفحہ 166) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

☆ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ ہاتھ رکھ دے۔ ہاتھ کی انگلیوں کو ملی ہوئی رکھے۔ پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔ دونوں ٹخنے ملا دے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1)

☆ رکوع کا وقت یہ ہے کہ حالت قیام میں سورت ختم کرنے کے بعد رکوع کو جائیں قرأت کے بعد فوراً رکوع کرنا واجب ہے۔

☆ رکوع میں ٹخنوں کا ملا ہونا اور پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ (طحطاوی) دونوں تلوے جمے رہنے کے ساتھ خفیف سے جھکا کے ساتھ ٹخنے بلا تکلف مل جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 169)

5-سجود

حدیث نمبر 1: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور رحمت دو عالم نعمت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے ان میں منہ اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے (Paws) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (مسلم شریف جلد 1 صفحہ 287 کتاب الصلوٰۃ رقم 1001)

☆ ہر رکعت میں دوبارہ سجدہ فرض ہے۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 167)

☆ عورت جب سجدے میں جائے تو پہلے زمین پر گھٹنے رکھے پھر ہاتھ' پھر ناک' پھر پیشانی رکھے جب سجدے سے اٹھے تو اس کا الٹ کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک' پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو سمٹ کر بیٹھے اور سمٹ کر سجدہ کرے اور مرد کی طرح اپنے اعضاء کو الگ نہ کرے عورت کو چاہیے کہ خوب سمٹ کر سجدہ کرے بازو کروٹوں سے ملا دے۔ پیٹ ران سے ملا دے' ران پنڈلیوں اور پنڈلیاں زمین سے اور دونوں قدم سیدھی جانب نکال دے پاؤں کی

انگلیاں کھڑی نہ رکھے اسی طرح ہاتھ بھی زمین سے چمٹ جائیں اور بازوؤں کو کروٹوں سے ملا دے۔ (کتب عامہ)

6-قعدۂ اخیرہ

یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تشہد (یعنی پوری التحیات) رسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 70)

☆ خاص کر عورتوں کیلئے دو زانوں یعنی قعدہ اخیرہ کی حالت (Condition) میں زمین سے چمٹ کر بیٹھنا سنت ہے۔

ہمارے علماء نے عورتوں کے لئے تورک کا قول لیا کہ اس میں زیادہ ستر اور آسانی ہے اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 149)

کیونکہ خواتین کے معاملے میں شرع شریف کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے اس لئے کہ خواتین عورت مستورہ کی مالک ہوتی ہے۔

حدیث نمبر 2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد المبغلین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تمام کی تمام قابل ستر و حجاب ہے۔ (ترمذی شریف ابواب الرضاع) (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 148)

☆ قعدہ میں بیٹھنے کی حالت یہ ہوگی کہ دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دیں اور بائیں یعنی اُلٹی سیرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران اور اُلٹا ہاتھ ران پر اس طرح رکھیں کہ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی اور گھٹنوں کو نہیں پکڑنا ہے۔

التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کلمہ ''لا'' کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی (Palm) سے ملائے اور لفظ لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے مگر اس

کو جنبش نہ دے اور کلمہ "الا" پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔

(بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 45)

حدیث نمبر 3: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور وحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (التحیات میں) انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دار دھاری دار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 119)

حدیث نمبر 4: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکاری مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (التحیات میں انگلی سے اشارہ کرنا) شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 صفحہ 132)

7-خروج بصنعہ

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصدا (یعنی ارادۃً) کرنا جو نماز سے باہر کر دے مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہو گی یعنی اس نماز کا لوٹانا واجب ہو گا اور اگر بلا قصدا کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ (غنیۃ المستملی صفحہ 286)

سجدۂ سہو کا طریقہ

☆ کسی قعدہ میں تشہد سے کچھ رہ گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 127)

☆ التحیات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لیجئے سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 121)

سجدۂ سہو کرنا بھول جائے تو کیا کرے

سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا اور جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام کرنا وغیرہ

منافی نماز ہے یہ نہیں پائی گئی تو اب سجدہ سہو کر لے اور اگر مذکورہ چیزیں یعنی کلام کرنا وغیرہ پائی گئی تو اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔(یعنی نماز دوبارہ پڑھے گی)(در مختار جلد معہ ردالمختار جلد 2 صفحہ 565)

نماز کا طریقہ (حنفی)

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو کہ یہ سنت ہے۔(فتاوی رضویہ جلد 6 صفحہ 155)

پھر نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے اور چادر سے باہر نہ نکالے۔(الہدایہ معہ فتح القدیر جلد 1 صفحہ 246)

اور ہاتھ کی انگلیاں نہ تو بالکل ملائے اور نہ ہی انہیں پھیلائے بلکہ انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرح رکھے پھر "اللہ اکبر" کہتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ نیچے لائے اور تکبیر کے فوراً بعد اپنے ہاتھ قیام میں اس طرح باندھے کہ الٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھے۔(فتاوی عالمگیری جلد 1 صفحہ 73)

اور اس بات کا خیال رکھے کہ تکبیر تحریمہ (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا) کے وقت سر نہ جھکائے اور حالت قیام میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھے۔ہاتھ باندھنے کے بعد سب سے پہلے ثنا پڑھے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ عزوجل اور میں تیری حمد کرتا ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(جامع صغیر جلد 2 صفحہ 408)

پھر تعوذ پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

پھر تسمیہ پڑھے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

پھر مکمل سورۂ فاتحہ پڑھے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ○ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ○ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ○ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ○

(آمین)

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا' روز جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا' نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا''۔

سورۂ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے امین کہیے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلاً سورۂ اخلاص پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ يَلِدۡ ۵ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ○ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کی جوڑ کا کوئی۔

اب ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور رکوع میں صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور اب گھٹنوں پر ہاتھ رکھے زور نہ دے اور گھٹنوں کو نہ پکڑے اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔ (فتاوٰی عالمگیری جلد 1 صفحہ 74)

☆ سجدہ سمٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے۔ (فتح القدیر جلد 1 صفحہ 267)

اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے اسی طرح پاؤں کے دونوں ٹخنے بھی ملا دے اور پاؤں کو بالکل سیدھا نہ رکھے بلکہ ان کو جھکا ہوا رکھے اور رکوع میں نگاہ اپنے پاؤں پر رکھے رکوع میں پہنچ کر کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط پاک ہے پروردگار عظمت والا ہے۔

اسے پانچ، سات یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتی ہے مگر افضل ہے کہ طاق عدد میں پڑھے یعنی دو پر پورا تقسیم نہ ہو طاق عدد کہلاتا ہے۔

''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائے اور اسے بھی اسی طرح ادا کرے جیسا کہ ابھی بیان ہوا ہے دوسرا سجدہ پورا کر کے ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے اسی طرح اٹھے کہ پہلے اپنی پیشانی (Fate) اٹھائے پھر ناک اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھائے آخر میں اپنے دونوں گھٹنے زمین سے اٹھائے اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک نہ لگائے بلکہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہو جائے البتہ بیماری یا حمل کی کمزوری کے باعث زمین پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔

دوسری رکعت کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو پچھلی رکعت کا ہے سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o کے بعد سورۂ فاتحہ آمین کے بعد کوئی بھی سورہ جو یاد ہو پڑھے سورہ ختم کر کے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتی ہوئی رکوع میں جائے تسبیحات پڑھنے کے بعد پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہے اور سیدھی کھڑی ہو جائے اور ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہے۔

پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی پہلے لکھے گئے طریقے کے مطابق پہلا اور دوسرا سجدہ مکمل کرنے کے بعد ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتی ہوئی سر اٹھائے اور قعدہ کرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ عورت کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر اپنی الٹی سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھ لے انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور قعدہ میں اپنی نگاہ گود کی طرف رکھے اگر دو رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ آخیرہ ہوگا اور اگر تین یا چار رکعت نماز

پڑھ رہی ہے تو یہ قعدہ اولیٰ ہوگا۔ قعدہ اولیٰ کی صورت میں صرف تشہد یعنی التحیات پڑھے درودِ ابراہیمی اور دعا نہ پڑھے جب قعدہ آخیرہ کی صورت میں کہ دو رکعت نماز پڑھ رہی ہے تو تشہد پڑھنے کے بعد پہلے درود ابراہیمی پڑھے اس کے بعد دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام پھیر دے۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتی ہوئی سیدھی کھڑی ہو جائے اور ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے''۔ کہے اگر رکوع سے ذرا سر اٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو قومہ یعنی رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑا ہونا چھوٹ جائے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی لہٰذا رکوع کرنے کے بعد سیدھی کھڑی ہو اس کے بعد ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتی ہوئی اس طرح سجدہ میں جائے کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر آہستہ سے رکھے پھر اپنی دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد اپنے ناک کی ہڈی زمین پر جمائے پھر اپنی پیشانی زمین پر جمائے اور اس کا سر اس طرح دونوں ہاتھوں کے درمیان آجائے کہ اس کے کان ہاتھوں کے انگوٹھوں کی سیدھ

میں ہوں اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے بلکہ دونوں پاؤں کو سیدھی جانب نکال دے اور خوب سمٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور دونوں رانیں دونوں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں بازو اپنے دونوں پہلو سے ملا کر زمین پر بچھا دے اور سجدہ میں اپنی نگاہ ناک پر رکھے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے۔

"سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی"

اور ان کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا پہلے بیان ہوا۔ سجدہ کی تسبیح پڑھنے کے بعد پھر اپنے سر کو اٹھائے اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائے پہلا سجدہ کر کے دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے جو بیٹھا جاتا ہے۔ اسے جلسہ کہتے ہیں۔ یہ بھی نماز کے واجب میں سے ہے اگر کسی عورت کے پہلا سجدہ کر کے بس ذرا سا سر اٹھایا اور دوبارہ سجدہ میں چلی گئی تو اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ لہٰذا اس بات کا خیال رکھے کہ ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے اچھی طرح بیٹھے پھر دوسرا سجدہ کرے دو سجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دے اور اپنی بائیں یعنی الٹی سیرین پر اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رخ ہوں گھٹنوں سے نیچے انگلیاں نہ لٹکائیں پھر تشہد پڑھنے میں جب پہلے خط کشیدہ یعنی "لا الہ" کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی اپنی ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لا" پر شہادت کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش (Motion) نہ دے اور جب دوسرے خط کشیدہ کلمہ یعنی "الا اللہ" پر پہنچے تو انگلی اٹھانا بھول جائے تو ان لفظوں کے آگے پیچھے انگلی نہ اٹھائے اور نہ ہی گرائے بلکہ بغیر انگلی اٹھائے اور گرائے تشہد مکمل کرے نماز ہو جائے گی۔ تشہد ختم کرنے کے بعد اگر دو رکعت پڑھ رہی ہے تو درود ابراہیمی پڑھے۔

درود ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ٥

ترجمہ: الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے الٰہی برکت دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے''۔

درود ابراہیمی پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

دعا

" اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا''۔

لکھی گئی اس دعائے مذکورہ کے علاوہ اور بھی پڑھ سکتی ہے۔ بہار دعا پر کئی دعائیں لکھی ہیں وہاں سے دیکھ کر یاد کرے دعا ختم کرنے پر اس طرح سلام پھیرے کہ پہلے سیدھے کندھے کی طرف منہ کر کے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ '' کہے پھر الٹے کندھے کی طرف منہ کر کے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ '' کہے سلام پھیرتے وقت نگاہ اپنے کندھوں پر رکھے اور فرشتوں پر بھی سلام کرنے کی نیت کرے۔ سلام پھیرتے

وقت بدن یا سینے کو نہ گھمائیں بلکہ صرف گردن کو گھمائیں اور سلام پھیریں۔

عورت کی امامت

عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے چاہے فرض میں ہو یا نفل میں پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے تو امام آگے نہ ہو بلکہ وسط میں کھڑی ہو مردوں کے امام کی طرح آگے کھڑی نہ ہو کہ اس میں ان کی امام آگے کھڑی ہو تو کراہت (Aversion) دوہری ہو جائے گی اور امام دوہری گنہگار لیکن جب بھی نماز فاسد نہ ہو گی" یہ بحث مذکورہ درج ذیل کتابوں سے ماخوذ ہے"۔

(1- درمختار جلد 1 صفحہ 515) (2- فتاویٰ ہندیہ جلد 1 صفحہ 85) (3- مجمع الانہر جلد 1 صفحہ 108) (4- شرح ہدایہ جلد 2 صفحہ 94) (5- فتاویٰ بریلی شریف صفحہ 357) (6- نصاب شریعت جلد 1 صفحہ 262)

نماز کے دوران بچے کا گود میں بیٹھنا

اگر بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس عورت کے روکنے سے رکا ہوا ہے اور اس بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تو نماز نہ ہو گی اور اگر بچہ خود رکا ہوا ہے اور عورت کے روکنے سے نہیں رکا اور بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری)

ایک عورت کا بچہ بحالت نماز دودھ پینے لگ جائے تو

اگر دودھ پستان (Breast) سے نکلا تو نماز ٹوٹ گئی ورنہ خالی تین چسکیوں کے ساتھ نماز ٹوٹ جائے گی خواہ دودھ پستان سے نکلے نہ نکلے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

ریاکاری کے خوف سے نماز ترک کرنا

اگر نماز خلوص سے پڑھ رہی تھی اور لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ ریاکاری کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتی تھی کہ ریاکاری کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس

کی وجہ سے نماز ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار پڑھ لے۔ (درمختار)

باریک ململ کی چادر میں نماز پڑھنا

اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی جھلکتی ہو عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ پہن لے جس سے بالوں کی سیاہی نظر نہ آئے کہ

''چھپانے والی چیز وہ ہے جو اپنی اندر کی چیز کو ظاہر نہ کرے مزید یہ کہ اس سے جسم کا رنگ دکھائی نہ دے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 29)

پس اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا وہ دوپٹہ جس سے سیاہی چمکے اس سے نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

نوٹ: لہٰذا جارجٹ' باریک ململ' شیفون وغیرہ کے دوپٹوں میں نماز نہیں ہوگی اس لئے مدنی التجا یہ ہے کہ نماز کے لئے چاہیے کہ بڑی اور موٹی چادر استعمال (Use) کریں۔

اسکارف پہن کر نماز پڑھنا

اگر کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہے اور اس کے بال لٹکے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور لٹکے ہوئے بال بھی ستر میں داخل ہیں۔ لہٰذا نماز میں پیچھے سے لٹکے ہوئے بالوں کو بڑی چادر سے چھپانا فرض ہے۔ ایسے اسکارف وغیرہ سے نماز پڑھی کہ لٹکے ہوئے بال نظر آ رہے ہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 25)

اندھیرے مکان میں ستر عورت کا خیال رکھنا

ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ تنہا یا کسی کے سامنے خواہ اندھیرے مکان میں نماز پڑھتی ہو۔ (درمختار)

عمل کثیر کی تعریف

عمل کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اصلاح نماز کے لئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان (Suspicion) بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل (یعنی تھوڑا عمل) ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ ردالمحتار جلد 2 صفحہ 464)

نماز میں کھجانا

ایک رکن میں تین بار کھجانے (یعنی خارش کرنے) سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا (یعنی خارش) کہا جائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 104)

پیشاب' پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

پیشاب' پاخانہ یا ریح (یعنی پیٹ میں ہوا) کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے اور اگر دوران نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے! اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوں گے۔ (ردالمحتار جلد 2 صفحہ 492)

انگلیاں چٹخانا

حدیث نمبر 5: حضور پُر نور' سیّد المبلغین' راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اپنی انگلیاں نہ چٹخایا کرو۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 رقم 965)

☆ نماز کے دوران اور توابع نماز میں مثلاً نماز کے لئے جاتے ہوئے نماز کا انتظار

کرتے ہوئے انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆ خارج نماز (یعنی توابع نماز میں بھی نہ ہو) میں بغیر حاجت کے انگلیاں چٹخانا مکروہ تنزیہی ہے۔

☆...... خارج نماز میں کسی حاجت کے سبب مثلاً انگلیوں کو آرام دینے کے لئے انگلیاں چٹخانا مباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے۔ (درمختار معہ ردالمختار جلد 2 صفحہ 409)

نماز میں جمائیاں لینا

نماز میں جان بوجھ کر جماہی (Yawn) لینا مکروہ تحریمی ہے خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اس پر بھی نہ رکے تو اگر قیام ہے تو داہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے منہ بند کر دیں اور دوسرے موقع پر بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے روکے۔ (مراقی الفلاح)

حدیث نمبر 6: حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے جہاں تک ممکن ہو روکے (ورنہ) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

نماز اور تصویر

جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ (درمختار معہ ردالمختار جلد 2 صفحہ 502)

نمازی کے سر پر یعنی چھت پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم اگر تصویر فرش پر ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مضائقہ (Objection) نہیں۔ اتنی چھوٹی تصویر ہو جیسے زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کے عموماً طواف کعبہ کے منظر کی تصویریں بہت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نماز کے لئے

باعث کراہت نہیں ہیں۔ (درمختار معہ ردالمختار جلد 2 صفحہ 503)

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

حدیث نمبر 7: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ (ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 280 کتاب اقامۃ الصلوۃ رقم 992)

حدیث نمبر 8: حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا ہے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ (مؤطا امام مالک جلد 1 صفحہ 371)

نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہگار ہے مگر خود نمازی کی نماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 254)

دوران نماز بیوی کا بوسہ لینا

عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا تو نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ جب تک کہ مرد کو شہوت (Lust) نہ ہو۔ (درمختار)

نماز کے فضائل

محترم اسلامی ماؤں، بہنوں ہر عاقل بالغ اسلامی بھائی اور بہن پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کے فرض ہونے کا جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

الحمد للہ عزوجل ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ہونا چاہیے۔ مگر آج بدقسمتی آج ہماری اکثریت نیکی کے راستے سے دور ہوتی جارہی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں (Perplexe ds) کا سامنا ہے۔ آیئے نماز کے فضائل پڑھیے

اور دیکھئے کہ اللہ عزوجل نے ہم پر نماز فرض کر کے خود ہم پر ہی احسان عظیم فرمایا ہے۔ ہم تھوڑی سے محنت کریں نماز پڑھیں تو اللہ عزوجل ہمیں کتنا زبردست اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں جا بجا نماز کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

ترجمہ کنز الایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔(پارہ نمبر 16)

اس کے علاوہ بھی کئی جگہ پر نماز کی تلقین اللہ عزوجل نے قرآن میں فرمائی ہے اور اس کے علاوہ نماز ارکانِ اسلام کا ایک جز ہے۔

چنانچہ

حدیث نمبر 9: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد (Foundation) پانچ چیزوں پر ہے۔1- اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور 2- نماز قائم کرنا۔3- زکوٰۃ دینا۔4- حج کرنا۔5- رمضان کے روزے رکھنا۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 100 کتاب الایمان رقم 7)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔اس لئے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے اس کے علاوہ بارہا نماز کی اہمیت کو سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اور بے شمار فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ

پانچ نمازیں پڑھئے اور پچاس نمازوں کا ثواب پائے

حدیث نمبر 10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے کہ اللہ عزوجل نے

میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض فرمائی تھیں۔ جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے انہیں بتایا تو کہنے لگے اپنے ربّ عزوجل کے پاس لوٹ کر جائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر اللہ عزوجل کے پاس گیا۔ ان سے کچھ حصہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے مجھے پھر لوٹا دیا اللہ عزوجل نے فرمایا اچھا پانچ ہیں اور پچاس کی قائم مقام ہیں۔ کیونکہ ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا۔ انہوں نے کہا پھر اللہ عزوجل کے پاس جائیے۔ میں نے جواب دیا مجھے تو اللہ عزوجل سے شرم محسوس ہونے لگی۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ 100 کتاب الصلوٰۃ رقم 342) (2-مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 163) (3-نسائی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 449) (4-مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 143 رقم 21326) (5-صحیح ابن حبان جلد 16 صفحہ 421 رقم 7406)

اللہ عزوجل اپنا قول نہیں بدلتا

حدیث نمبر 11: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نور مجسم پر شب معراج پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری بات نہیں بدلتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان پانچ (نمازوں) کے بدلے میں پچاس (نمازوں) کا ثواب ہے۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 172 ابواب الصلوٰۃ رقم 204)

تشریح وتوضیح: یہ کتنی سعادت مندی ہے کہ ہم مسلمان دن میں پانچ نمازیں پڑھیں اور ہمارا ربّ ذوالجلال ہمیں ان پانچ نمازوں کے عوض (Reward) پچاس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

نماز سے گناہ دھلتے ہیں

حدیث نمبر 12: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر (Canal) ہو۔ جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام علیہم رضوان نے عرض کیا اس کے بدن پر بالکل میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہے۔ اللہ عزوجل ان پانچ نمازوں کے سبب (انسان کے) گناہ مٹا دیتا ہے۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ 301 کتاب مواقیت الصلوٰۃ)(2-مسلم شریف جلد 2 صفحہ 462 کتاب المساجد رقم 667)(3-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 151 ابواب الصلوٰۃ رقم 2828)(4-نسائی شریف جلد 1 صفحہ 230 کتاب الصلوٰۃ رقم 462)(5-ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 447 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ)(6-سنن الکبریٰ جلد 1 صفحہ 143 رقم 323)(7-صحیح ابن خزیمہ جلد 1 صفحہ 160 رقم 310)(8-دارمی شریف جلد 1 صفحہ 283 کتاب الصلوٰۃ رقم 1182)(9-صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 14 رقم 1726)(10-مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 71 رقم 518)(11-مسند بزار جلد 2 صفحہ 18 رقم 356)(12-مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 160 رقم 7651)(13-مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 رقم 8911)(14-طبرانی اوسط جلد 6 صفحہ 303 رقم 6476)(15-بیہقی سنن الکبریٰ جلد 1 صفحہ 361 رقم 1584)(16-بیہقی سنن صغریٰ جلد 1 صفحہ 298 رقم 498)(17-بیہقی سنن الکبریٰ جلد 1 رقم 4751)(18-بیہقی سنن الکبریٰ جلد 1 رقم 4752)(19-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 40 رقم 2810)(20-دیلمی شریف جلد 4 صفحہ 40 رقم 6438)(21-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 152 رقم 523)(22-بہار شریعت جلد 1 صفحہ 152 رقم)(23-فیضان سنت قدیم صفحہ 917)(24-جواہر شریعت جلد 1 صفحہ 104 رقم 5)(25-السوی صفحہ 143 رقم 133)(26-مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 126 کتاب الصلوٰۃ)

نمازی کی مغفرت اور اس کے گناہوں کا جھڑنا

حدیث نمبر 13: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ

اوقات پر ادا کیا اور ان نمازوں کے رکوع سجود اور کامل خشوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ عزوجل کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز ہی نہ پڑھی یا نماز کو اچھی طرح نہ پڑھا) تو ایسے انسان کے لئے اللہ عزوجل کا کوئی وعدہ نہیں اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔

(1-ابو داؤد شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 425) (2-امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 317 رقم 22756) (3-طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 56 رقم 4658)

حدیث نمبر 14: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے باہر نکلے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں (Horns) کو پکڑ لیا' ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شاخوں سے پتے گرنے لگے راوی کہتے ہیں حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اے ابو ذر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان (مرد و عورت) جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اسے اللہ عزوجلؐ کی رضا مندی حاصل ہو جائے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑتے جا رہے ہیں۔

(1-مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 179 رقم 21596)
(2-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 151 رقم 56)

حدیث نمبر 15: حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک (جب) مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر دھرے رہتے ہیں پس جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے چلے جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کے تمام گناہ نماز سے جھڑ جاتے ہیں۔

(1-طبرانی کبیر جلد 6 صفحہ 250 رقم 6125) (2-طبرانی کبیر جلد 2 صفحہ 272 رقم 1153) (3-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 145 رقم 3144) (4-مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 300) (5- الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 145 رقم 533)

حدیث نمبر 16: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچویں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک سب درمیانی عرصہ کے لئے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں جبکہ انسان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(1-مسلم شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 233) (2-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 214) (3-صحیح ابن حبان جلد 5 صفحہ 24 رقم 1733) (4-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 207 رقم 412) (5-مسند امام بن حنبل جلد 2 صفحہ 359 رقم 8700)

تشریح و توضیح: ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والے کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں حتیٰ کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب عمل

حدیث نمبر 17: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو حضور حاضر و ناظر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ تو حضور سیّد المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدین (Parents) کے ساتھ نیک سلوک کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ تو حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد کرنا۔

(1-بخاری شریف جلد 1 کتاب موقیت الصلوٰۃ رقم 504) (2-مسلم شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 85) (3-نسائی شریف جلد 1 کتاب المواقیت رقم 611)

تشریح و توضیح: محترم اسلامی ماؤں بہنوں حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کو جو سب سے زیادہ محبوب عمل ہے وہ نماز ہے اس لئے ہمیں خود بھی نماز کا اہتمام کرنا چاہیے اور اپنے گھر کے تمام چھوٹے بڑے افراد کو نماز کی تلقین کرنی چاہیے۔

نمازی کے لئے تین انعامات

حدیث نمبر 18: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کے لئے تین انعامات ہیں۔ 1 ایک یہ کہ نمازی کے دونوں قدموں سے لے کر سر تک رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے 2 اور دوسرا یہ کہ فرشتے اسے اس کے دونوں قدموں سے لے کر آسمان تک گھیرے ہوئے رہتے ہیں اور 3 تیسرا یہ کہ ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اگر مناجات (Prayers) کرنے والا (یعنی نماز پڑھنے والا) یہ جان لیتا کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے تو وہ نماز سے ہی واپس نہ پلٹتا۔ (مصنف عبدالرزاق جلد 1 صفحہ 49 رقم 150)

تشریح و توضیح: اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نمازی کو کتنا نوازہ گیا ہے ذرا سوچئے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگر نماز پڑھنے والی اگر یہ سوچ لے کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہی ہے تو وہ نماز سے کبھی واپس نہ پلٹتی یعنی ہر وقت نماز ہی میں مشغول رہتی۔

پہلی چیز

حدیث نمبر 19: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکاری مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً پہلی چیز جس کا حساب (بروز قیامت) انسان سے لیا جائے گا وہ نماز ہے پس اگر نماز درست ہو گی تو انسان کے دوسرے اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو دوسرے تمام اعمال بھی درست نہ ہوں گے۔

(1- طبرانی اوسط جلد 2 صفحہ 240 رقم 1859) (2- الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 150 رقم 551)
(3- مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 292)

حدیث نمبر 20: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (نماز پڑھ کر) یقین کر لیا کہ نماز حق

ہے اور (ہم پر) فرض ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔
(1- مسند امام احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 60 رقم 423) (2-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 40 رقم 2808)
(3- مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 288)

نمازی بڑھیا کی ایمان افروز حکایت

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان آیا تو اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ جو اللہ عزوجل کے برگزیدہ (Respectable) بندے ہیں۔ ان کو اپنے ساتھ لے لو اور کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ آپ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور ایک بڑھیا سے وعدہ فرمالیا کہ جب طوفان آئے گا تو میں تم کو بھی ساتھ کشتی میں لے لوں گا۔ مگر جب طوفان آیا تو حضرت نوح علیہ السلام کو اس بڑھیا کے متعلق خیال نہ آیا۔ طوفان آ کر اپنی تباہیاں مچاتا رہا اور بڑھیا اپنے مکان میں نماز میں مشغول رہی طوفان گزر جانے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو اچانک بڑھیا کا خیال آیا اور بے حد افسوس ہوا جب آپ علیہ السلام اس کے مکان کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ بڑھیا اپنے مکان میں موجود ہے اور عبادت میں مشغول ہے آپ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا۔ بڑھیا بولی' کیا طوفان آ گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: محترمہ طوفان تو آ کر گزر بھی گیا کیا آپ کو خبر نہیں ہوئی؟ بڑھیا بولی واقعی مجھے تو طوفان کی متعلق خبر ہی نہ ہوئی میں تو یہاں نماز میں مصروف تھی۔

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

نمازی جنت میں داخل ہوگا

حدیث نمبر 21: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ربّ عزوجل سے ڈرو' اپنی پانچوں نمازیں ادا کرتے رہو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزہ رکھا کرو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دیا کرو اور اپنے اولی الامر کی پیروی کرو تو تم

(اس کے بدلے میں) اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الجمعۃ رقم 616)(2-صحیح ابن خزیمہ جلد 4 صفحہ 12)(3-طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 154 رقم 7664)

تشریح وتوضیح: معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنے والی ہماری اسلامی بہنیں جنت میں داخل ہوں گی اس لئے ہمیں نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیے اس کے علاوہ اس کی بہت زیادہ برکات ہیں کہ نمازی پر رحمت نازل ہوتی ہے نماز دین کا ستون ہے۔ نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے۔ نماز دعاؤں کی مقبولیت کا سبب (Reason) ہے۔ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے۔ نماز عذاب قبر سے بچاتی ہے نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز پل صراط کے لئے آسانی ہے۔ نماز جہنم کے عذاب سے بچاتی ہے نماز حضور پُر نور سیّد المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نمازی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی اور نمازی کے لئے سب سے بڑی سعادت تو یہ ہے کہ اسے بروزِ قیامت اللہ عزوجل کا دیدار نصیب ہو گا۔

بے نمازی کا انجام

مسلمانوں کے لئے سب سے پہلا فرض نماز ہے مگر بد قسمتی اور افسوس کی بات ہے کہ ہماری اکثریت بے نمازی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے کہ کوئی قرضدار ہے، کوئی بیمار ہے کوئی گھریلوں ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی نا فرمان اولاد کی وجہ سے بیزار ہے الغرض ہر ایک مسلمان کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے آیئے بے نمازیوں کا انجام پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے چنانچہ

حدیث نمبر 22: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ اگر لوگوں کی امامت کرے پھر (میں)

ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ اسے گوشت پر ہڈی یا دو عمدہ کھریاں (پائے) ملیں گی تو ضرور نماز عشاء میں شامل ہوتا۔

(1- بخاری شریف جلد 1 کتاب الجماعۃ والامامۃ رقم 618) (2- مسلم شریف جلد 2 کتاب المساجد رقم 651) (3- ابو داؤد شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 548) (4- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 292 رقم 3351) (5- شعب الایمان جلد 3 صفحہ 55 رقم 2853) (6- الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 163 رقم 602)

تشریح و توضیح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو عشاء کی نماز چھوڑ دے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کتنے ناراض ہیں کہ اس کے گھر کو آگ لگا دیں تو جو ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں پانچوں نمازیں یا ان میں سے کوئی نماز بھی چھوڑ دے۔ اس سے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ناراض ہوں گے۔

حدیث نمبر 23: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سراج السالکین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد (Promise) نماز ہی ہے۔ جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔

(1- ترمذی شریف جلد 1 کتاب الایمان رقم 2621) (2- مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 48 رقم 11) (3- شعب الایمان جلد 1 صفحہ 72 رقم 43)

حدیث نمبر 24: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ وصیت کی ہے کہ تم شرک نہ کرنا اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالے جاؤ اگرچہ تم جلا دیئے جاؤ اور جان بوجھ کر فرض نماز کو نہ چھوڑنا کیونکہ جو نماز کو قصداً چھوڑ دے گا اس کے لئے امان ختم ہو جائے گا اور تم شراب نہ پینا اس لئے کہ شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 59)

حدیث نمبر 25: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے ایک یہ ارشاد فرمایا کہ جو انسان نماز

پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا۔ یہ نماز اس کے لئے نور اور برہان اور نجات ہوگی اور جو پابندی کے ساتھ نماز نہیں پڑھے گا نہ اس کے لئے نماز نور و برہان ہوگی اور قیامت کے دن قارون وفرعون وہامان وابی بن حلف (ان کافروں) کے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 59)

تشریح وتوضیح: محترم اسلامی ماؤں' بہنوں' بیٹیوں حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح قارون وفرعون وہامان وابی بن حلف وغیرہ کفار جہنم میں جائیں گے اسی طرح نماز چھوڑنے والا مسلمان بھی جہنم میں جائے گا۔ یہ اور بات ہے کہ کفار تو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اوران لوگوں کو بہت سخت عذاب دیا جائے گا اور بے نماز ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنے گناہوں کے برابر عذاب پا کر پھر جہنم سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا اور بے نمازی کو کفار کے مقابلے میں کچھ ہلکا عذاب دیا جائے گا۔

توجہ

نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق (Fornicator) ہے اور جو بالکل نماز نہ پڑھتا ہو۔ قاضی اسلام اس کو قید کر دے گا یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ حضرت امام مالک وشافعی واحمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک سلطان اسلام کو یہ حکم ہے کہ وہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے کو قتل کرا دے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ سوم صفحہ 10)

نفل نماز کی فضیلت

حدیث نمبر 26: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت کے دن بندے سے (سب سے) پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر یہ صحیح ہوا تو وہ کامیاب ہوا اور نجات پا گیا اور اگر ٹھیک نہ ہوا تو بندہ ناکام ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا پھر اگر فرض نماز

میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ عزوجل فرمائے گا۔ کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے؟' پھر نماز نفل سے نماز فرض کی کمی پوری کی جائے گی۔ پھر تمام اعمال کا حساب کتاب ہو گا۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 413)(2-نسائی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 465) (3-ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1425) (4-مسند ابو یعلی جلد 11 صفحہ 96 رقم 6225)(5-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 182 رقم 3286)

تشریح وتوضیح: اس حدیث مبارکہ سے نفل کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ فرض اعمال کے نہ ہونے کی صورت میں نوافل سے کمی پوری کی جائے گی۔ محترم اسلامی بہنو اور بھائیو کو فارغ وقت یوں ہی پڑے پڑے گزارنے کے بجائے ذکر، درود اور نوافل وغیرہ میں گزارنا چاہیے کہ پھر مرنے کے بعد یہ موقع نہیں مل سکے گا۔ زندگی میں کافی وقت فارغ (Free) مل سکتا ہے۔ لہٰذا فرصت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو کے تحت ہو سکے تو نوافل کی کثرت کیجئے۔ نوافل کا شوق بڑھانے کے لئے نوافل کی فضیلت اوپر آپ نے ملاحظہ کی کہ بروز قیامت فرض نمازوں کی کمی نفل نماوں سے پوری کی جائے گی۔

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں اور ان دو رکعت نفل نماز کا پڑھنا مستحب ہے اور اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے چنانچہ

حدیث نمبر 27: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پیکر حسن و جمال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے اپنے اسلام میں کئے گئے سب سے زیادہ اُمید دلانے والے عمل کے بارے میں بتاؤ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے'' انہوں نے عرض کیا' میں نے اتنا اُمید دلانے والا عمل تو کوئی نہیں کیا البتہ میں دن اور رات کی جس

گھڑی میں بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی رکعتیں ہو سکتی ہیں (نفل) نماز ادا کر لیتا ہوں۔

(بخاری شریف جلد 1 کتاب التہجد رقم 1149)

حدیث نمبر 28: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان احسن (Prefeable) طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم شریف جلد 1 کتاب الطہارۃ رقم 234)

حدیث نمبر 29: حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) اس طرح پڑھیں، کہ ان میں کوئی غلطی نہ کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ابوداؤد شریف جلد 1 رقم 27616)

☆ غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت جلد 1 حصہ چہارم صفحہ 278)

نماز اشراق

نماز اشراق کا وقت اور اس کی رکعتوں کی تعداد

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے سے کم از کم بیس منٹ بعد سے لے کر ضحوہ کبریٰ تک ہے۔ نماز چاشت مستحب ہے اس کی دو رکعتیں ہیں اور اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے چنانچہ

حدیث نمبر 30: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ یٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر ذکر اللہ عزوجل کرتا رہے یہاں تک کے سورج بلند ہو جائے تو دو رکعتیں (نماز اشراق کے نفل کی) پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی شریف جلد 1 کتاب الجمعۃ رقم 586)

نماز چاشت

نماز چاشت ادا کرنے کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ ہو سکے تو اس نماز کو بھی ادا کرنا چاہیے اس کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ نماز چاشت ادا کرنے کا وقت سورج بلند ہونے سے نصف النہار شرعی (یعنی سورج جس وقت عین سر پر آ جاتا ہے) تک ہے چنانچہ

حدیث نمبر 31: حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور معصوم، حسن اخلاق کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان نماز فجر کے بعد چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے اور خیر کے علاوہ کوئی بات نہ کہے اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد 5 رقم 15623)

حدیث نمبر 32: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پیکر عظمت و شرافت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنے والے ہی نماز چاشت پابندی سے ادا کرتے ہیں اور یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔

(طبرانی اوسط جلد 3 صفحہ 60 رقم 3865)

حدیث نمبر 33: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ضحیٰ کہا جاتا ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی (Proclamatiuon) ندا کرے گا کہ نماز چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ (طبرانی اوسط جلد 4 صفحہ 18 رقم 5060)

حدیث نمبر 34: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور حبیب پروردگار، شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ "جو چاشت کی بارہ رکعتیں ادا کرے گا، اللہ عزوجل اُس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنائے گا"۔ (ترمذی شریف جلد 1 کتاب الوتر رقم 472)

صلوٰۃ الاوابین

اوابین کی نماز مغرب کی نماز کے فوراً بعد ادا کی جاتی ہے۔ اس کی چھ رکعتیں ہیں۔ اس کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 35: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الصلوٰۃ رقم 435) (2-ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1167) (3-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 227 رقم 862)

حدیث نمبر 36: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان نماز مغرب کے بعد چھ رکعتیں ادا کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1373)

نماز توبہ

اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر توبہ کرے اور اللہ عزوجل سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 54) (2-ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 101)

انسان خطا کار ہے۔ وہ گناہ پر گناہ کرتا ہے اور جب کبھی نادم ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ جب بھی گناہ سرزد ہو جائے توبہ کرنا واجب ہے۔ ہو سکے تو غیر مکروہ وقت میں نماز توبہ بھی ادا کر لیں کہ اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے چنانچہ

حدیث نمبر 37: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی انسان گناہ کرے پھر وضو کرے اور نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ عزوجل اس کے گناہ بخش دے گا۔ (فیضان سنت قدیم صفحہ 1047)

نماز توبہ کا طریقہ

اس نماز کے ادا کرنے کا کوئی مخصوص (Specified) طریقہ نہیں بس آپ اتنی نیت شامل کر لیں کہ میں نماز توبہ ادا کرتا ہوں۔ اسکے لئے کوئی سورتیں بھی مخصوص نہیں بس حسب معمول دو رکعت نماز ادا کر لیں۔ پھر گناہ سے توبہ کریں۔

صلوٰۃ التسبیح

یہ نماز بھی نفلی ہے اس کی چار رکعتیں ہیں۔ اس کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ

چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ حسب معمول کانوں تک

اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہہ کر چھاتی کے نیچے باندھ لیں اب ثناء پڑھیں' پھر پندرہ بار یہ تسبیح ''سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ'' پڑھیں پھر ''اَعُوْذُ بِاللهِ'' سورہ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں اب رکوع میں جائیں اور ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ'' تین بار کہنے کے بعد یہ تسبیح دس بار پڑھیں اب رکوع سے کھڑی ہو جائیں اور ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه'' اور ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ میں جائیں اور ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' تین بار کہنے کے بعد دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر جلسہ (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے) میں بھی یہی تسبیح دس بار پڑھیں پھر دوسرے سجدے میں بھی پہلے سجدہ ہی کی طرح دس بار پڑھیں۔ یہ ایک رکعت میں کل (75) بار تسبیح ہوئیں اور آپ کو چار رکعت میں تین سو (300) بار تسبیح پڑھنا ہے اب دوسری رکعت قرأت سے پہلے پندرہ بار اور قرأت کے بعد دس بار پڑھیں اور اسی طرح گزشتہ رکعت کی طرح یہ رکعت بھی مکمل کر کرے قعدہ میں التحیات کے بعد درود ابراہیم پڑھیں۔ قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھیں۔ پھر تیسری رکعت میں ثناء کے بعد پندرہ بار یہی تسبیح پڑھیں پھر ''اَعُوْذُ بِاللهِ'' اور ''بِسْمِ اللهِ'' کے بعد قرأت کریں اور پھر دس بار یہی تسبیح پڑھیں پھر رکوع' قومہ' دونوں سجدوں اور جلسہ میں حسب معمول یہی تسبیح پڑھیں چوتھی رکعت میں قرأت سے پہلے پندرہ بار پڑھیں پھر قرأت کے بعد دس بار' پھر گزشتہ رکعتوں کی طرح رکوع وسجود وغیرہ میں تسبیح پڑھیں پہلے کی طرح آخری قعدہ میں بھی تسبیح نہیں پڑھیں گے۔ اب قعدہ مکمل کرنے کے بعد سلام پھیر دیں۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

حدیث نمبر 38: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے میرے چچا عباس کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ دوں؟ کیا

تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ کیا تمہیں ایسی دس خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب تم ان کو کرو تو اللہ عزوجل تمہارے اگلے پچھلے' نئے پرانے' جو بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے' چھوٹے بڑے' پوشیدہ اور بظاہر گناہ بخش دے گا؟ (پھر مکمل نماز تسبیح کا طریقہ بتایا اور اس کے بعد فرمایا) اگر تم روزانہ یہ نماز ادا کر سکو تو کر لیا کرو اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ادا کر لیا کرو۔ ایسا بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے ادا کر لیا کرو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ ادا کر لیا کرو اور اگر اس کی بھی استطاعت (Power) نہ رکھو تو زندگی میں ایک مرتبہ ادا کر لو۔ پھر اگر تمہارے گناہ سمندر کی جھاگ اور ریت کے ٹیلوں کے برابر بھی ہوئے تو اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرما دے گا۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1387)

صلوٰۃ الحاجات

جب بھی کوئی حاجت پیش آئے تو صلوٰۃ الحاجات ادا کیجئے۔ انشاء اللہ عزوجل حاجت پوری ہوگی۔ چنانچہ

حدیث نمبر 39: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت (Safety) دے۔ حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے انہوں نے عرض کی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں۔ انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت (نفل) نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ"۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور

تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلے سے اپنے ربّ عزوجل کی طرف سے اس حاجت کے سلسلے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ عزوجل اپنے حبیب کی شفاعت و وسیلہ میرے حق میں قبول فرما''۔

حضرت سیّدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم لوگ ابھی اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہی نابینا شخص ہمارے پاس پہنچ گئے ان کی آنکھین ایسی روشن (یعنی نابینا آنکھیں اس دعا کے فوراً بعد) ٹھیک ہو چکی تھی گویا کبھی اندھے ہی نہ تھے۔

(1-ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 653 ابواب الدعوات رقم 1504)(2-ابن ماجہ شریف جلد 2 صفحہ 396 ابواب اقامۃ الصلوٰۃ رقم 1443)(3-طبرانی کبیر جلد 9 صفحہ 31 رقم)(4-طبرانی صغیر جلد 1 صفحہ 183) (5-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 526)(6-مسند امام احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 138)(7-نسائی شریف جلد 1 صفحہ 417) (8-صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 226) (9-دلائل النبوۃ جلد 6 صفحہ 116) (10-ابن عساکر جلد 2 صفحہ 98) (11-امام بخاری تاریخ کبیر جلد 6 صفحہ 209) (12- الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 272 کتاب النوافل رقم 1)

نماز تہجد

جو نماز عشاء پڑھنے کے بعد رات سو کر اٹھنے کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں۔ ان کو تہجد کہتے ہیں۔

تہجد کے لئے سونا شرط ہے

رات کی نماز کی ایک قسم نماز تہجد ہے کہ عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ (بہار شریعت)

تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں

نماز تہجد ادا کرنے میں حضور سرکار مدینہ' راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ (Habit) مختلف تھی۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں' کبھی چھ کبھی آٹھ کبھی دس لیکن اکثر معمول آٹھ رکعات کا تھا۔

(1-بخاری شریف جلد 1 صفحہ 154) (2-ابو داؤد شریف جلد 1 صفحہ 193) (3-صحیح ابن خزیمہ جلد 2 صفحہ 192)۔

کم از کم تہجد دو رکعتیں ہیں۔

نماز تہجد کے فضائل

حدیث نمبر 40: حضرت سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیوں کے تاجور' محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کے قیام (یعنی تہجد) کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ (Way) اور تمہارے ربّ عزوجل کی قربت کا ذریعہ اور گناہوں کو مٹانے اور گناہوں سے بچانے کا سبب ہے۔

(1-ترمذی شریف جلد 1 کتاب الدعوات رقم 3560)(2-مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 451 رقم 1156) (3-طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 92 رقم 7766)

حدیث نمبر 41: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم' فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت میں کچھ ایسے وہ محلات ہیں۔ جن میں آر پار نظر آتا ہے۔ جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں' سلام کرتے ہیں اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان جلد 1 صفحہ 363 رقم 509)

حدیث نمبر 42: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور راحت العاشقین' سراج السالکین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے بہترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عزوجل کی عبادت (نماز تہجد ادا) کرنے والے ہیں۔ (الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 243 رقم 27)

حدیث نمبر 43: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور

سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے؟ پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوتا ہوگا۔

(1-الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 240 رقم 9) (2-شعب الایمان جلد 3 صفحہ 169 رقم 3244) (3-مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 433 رقم 3508)

میاں بیوی دونوں کی مغفرت

حدیث نمبر 44: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر نماز (تہجد) پڑھتا ہے اور اپنی زوجہ کو نماز کے لئے جگاتا ہے۔ اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے۔ اللہ عزّوجل اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو نماز کے لے جگاتی ہے اگر اس کا شوہر اٹھنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 کتاب اقامۃ الصلوۃ رقم 1335)

حدیث نمبر 45: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو اُٹھ کر اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر اس کی بیوی پر نیند غالب ہوتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے پھر وہ دونوں اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھتے ہیں اور ایک گھڑی اللہ عزّوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 3 صفحہ 295 رقم 48)

نماز استخارہ

استخارہ (Omen) کا مطلب اللہ عزوجل سے بھلائی طلب کرنا ہے یعنی کسی اہم کام کا ارادہ کریں اور اس کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو اور فیصلہ نہ کر سکے کہ اسے

کروں یا نہ کروں یا ابھی کروں یا کچھ دن بعد ایسے کاموں سے پہلے استخارہ کریں استخارہ کرنے والا گویا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ علام الغیوب مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟

طریقہ استخارہ

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نماز (نفل) اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام پھیر کر پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا عَلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ط

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتی ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلب قدرت کرتی ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتی ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتی تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتی اور تو پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ عزوجل اگر تیرے علم میں یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتی ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور میرے لئے آسان کر دے پھر اس میں میرے لئے برکت کر دے اے

اللہ عزوجل! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لئے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔

1- ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 63

2- ابن ماجہ شریف جلد صفحہ 99

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ دعا کے اوّل و آخر سورۂ فاتحہ اور درود شریف پڑھے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے اور اگر سرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ برا ہے اس سے بچے۔

نمازِ تراویح

تراویح مرد وعورت سب کے لئے بالا جماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 493)

جمہور (Republic) کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

(درمختار جلد 2 صفحہ 495)

☆ احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسیوں کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔

(درمختار جلد 2 صفحہ 496)

تراویح میں ختم قرآن

تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم قرآن سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم قرآن کو ترک کرے۔

(درمختار جلد 2 صفحہ 497)

تراویح پڑھنے کا طریقہ

تراویح کی بیس رکعتیں ہیں دو دو رکعت کر کے دس سلام پھیرے اور اس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کے لئے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی اس آرام کر کے پڑھنے کو تراویح کہتے ہیں۔ اس بیٹھنے میں اختیار ہے کہ جب بیٹھی رہے یا تلاوت کرے یا درود پاک پڑھے یا چار رکعتیں نفل پڑھے۔ یا تسبیح پڑھے تسبیح یہ ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایُنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط (درمختار جلد 1 صفحہ 474)

تراویح بیٹھ کر پڑھنا

تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے مگر بعض فقہاء کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔

(درمختار)

تراویح میں دو رکعت پر بھول کر کھڑے ہونا

دو رکعت میں بیٹھنا بھول گئی اور کھڑی ہوگئی تو جب تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو چار مکمل کرے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور اگر دو بیٹھ چکی ہے تو چار ہوئیں۔

تراویح میں بھول سے تین رکعت پڑھنا

تین رکعت پڑھ کر اگر سلام پھیرے اور دوسری رکعت میں نہ بیٹھی تھی نماز نہ ہوئی اس کے بدلے کی دو رکعتیں اور پڑھیں۔

نماز تراویح میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں

''اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے وَالنَّاسِ'' تک پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی متاخرین

(Late) نے ختم تراویح میں تین بار "قُلْ ھُوَ اللہ " مکمل سورہ پر مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں "الم" سے "مفلحون" تک پڑھے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 273)

نماز تراویح کی رکعتیں

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہیں نماز تراویح بیس رکعت پر مکمل بحث راقم الحروف (محمد اقبال عطاری) کی کتاب جواہر شریعت جلد دوم میں پڑھیے۔

نماز تراویح کا مستحب وقت کون سا ہے

نماز تراویح کا مستحب وقت نماز عشاء کے فرائض ادا کرنے کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

نماز تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جداگانہ نفل ہو جائیں گے۔ تراویح سے ان کا تعلق نہ ہوگا۔

(درمختار جلد 1 صفحہ 61)

نمازوں کی قضا کا بیان

ادا و قضا کی تعریف

جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفع کرنے کے لئے کرنا اعادہ ہے۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 519)

☆ بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (درمختار جلد 2 صفحہ 518)

نماز کا سوتے میں قضا ہونا

سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 121)

☆ کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گئی تو جیسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوئی ہوئی کو جگا دے اور بھولی کو یاد دلا دے۔ (ردالمحتار جلد 2 صفحہ 523)

☆ جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (ایضاً)

فرض و واجب کی قضا

فرض کی قضا فرض ہے واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت ہے یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں

جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (ردالمحتار جلد 2 صفحہ 524)

اپنی نمازیں جلد سے جلد قضا کر لیجئے

مرد و عورت میں سے کسی پر بھی جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت (Leisure) کا جو وقت ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (درمختار معہ ردالمحتار جلد 2 صفحہ 646)

اپنی نمازی چھپ کر قضا کیجئے

اپنی قضا نمازیں چھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضا ہو گئی یا میں قضائے عمر کر رہا ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ (ردالمحتار جلد 2 صفحہ 650)

عمر بھر کی قضا کا حساب

جس مرد و عورت نے کبھی نماز ہی نہ پڑھی ہوں ور اب توفیق ہوئی اور قضائے عمری پڑھنا چاہتے ہیں جو ایسا کرنا چاہتے ہیں وہ جب سے بالغ ہوئے ہیں۔ اس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور اگر تاریخ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 154)

قضا کرنے میں ترتیب

قضائے عمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں قضا کر لیجئے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 109)

قضائے عمری کا طریقہ (حنفی)

قضاء ہر روز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں دو فرض فجر کے چار ظہر، چار عصر، تین

مغرب، چار عشاء کے اور تین وتر نیت اس طرح کیجئے مثلاً ''سب سے پہلے فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں'' ہر نماز میں اسی طرح کیجئے جس مرد و عورت پر کثرت سے قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیے کہ جب رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت ''سبحان'' کا ''سین'' شروع کرے اور جب عظیم کا ''میم'' ختم کر چکے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف (Remission) تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ''الحمد شریف'' کی جگہ فقط ''سبحان اللہ'' تین بر کہہ کر رکوع کرے مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد شریف اور سورہ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قعدہ اخیر میں تشہد یعنی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ'' کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 157)

محمد اقبال عطاری

باب نمبر ۷

علاج و امراض

عورتوں کی بیماریاں اور ان کا علاج

اندام نہانی

جماع کرنے کا وہ عضو ہے جو امعاء قولون (پاخانہ کی نالی کے سامنے اور مثانے پیشاب کی طرف) کے پیچھے اور کسی قدر نیچے واقع ہے۔ یہ طول میں پانچ سے گیارہ انگل تک ہوتا ہے۔ اس میں پیشاب کا سوراخ اور بچہ دانی کا منہ کھلتا ہے۔

رحم یا بچہ دانی

یہ وہ عضو ہے جس میں مرد و عورت ہر دو کی منی منعقد ہو کر نطفہ قرار پاتا ہے۔ جوں جوں جنین بڑھتا ہے' بچہ دانی بھی ساتھ ہی بڑی ہوتی جاتی ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد یہ سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آ جایا کرتی ہے۔ مرغی کے انڈے یا امرود سے اس کی شکل ملتی ہے۔ اس کا ایک سوراخ تو اندام نہانی میں کھلتا ہے' دوسرا وہ سوراخ جس کے رستہ سے عورت کی منی رحم تک پہنچتی ہے۔

خصیئے:

مرد کی طرح عورت کے بھی دو خصیئے ہیں۔ جو وہی کام سرانجام دیتے ہیں جو مرد کے۔ عورت کا ہر ایک خصیہ ران اور پیٹ کے ملاپ والی (چڑھے) کے عین درمیان میں پیچھے کی طرف واقع ہے یعنی خصیئے منی پیدا کرتے ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ عورت کی منی سر میں پیدا ہوتی ہے' بالکل غلط ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ منی کا عصبی حکمران دماغ ہے

جہاں سے اوّل احکام جاری ہوتے ہیں۔

خون:

جب لڑکی سن بلوغت کو پہنچتی ہے تو رحم کی دیواروں سے ایک قسم کا خون ملا سا پانی خارج ہوتا ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ عورت اب حمل ٹھہرنے اور اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوگئی ہے۔ یہ خون تندرست عورت کو ہر ماہ کے بعد تین پانچ یا سات دن تک آیا کرتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ عورت کا مزاج اعتدال پر آجاتا ہے اور جسم کے زہریلے مواد خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ رحم کی صفائی کے لئے گویا قدرتی ماہواری جلاب ہے۔ اگر خون حیض دماغ کی طرف چڑھ جائے تو عورت کے دیوانے ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اگر پھیپھڑوں پر اثر کرلے تو سل دق کا اندیشہ۔ علیٰ ہذا سارے جسم کے واسطے مضر ہے اور عورت کے لئے اس ماہواری کا ہر ماہ باقاعدہ آنا تندرستی اور خوشی کی نشانی ہے۔ جن عورتوں کو خون نہیں آتا یا درد سے رک کر آتا ہے وہ بہت تکلیف اٹھاتی ہیں۔ اگر عورت کا حیض درست ہے تو سب کچھ درست ہے۔ اگر حیض بے قاعدہ ہے تو اس سے بڑھ کر اس کے واسطے کوئی دکھ نہیں۔ جب تک عورت کو خون حیض کھل کر نہ آئے کبھی نطفہ ٹھہر نہیں سکتا۔ پہلے زمانہ میں حیض کو لوگ نہایت نجس تصور کیا کرتے تھے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ چاند کی روشنی یا خاص قسم کے سیاروں کی گردش کے باعث عورت کو حیض آتا ہے۔ یاد رکھو کہ جب عورت اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی تو خون حیض کا آنا بھی بند ہو جاتا ہے اور رحم سکڑ جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب عورت کو حمل ٹھہر جاتا ہے تو یہ خون بند ہو جاتا ہے اور جب تک بچہ کو دودھ پلاتی رہتی ہے۔ (عموماً دو برس تک) یہ خون بند ہی رہتا ہے اور حالت حمل میں جنین اس خون سے پرورش پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک فرد بشر کو عمر میں ایک مرتبہ کم وبیش چیچک وغیرہ ضرور نکلا کرتی ہے۔ عورتیں حیض آنے کو کپڑے آنا، پھول آنا، سر پلید ہونے وغیرہ ناموں سے پکارا کرتی ہیں۔

عورتوں کی حیض کی بیماریاں:

(۱) حیض کا بند ہو جانا۔

(۲) خون حیض کا تکلیف سے آنا۔

(۳) خون حیض کا بکثرت بہت زیادہ آنا۔

(۴) عورت کا جریان (سیلان الرحم یا سفید رطوبت) کا بہنا۔ یہی آج کل کی کثیر الوقوع بیماریاں ہیں۔ انہی کا تیر بہدف علاج درج کرتا ہوں۔

خون حیض کا بند ہو جانا:

مجیٹھ، سوٹھ، ہلدی سونف، اجوائن، کلونجی، تخم مولی، تخم گاجر، تخم، سویا، تخم میتھرا ہر ایک ایک تولہ لے کر معمولی کوٹ کر ایک سیر پانی میں پکائیں۔ جب آدھ سیر پانی رہ جائے تو اتار کر کپڑ چھان کر کے اور سرد کر کے قند سیاہ (پرانا گڑ) ملا کر عورت کو صبح کو پلا دیں۔ ایسا ہی ایک نسخہ رات کو پلا دیں۔ ان کے ہمراہ اکسیر حیض نمبر۲ کی ایک ایک گولی کھلانا از حد مفید ہے اور کسی لوہے کے کڑاچھے میں تھوڑا سا گھی گرم کر کے قند سیاہ ملا دیں۔ بعدہ، تھوڑا سا بہروزہ مشک ملا کر ایک جان کر کے ایک بتی یا گولی بنا کر عورت رحم کے منہ میں رکھے اور ایک بڑے دیگچے میں کیسو کے پھول خوب جوش دے کر ایک بڑے برتن آہنی ٹب' بالٹی وغیرہ میں الٹا دیں۔ جب بدن برداشت کر سکے تو عورت پردہ دار جگہ میں ننگی ہو کر بیٹھ جائے۔ اس طرح کہ وہ پانی عورت کی ناف کے اوپر تک رہے کوئی ۱۵ منٹ تک بیٹھی رہے اور اپنے پیٹ کی نرمی سے اپنے ہاتھ سے مالش کرتی رہے۔ اگر وہی پھول جوش دے کر رات کو پیٹ پر باندھے رکھے تو بہت بہتر ہے۔ اور حنظل (تمہ) کے گودہ اندرونی جسم کی عورت اندام نہانی میں دھونی لے۔ مصالحہ دار غذا کھائے۔ چائے قہوہ نوش کرے' گرم اشیاء کھائے' سرد چیزوں سے پرہیز کریں' سرزمین پر ننگے پاؤں نہ چلے' سرد پانی سے منہ ہاتھ وغیرہ نہ دھوئے' ہاتھ پاؤں میں جرابیں پہنے' بدن گرم رکھے' پیٹ پر گرم پانی کی بوتل یا مٹی کے گرم ڈھیلے یا جوان کی گرم پوٹلی سے سنیک کرتی رہے خواہ کسی باعث سے حیض ہو گیا ہو ایک دو دن حد چار پانچ روز تک ضرور خدا کے حکم سے حیض کی گرہ کھل جاتی ہے۔ یہ کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ ایک بات کا خیال رہے کہ اگر لڑکی کنواری ہے۔ حیض بند کی تکلیف معلوم کرنی ہے تو دیکھ لیا جائے کہ

بکارت کی جھلی پھٹی ہے کہ نہیں تو دار سے بذریعہ نشتر چیر ڈالیں۔

خون حیض کا تکلیف سے آنا:

ایام حیض میں جو عورت مضرات مذکورہ سے پرہیز نہیں کرتی' سرد اشیاء کھالیتی ہے' سرد پانی سے ہاتھ منہ دھولیا یا سرد پانی سے غسل کر لیا۔ یا گوشت کھالیا وغیرہ اس کو ضرور یہ مرض ہو جاتی ہے' خون جم کر تھتھے بن جاتا ہے۔ اس کا مجرب علاج اکسیر حیض نمبر۲ ہے۔

اکسیر حیض نمبر۲:

سہاگہ ایک تولہ' ہینگ ۶ ماشہ' کشتہ فولاد ۶ ماشہ' ان کا ملا کر دو دو رتی کی گولیاں بنائیں۔ جب عورت کے حیض کے دن قریب آجائیں تو دو چار روز پہلے سے صبح کو دو گولیاں اور رات کو سوتے وقت دو گولیاں گرم پانی کے گھونٹ کے ہمراہ کھلا دیا کریں۔ اس مرتبہ حیض کھل کر آجائے گا۔ دو تین ماہ تو ایسا ہی کریں۔ بعد اگر عورت نے پرہیز رکھا تو بغیر دوا کے فراغت آجایا کرے گا اور جسم کندن کی طرح رہے گا۔

اکسیر حیض نمبر۳:

پرمنگنیٹ آف پوٹاش کو باریک پیس کر گوند کے ہمراہ ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں اور ہر چار گھنٹہ کے بعد ایک ایک گولی عورت کو حیض میں یا حیض آنے کے ایک دو دن پہلے کھلاتے رہیں۔ حیض کھل کر آئے گا۔

مدر حیض نمبر۴ (ڈاکٹری)

آیوڈوفام ا ماشہ' سوڈا اسیلی سلاس ۳ ماشہ' سہاگہ ۳ ماشہ کی ترکیب بالا کے مطابق گولیاں بنا کر عورت کو کھلائیں۔ خون حیض بافراغت آجائے گا۔

مدر حیض نمبر۵ (ڈاکٹری)

سلیف آف آئرن ایک گرین' فیری ایٹ کونین سٹراس ایک گرین' پے کے کوآنا ایک گرین' ان کو ملا کر ایک گولی بنا دیں۔ ایک گولی حیض شروع ہونے کے دو گھنٹہ بعد

کھلائیں اور تین گھنٹہ کے بعد ایک گولی اور کھلائیں۔ نہایت موثر ہے۔

ہدایات: اکسیر حیض نمبر ۱ کا عمل اگر عورت کو کرایا جائے تو بہترین علاج ہے۔ نیز اگر عورت کو تیز جلاب کرایا جائے تو وہ بھی بہت موثر ہوا کرتا ہے۔

خون حیض کا بکثرت آنا:

یہ خون درحقیقت بدن کا اصلی خون ہوتا ہے کہ جس پر زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ حیض کا خون سرخ پانی ملا سا ہوتا ہے۔ اور یہ خالص سرخ خون کے آنے سے عورت دن بدن کمزور ہو جاتی ہے۔ رنگ زرد کمر درد بدن کا چرخہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ رحم اور اندام نہانی باہر نکل آتے ہیں۔ یہ مرض ایام حیض کی بد پرہیز جلق (چھپٹی کھیلنا' حمل کے بار بار گر جانے سے رحم یا خصیوں میں سوزش ہونے یا رحم کے اندر زخم ہونے) کے باعث سے ہو جایا کرتا ہے۔

سفوف شفا:

مرض بالا کا خون بند کرتا ہے پسپال چھلکا انار ایک تولہ' پھول انار ۶ ماشہ' مازو ۶ ماشہ' طباشیر ۶ ماشہ' حب آلاس ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کوٹ کر پارچہ پنیر کر کے ہم وزن مصری ملائیں۔ ۳ ماشہ صبح کو اور ۳ ماشہ شام کو ایک رتی کشتہ ہڑتال ملا کر شربت خشخاش کے ہمراہ کھا لیا کریں۔ چند دنوں تک عورت کو حرکت کرنے (چلنے پھرنے) سے باز رکھیں۔ سیڑھی پر نہ چڑھے' مصالحہ دار سالن نہ کھائے' برف والے پانی میں کپڑے کی پٹی تر کر کے بار بار پیٹ پر رکھتی رہے' برف اور صندل شربت کا استعمال رکھے، غذا ہلکی زود ہضم، عورت سرد پانی کی پچکاری اندام نہانی میں کر لے جب خون بند ہو جائے تو کئی دن بعد تک دوا کھاتی رہے۔ مرد سے ہم بستر نہ ہو۔ ہوا خوری کرتی رہے، شفاء ہو گی۔

ہدایت: اگر حمل کی حالت میں یہ حمل خام گر جانے کے باعث خون بکثرت آ رہا ہو تو یہی نسخہ ازبس مفید ہوا کرتا ہے۔

عورت کا جریان:

یہ مرض عورت کے واسطے ایسا ہی ہے جس طرح مرد کے لئے جریان، کثرت

مباشرت' سوزشِ رحم وغیرہ کے باعث یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اندام نہانی سے سفید پانی اٹھتے بیٹھتے بہتا رہتا ہے۔ عورت غایت درجہ کی کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ مرض عورت کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح دیمک لکڑی کو۔ اس کا مجرب علاج سفوف سیلان ہے۔

آسانی ولادت:

یوں تو ہر ایک حاملہ عورت بچہ جننے کے وقت شدید درجہ کی درد برداشت کر کے گویا دوبارہ جنم لیتی ہے۔ لیکن بعض عورت کو بدقسمتی سے اتنی دیر اور تنگی لگ جاتی ہے کہ عورت قریب المرگ ہو جاتی ہے۔ جب عورت کو چوبیس گھنٹہ (دردزہ) کو گزر جائیں تو اس مجرب نسخہ کے دینے سے بچہ جلد خروج پاتا ہے۔ میں نے خود پانچ پانچ روپے اس دوائی کے کئی اشخاص سے لئے۔ عرق مشکل کشا ایک چھٹانک پانی میں ۳ رتی بھر کر کورل ہائیڈریٹ ایک انگریزی دوا حل کر کے عورت کو پلائیں۔ اس سے درد کی تکلیف دینے والی لہریں موقوف ہو جاتی ہیں اور بچہ کو باہر خارج کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو گھنٹہ کے بعد پھر ایسی خوراک پلائیں' نہایت مجرب ہے۔ اگر ارگٹ (انگریزی دوائی) قلیل مقدار میں ملائیں تو دوگنا اثر ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ اگر رحم میں جنین مر گیا ہے' اس کی علامت یہ ہے کہ جنین پیٹ میں کروٹ بدلنے سے ایک طرف کو گر جاتا ہے تو سانپ کی کینچلی کی دھونی کسی بانس یا لوہے کی نلکی کے ذریعہ عورت اندام نہانی میں پہنچائے یا شہد میں حنظل (تمہ) کی جڑ باریک کردہ ملا کر عورت اپنے مقام مخصوص میں لیپ کرے' حیض جاری کرنے کا نسخہ پلائیں تو مردہ بچہ فوراً باہر خروج پائے گا۔

حمل کا گر جانا:

ایک طرف زنا کرنے والے جوڑے بندش حمل یا حمل گرا دینے کی جستجو میں لگے رہتے ہیں (جو سراسر خلاف قانون قدرت ہے) تو دوسری طرف اولاد طلب یہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح خام حمل نہ گرے اور ہم صاحب اولاد بند جائیں۔ ان کی خاطر مجرب نسخہ محافظ حمل ہے۔ کستوری ۲ تولہ' کچور ۲ تولہ' ہینگ تین ماشہ' طباشیر ا تولہ' برگ

مہندی ۱ تولہ، منڈی ۱ تولہ، موتی ناسفتہ ۳ ماشہ، پہلے موتیوں کو روح کیوڑہ یا گلاب میں کھرل کر کے خوب باریک کریں بعدہٗ کستوری ملا کر کھرل کریں۔ باقی ادویات باریک کردہ ملا کر گوند کے پانی کے ہمراہ گولیاں چنے کے برابر بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو حاملہ عورت پانی کے ہمراہ کھاتی رہے حمل نہ گرے گا۔ یہ آزمودہ نسخہ ہے۔ ایسی عورت سے جس کا حمل خام گر جاتا ہو حمل ہو جانے کے بعد جماع قطعی بند رکھیں۔ طاقتور مصالحہ دار غذا کھلائیں۔ ہوا خوری کرائیں، غم و فکر سے بچائیں۔

سوزاک:

سوزاک ایک زخم کا نام ہے جو مرد کے قضیب کے کسی حصہ یا مثانہ میں یا عورت کی اندام نہانی کے لب اور بعض اوقات بچہ دانی کے اندر تک ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی نالی نہایت تنگ ہو جاتی ہے اور پیشاب لگ لگ کر ایسی درد سے آتا ہے کہ مریض چلا اٹھتا ہے۔ بعد میں پیپ اور خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ سوزاک عموماً بازاری عورتوں سے مباشرت کرنے سے ہو جاتا ہے۔ ان کی اندام نہانی میں جماع کے بعد کی رطوبتیں متعفن ہو کر سوزش پیدا کرتی ہیں جس کا باعث ٹھیک طور پر صفائی کا نہ رکھنا ہے۔ دیکھو یہ عورت عجب قسم کی دوکاندار ہوتی ہیں اور خریدار بھی نرالے کہ جیب سے روپیہ دے کر قیمتاً سوزاک اور آتشک کی ڈگریاں خریدتے ہیں۔ علاج اسی طرح کیا جاتا ہے کہ اگر زخم قضیب میں ہوئے تو صرف پچکاری کی دوا کافی ہوتی ہے اور اگر زخم مثانہ وغیرہ میں ہو تو کھانے کی دوا سے آرام ہو جاتا ہے۔

علاج سوزاک:

سب سے پہلے مریض کو قلمی شورہ ۱ ماشہ جوکھارا ماشہ، دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ کو باریک کوٹ کر دودھ کی خام چھاچھ (لسی) کے ہمراہ کھائیں۔ اوپر سے چھاچھ بکثرت پیتے رہیں۔ پیشاب کھل کھل کر آئے گا۔ اگر درد بہت زیادہ ہو اور قضیب کو ورم ہو گیا ہو لیڈ لوشن (انگریزی دوائی) میں کپڑا تر کر کے قضیب کے گرد لپیٹ دیں یا نیم کے پتوں کا ابلا ہوا پانی استعمال کریں یا پوست خشخاش کی ٹکور کریں اور بعد اس کے پیشاب کی

رکاوٹ دور ہونے کے بعد مندرجہ ذیل مجرب نسخہ جات سے کوئی ایک مریض کو کھلاتے رہیں۔ مریض کو گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ غذا ڈبل روٹی' دودھ چاول' دال مونگ (جس میں نمک کم ملا ہو) وغیرہ ہلکی زود ہضم۔

اکسیر سوزاک نمبرا:

گندہ بیروزہ ۲ تولہ' سلاجیت ا تولہ' گلو کا آٹا ایک تولہ' دانہ چھوٹی الائچی ۲ ماشہ' لوبان (کوڑیہ) ٦ ماشہ' کشتہ قلعی ٦ ماشہ' سب کو کوٹ کر آپس میں ملا کر بہیدانہ یا اسپغول کے لعاب میں چنے کے برابر گولیاں باندھیں۔ دو گولیاں صبح اور شام کو چھاچھ کے ہمراہ گیارہ دن تک کھاتے رہیں۔ سینکڑوں مریض ان گولیوں سے تندرست ہو گئے۔

اکسیر سوزاک نمبر۲:

ہالیول ا تولہ' کا کنج چھ ماشہ' اردگلو ٦ ماشہ' کتھ سفید ا تولہ' دانہ الائچی چھوٹی ٦ ماشہ' پھٹکری سوختہ ۳ ماشہ' سوہاگہ سوختہ ۳ ماشہ' سنگ یہود سوختہ ٦ ماشہ' کشتہ قلعی ۳ ماشہ' کشتہ سکہ ۳ ماشہ' قلعی شورہ ٦ ماشہ سب کو کوٹ کر باہم ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولی صبح دو شام تا صحت کھاتے رہیں۔

دافع سوزاک نمبر۳:

اولیم کوپے مار ایک انگریزی تیل کے چار پانچ قطرے پتاشہ پر ڈال کر صبح اور شام کو تا صحت کھلاتے رہیں' بہت مفید ہے۔

نسخہ ڈاکٹری دافع سوزاک نمبر۴:

سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین' پوٹاسی ٹارٹار ایسڈ ۱۰ گرین' آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم پانچ گرین' نائٹریٹ آف پوٹاش دس گرین۔ ان سب کو ایک چھٹانک پانی میں حل کر کے نوش کریں۔ ایسی تین خوراکیں دن بھر میں تا صحت کھاتے رہیں۔

اکسیر سوزاک نمبر۵:

گندہ بیروزہ دس تولہ' کباب چینی ۵ تولہ' تخم سرس (شہرس) ۲ تولہ' تخم کپاس ۳ تولہ'

رال سفید ایک تولہ' دانہ الائچی خورد ایک تولہ۔ سب کو باریک پیس کر گولیاں بنا کر تپال جنتر کے ذریعے تیل نکالیں۔ تین چار قطرے پتاشہ میں ڈال کر دو وقت کھاتے رہیں' بہت مفید ہے۔

آتشک:

یہ کوئی ایسی مرض تو نہیں ہے جو چھپانے سے چھپ جائے۔ یہ بھی سوزاک کی طرح ایک سے دوسرے کو جماع کرنے سے لگ جاتا ہے عموماً زانی مرد اور بازاری ڈکیہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: نر آتشک اور مادی آتشک۔ نر آتشک کا اثر قضیب ہی پر ہوتا ہے۔ خون میں داخل نہیں کرتا۔ مادی آتشک تو خدا کی پناہ بڑی تکلیف دیتا ہے۔ اس کا زہر خون میں سرایت کر کے ہڈیوں تک کو نقصان پہنچاتا ہے اور کئی پشت اس کا اثر برابر چلا جاتا ہے۔ اگر آتشک بگڑ جائے تو جذام (کوڑھ) ہو جاتا ہے' صورت مسخ ہو جاتی ہے' کوئی پاس بیٹھنے نہیں دیتا' سب عیاشی اور بازاری زنا کے کرشمے ہیں۔ ہماری مہربانی گورنمنٹ اپنی وفادار رعایا پر رحم کر کے آتشک اور آتشک فروشی کی دکانیں حکماً بند کر دے۔ یہ مرض مغربی ممالک کی سوغات ہے۔ اس واسطے اس کو آبلہ فرنگ یا باد فرنگ کے نام سے نیز بڑی گرمی کے نام سے پکارتے ہیں۔

نر آتشک:

جماع کرنے کے بعد قضیب پر مواد لگ کر ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر جگہ سرخ ہو جاتی ہے۔ دو چار دنوں کے بعد ورم ہو کر ایک پھنسی سی ہو جاتی ہے جس کے کنارے سرخ ہوتے ہیں اور درمیان سے سیاہی مائل ہوتی ہے۔ پانچویں چھٹے دن اس میں پیپ پڑ کر زخم ہو جاتا ہے۔

علاج آتشک:

نر آتشک کا علاج کچھ مشکل نہیں ہے۔ عضو کی صفائی کا خیال رکھیں اور نیم کے جوشاندہ سے زخم کر دھو کر اوپر زنک آئنٹمنٹ (جست کی مرہم ڈاکٹری) لگا کر پٹی باندھ دیں یا آیوڈوفارم چھڑک پٹی باندھ دیا کریں اور احتیاطاً عرق عشبہ خون کی صفائی کے لئے پیتے

رہیں۔

مادی آتشک:

جب نر آتشک کا علاج پورا نہ کیا جائے اور بعض ۲۰ روز اور بعض کو اس سے زیادہ دن مادہ دو ماہ تک یہ آتشک کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا زہر خون میں داخل ہو کر بدن میں داخل ہو کر بدن کے ہر رگ و ریشہ ہڈیوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ جلد اور ہڈیوں میں گہرے زخم ہو جاتے ہیں۔ جسم پر بثورات خورد و کلاں سوزش دار نکل آتے ہیں۔ عضو تناسل ابلے ہوئے شکرقند کی طرح ہو جاتا ہے۔ اب مکھیاں اُڑایا کرو اور زنا کی لذت کو یاد کرو کہ یہی آتشک ہے جو علاج کے بعد بھی اپنے باقیماندہ اثر سے وراثتاً چلا جاتا ہے۔

اکسیر آتشک نمبر ا:

یاد رہے کہ پارہ، رسکپور، دار چکنا وغیرہ سے مریض کو ایسا منہ آ جاتا ہے کہ دل گھبرا گھبرا کر مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ میں ان کو ناقص اور واہیات خیال کرتا ہوں اور ایک ایسا نسخہ لکھ دیتا ہوں جو بالکل بے خطا اور نہایت مجرب ہے۔ وہ یہ ہے کہ بیس سیر گائے کے دودھ میں عشبہ ایک پاؤ، چوب چینی آدھا پاؤ، شاہترہ ایک پاؤ، چرائتہ ایک پاؤ، سنا مکی ایک پاؤ، بنفشہ ایک چھٹانک، گلاب کے پھول آدھا پاؤ ملا کر کسی عطار سے عرق کشید کرا لیں۔ ہر روز دس تولہ عرق صبح کو نہار تا صحت نوش کیا کریں۔ دوا جابت ہر روز ہوا کریں گی اور زہر آتشک خارج ہو جائے گا۔ نیز اصبح کو اسہال آنے کے بعد چاول بے نمک دیں اور رات کو دال مونگ قدرے نمک ملا کر چاول یا روٹی گھی سے چپڑی ہوئی۔

اکسیر آتشک نمبر ۲:

کشتہ سنکھیا ایک چاول بھر دو تولہ مکھن کے ہمراہ صبح کو ایک پڑیا قدرے مربہ پیٹھا کھا کر اوپر سے کھا لیا کریں۔ اگر ضرورت ہو تو اس کے کھانے سے پہلے جلاب لینا ازحد مفید ہے۔ اس سے بیسیوں مریض تندرست ہو گئے۔

نسخہ ڈاکٹری نمبر۳:

ڈیکاکشن سارساپریلا ایک اونس اڑھائی تولہ' آیوڈائڈ آف پوتاں ۵ گرین' ٹنکچر سٹیل ۵ بوند ملا کر ایسی ایک خوراک دن بھر میں تین مرتبہ استعمال کرائیں۔

متفرق بیماریاں اور ان کا علاج:

درد پیٹ: شیر گرم پانی یا عرق گلاب میں پانچ بوند ملا کر نوش کرائیں جھٹ پٹ چین آ جائے گا۔

خونی قے: آب برگ بانسہ ایک ماشہ میں تین یا چار بوند ملا کر شربت انجبار کے ہمراہ کھلائیں دن میں تین مرتبہ، پرہیز گرم اشیاء' غذا زود ہضم دودھ چاول ڈبل روٹی۔

درد پسلی: مقام درد پر اس اکسیر کو مالش کر کے اوپر ہلدی یا سونٹھ دھوڑ کر گرم کپڑے سے باندھیں۔ نصف گھنٹے کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ سرد اشیاء سے پرہیز' غذا شوربا مصالحہ دار چاول یا روٹی۔

تر کھانسی: شربت خشخاش تین تولہ میں تین بوند ملا کر پلا دیں۔

کھانسی خشک: لعاب بہیدانہ پانچ تولہ یا ایک تولہ مسکہ میں تین بوند ملا کر کھلائیں' ہر قسم کی کھانسی میں ترش اشیاء اور جماع سے پرہیز کریں۔

مرض دمہ: سہانہ بھونا ہوا ہو نصف' شبہ فلفل دراز کوفتہ چار رتی میں چار بوند ڈال کر شربت زوفا کے ہمراہ کھلانا بہت مفید ہے۔ غذا شوربا کبوتر' مرغ' بٹیر وغیرہ ساتھ روٹی گندم اور پرہیز چھاچھ' دہی' ترش اشیاء۔

جل جانا: تیزاب' آگ' گرم گھی' گرم تیل یا گرم پانی وغیرہ سے روغن السی ایک چھٹانک میں بیس بوند ملا کر الگ رکھیں۔ پھر رال سفید دو تولہ کو باریک پیس کر اوپر لگا لیں

چوٹ لگنا اور خون بہنا: تھوڑے سے پانی میں پانچ بوند یہ دوائی ملا کر مالش کریں۔ اگر ضرورت ہو تو کپڑا تر کر کے اوپر باندھیں۔

دھدر: سوہاگہ ایک تولہ' گندھک ایک تولہ' نوشادر ایک ماشہ کو خوب باریک پیس کر مرغی کے انڈے کی سفیدی ملا کر مرہم بنائیں۔ اس میں ۱۵ بوند یہ دوائی ملا کر دھدر

پر لگاتے رہیں۔ چند دنوں میں بالکل آرام ہو جائے گا۔

چنبل کے لئے بھی بطریق بالا مفید ہے۔

پھوڑا: اگر پھوڑا پکا ہوا اور اس سے پیپ بہتی ہو تو روئی کا پھویہ اس دوائی میں تر کر کے پھوڑے پر باندھیں بہت جلد آرام ہو گا اور اگر پھوڑا خام ہو گا تو اس کے لگاتے رہنے سے دب جائے گا۔

بالوں سے کان کا پکنا: صرف اسی اکسیر کو روئی سے کانوں پر لگائیں۔

پھنسی: ہر قسم آملہ کو جلا کر اس کی راکھ تیل سرسوں میں ملا دیں اور اس میں بقدر مناسب یہ دوائی ملا کر پھنسیوں پر ملتے رہیں، بہت جلد آرام ہو گا۔

طاعون: اس کے واسطے دو بوندیں روح کیوڑہ ایک تولہ میں ملا کر دن میں کئی مرتبہ پلائیں۔

جلاب:

نمبر۱: پارہ ایک تولہ، گندھک آملہ سار ایک تولہ، ان دونوں کو اتنا کھرل کریں کہ پارا بالکل بے دانہ بے چمک ہو کر نہایت سیاہ رنگ کا سفوف بن جائے۔ کالی مرچ ایک تولہ، عشق پیچہ ایک تولہ، بد سفید (تروی) ایک تولہ، جمالگوٹہ پتہ نکلا ہوا ایک تولہ، سب کو کوٹ کر اس سیاہ سفوف کو ملا کر خوب یک ذات کر کے کالی مرچ کے گولیاں باندھیں۔ جوان آدمی کو دو یا تین اور بوڑھے آدمی کو ایک یا ڈیڑھ گولی صبح کو دودھ یا پانی کے ہمراہ کھلا دیں۔ خوب کھل کھل کر اجابت ہوا کرتی ہے ہر قسم کی خلط خارج ہو کر پیٹ صاف اور بدن کندن ہو جاتا ہے۔

نمبر۲: جمالگوٹہ پانچ تولہ کو پانچ سیر دودھ میں جوش دے کر جغرات دہی جمالیں۔ صبح کو مکھن مسکہ نکالیں۔ مکھن کو جوش دے کر گھی بنالیں دو پتاشہ پر ایک دو بوند ڈال کر کھلا دیں۔ خوب اسہال آئیں گے۔

نمبر۳: کوئی چھ ماشہ بھر سنائی کے پتوں کو ایک پیالہ پانی میں جوش دے کر کپڑا چھان کر کے چھٹا تک میگنیشیا سلفاس انگریزی مشہور دواحل کر کے پی جائیں۔ پانچ چھ کھل کر آئیں

گے۔

تریاق آنکھ:

جب آنکھ دکھنے آئے اور سرخ ہو جائے تو ایک چھٹانک عرق گلاب میں چار رتی بھر رنگ سلفاس حل کر کے آنکھ میں دو دو قطرے دن بھر میں دو تین مرتبہ ڈال دیا کریں۔ یہی رنگ لوشن ہے۔ بہت مفید ہے۔ ایک پیسہ کی لاگت سے سینکڑوں مریضوں کی دل داری اور ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے۔

لیپ چشم نمبر۲:

پھٹکڑی ۳ ماشہ' قلمی شورہ ایک تولہ' عقرقرحا ۲ ماشہ' انار دانہ ایک تولہ' املی ایک تولہ' رشوت ایک تولہ' پوست خشخاس ۲ عدد' افیون ایک ماشہ' نسپال ۶ ماشہ' سب کو آدھ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح کو صاف ہاتھوں سے مل کر کپڑ چھان کر کے لوہے کی کڑاہی میں پکائیں۔ لکڑی سے ہلاتے جائیں جب گاڑھا ہو جائے اتار لیں۔ بوقت ضرورت پانی میں گھول کر آنکھ میں لگائیں۔ بڑا مفید لیپ ہے۔

نمبر۳ سرمہ دافع دھند وغبار و جالہ چشم:

سرمہ سیاہ ایک تولہ' زنک سلفاس ایک ماشہ' پھٹکڑی ایک ماشہ' شیشہ نمک ۳ ماشہ' نوشادر ایک ماشہ' قلمی شورہ ۱۵ ماشہ' سب کو کھرل میں ڈال کر عرق لیموں کے ہمراہ ایک دن کامل خوب رگڑتے رہیں۔ رات کو سوتے وقت سلائی سے آنکھ میں لگائیں نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔

نمبر۴: نسخہ نمبر۳ یا نوشادر کے جوہر کے استعمال کے دو سال کا پھولا چشم رفتہ رفتہ رفع ہو جاتاہ۔

تریاق بخار:

بخار دور کرنے کے واسطے جلاب نمبر ۳ کا استعمال کریں۔ جب آنتیں صاف ہو جائیں تو اینٹی فیرین پانی نس ٹین چار رتی کے قریب سرد پانی کے ہمراہ کھلا کر چادر اوڑھ لیں۔ پسینہ کے آنے سے بخار اتر جائے گا۔

ہیضہ

ہیضہ چار اسباب سے ہوا کرتا ہے: ۱، اناج غلہ جات فاسدہ کے باعث، ۲، گرم آبی کے باعث۔ ۳، گرم لکسی یعنی سبز مکھی موٹے سر والی کا بکثرت پیدا ہونا' ان تین اسباب کا ہیضہ وبائی طور پر نہیں پھیلتا بلکہ محدود رہتا ہے۔ چوتھا سبب گرم ہوائی کا بذریعہ سانس اندر چلا جاتا ہے۔ یہ ہیضہ وبائی ہوتا ہے اور عام پھیل جاتا ہے۔

نمبر۱: پارہ ۲ تولہ' مصری سفید ۵ تولہ دونوں کو یہاں تک کھرل کیا جائے کہ پارہ بالکل بے چمک ہو کر سیاہ رنگ کا سفوف بن جائے۔ ہر نصف گھنٹہ کے بعد تین تین ماشہ کھلائیں۔

نمبر۲: افیون ۶ ماشہ' ہینگ چھ ماشہ' فلفل سرخ ۶ ماشہ' سب کو ملا کر مونگ کے برابر گولیاں بنا کر ایک گولی ہر گھنٹہ کے بعد سکنجبین کے ہمراہ کھلاتے رہیں۔

نمبر۳: کافور ایک تولہ' افیون ۶ ماشہ' شراب اعلیٰ ۲ تولہ ایک شیشی میں ڈال دو۔ کچھ دیر کے بعد خود بخود تیل بن جائے گا۔ سکنجبین میں دو تین بوند ملا کر ہر گھنٹہ کے بعد پلاؤ۔

نمبر۴: ست لیموں ایک تولہ' فلفل سیاہ ۴ تولہ' گندھک آملہ سار ۶ ماشہ' ہڑتال ورقیہ ۳ ماشہ' سب کو کوٹ کر سکنجبین کے ہمراہ دانہ مسور کے برابر گولیاں باندھیں بترکیب بالا کام میں لائیں۔

نمبر۵: سرخ مرچ کے بیج سالم پانچ عدد لے کر بقدر مناسب موم سفید میں چھپا کر مریض کو نگلوا دیں۔ خدا نے چاہا تو دست و قے سب موقوف ہو جائیں گے۔

نمبر۶: ست لیموں نمک سونچل کالی مرچ ہر ایک ایک تولہ آک کے پھول ۲ تولہ' آک کی جڑ ۲ تولہ مثل سرمہ باریک کر کے سکنجبین کے ہمراہ چنے کے برابر گولیاں بنا کر بطریق بالا کام میں لائیں' بہت اکسیر ہے۔

نوٹ: ہیضہ کے دنوں میں کافور یا فینائل کی گولیاں اپنے پاس رکھیں۔ یہ ہوائی کرموں کی قاتل ہیں۔ صبح کو بطور حفظ ماتقدم نمبر ۶ کی ایک گولی یا روح عقاقیر کی ایک بوند کھا لیا کریں۔ خدا نے چاہا تو ہیضہ نہ ہوگا۔

طاعون:

یہ مرض ہے تو قاتل لیکن جس کو خدا چاہے بچا لے۔ چنانچہ ایام طاعون میں جب میں نے راہ خدا میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو دوائی مفت تقسیم کی تو خدا کے حکم سے ذیل کی ادویات سے بہتوں کو شفا ہوگئی۔ ہلکے جلاب کے بعد مریض کو ہر نصف گھنٹہ کے بعد روح کیوڑہ میں ایک بوند روح عقاقیر ملا کر پلاتے رہیں۔ طاعونی بخار کو ازحد مفید ہے۔ لخلخہ مذکورہ بالا بخار والا سونگھنے کو دیں۔ مکھن میں کافور رگڑ کر بدن پر نرم نرم مالش کریں۔ صفائی کا خیال کریں، دودھ نوش کرنے کو دیں۔ یا زہر مہرہ روح کیوڑہ میں ایک روز کھرل کر کے خشک کر کے بوزن ایک دورتی حسب طاقت مریض کو بوقفہ گھنٹہ گھنٹہ دودھ یا روح کیوڑہ کے ہمراہ کھانے کو دیں اور گلٹی طاعون پر ذیل کے نسخہ جات سے کوئی استعمال کریں:

لیپ طاعون نمبرا:

شیر آک ۶ ماشہ، ٹنکچر آیوڈین ایک اونس دونوں کو ملا کر روئی سے لیپ کریں۔

نمبر۲: لہسن ا تولہ، سنکھیا سفید ایک ماشہ کھرل کر کے گلٹی پر باندھیں۔ پھوٹ کر گلٹی بہہ جائے گی۔

نمبر۳: نربسی کچلہ یا میٹھا تیلیہ پتھر پر گھس کر ورم طاعون پر لیپ کریں۔ نمک کی ٹکور کریں۔ اگر مریض طاقتور ہو تو جونکیں لگوا دیں۔

نمبر۴: گڑ ۲ تولہ، صابن ۶ ماشہ، مصبر ۳ ماشہ، میدہ گندم ۲ تولہ، ریوند چینی ۳ ماشہ، گھی ۲ تولہ کا حلوا بنا کر گلٹی طاعون پر باندھیں۔

بواسیر خونی:

نمبرا: پوٹاس ٹارٹار ایسڈ صبح کو اور شام کو دس دس رتی سرد پانی میں حل کر کے مریض کو پلائیں۔ تین چار روز تک پلائیں۔ خون بواسیر بند ہو جاتا ہے۔

نمبر۲: رسوت ۲ تولہ، قلمی شورہ ایک تولہ مولی کے پانی میں حل کر کے گولیاں بنائیں، ایک گولی صبح ایک شام کو سرد پانی کے ہمراہ کھاتے رہیں، آزمودہ ہیں۔

نمبر۳: تخم نیم، تخم بکائن (دھریک) رسوت مساوی لے کر مولی کے پانی میں حل کر کے گولیاں بنا کر بطریق بالا کھاتے رہیں۔ یہ بڑی مفید گولیاں ہیں۔ دودھ، گھی، مکھن بکثرت کھائیں۔

جماع، سرخ مرچ اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ روغن کنجد (میٹھا تیل) ایک پاؤں میں اب دھتورہ ۱/۲ پاؤ، لوبان کوڑیہ ایک تولہ، کندر ۲ ماشہ، اکلیل الملک ایک ماشہ، موم سفید ا تولہ جلا کر مسوں پر مالش کریں یا بھلاواں ایک عدد ایک چھٹانک روغن میں جلا کر یا کچھوے کی ہڈی یا لوٹا سجر کی دھونی لیتے رہیں، مسے خشک ہو کر جھڑ جائیں گے۔ اس مرض میں قبض کا بہت خیال رکھیں، سرخ مرچ اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

کھانسی بلغمی

ملٹھی ایک چھٹانک، کاکڑا سنگی ۲ تولہ، پوست خشخاش ایک تولہ، عصارہ ریوند ایک تولہ، کالی مرچ ایک تولہ سب کو باریک کر کے کپڑ چھان کر کے شربت بنفشہ کے ہمراہ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح دوپہر ایک رات کو شیر گرم، پانی کے گھونٹ کے ہمراہ یا شربت خشخاش کے ہمراہ کھایا کریں۔ یہ اکسیر اعظم گولیاں ہیں۔

پیچش (مروڑ)

پہلے اسپغول کھا کر دیکھیں۔ اگر پاخانہ کے ساتھ اسپغول نہ نکلے تو سدہ کی علامت ہے۔ پہلے جلاب (کسٹرائیل روغن ارنڈ) کریں بعد ڈوورس پوڈر (انگریزی دوا) صبح دوپہر و شام کو تین تین رتی سرد پانی کے ہمراہ کھلائیں۔ بہت مفید ہے یا گیرو ۱/۲ ماشہ میں ایک رتی کشتہ ہڑتال ملا کر شربت بنفشہ کے ہمراہ کھلائیں، آرام ہو جائے گا۔ اگر آؤں بھی آتی ہو تو ۲ رتی گوگل اضافہ کر کے عرق سونف کے ہمراہ کھائیں۔

سنی خواتین اسلام کے لئے قرآن واحادیث سے ماخوذ
ایسا بیش قیمت تحفہ جو ہر گھر کی ضرورت ہے

موضوعات

عقائد و اعمال، عورت کا مقام، طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سیرت ازواج مطہرات و بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت، شوہر کے حقوق بیوی کے حقوق، طلاق کے احکام حسن اخلاق، دعا کا بیان، اسلامی آداب

مؤلف
علامہ محمد اقبال عطاری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022

شادی کے موقع پر دولہا کو تحفہ دینے کے لیے بہترین کتاب

نکاح کی اہمیت اور فضائل و برکات
بیوی کے حقوق اپنی اولاد کو آداب
سکھایئے علاج الامراض

مؤلف
علامہ محمد اقبال عطاری

Ph:042-7352022-Mob:0300-4477371

احادیث کی روشنی میں روزمرہ کے مسائلِ ضروریہ کا دلنشین مجموعہ

(جلد اوّل)

مصنف

علامہ محمد اقبال عطاری

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور۔ فون 042-7352022